

دینا بھر میں بچوں کا سب سے مقبول اردو میگزین



یہ تباہ بہت بچہ مددوں کے انتات

ان کے ہاتھوں میں  
قلم اور کتاب کیوں نہیں؟

اشاعت کا  
250  
واں مہینہ

نواب وقت



جون 2011ء



دلچسپ کہانیاں

رنگارنگ سلسلے اور انعامات کی برسات

قیمت 20 روپے

# اکسی طفول

سیبرپ اور ٹیبلیٹس



گیس، سینے کی جلن اور  
بدھضمی مِنڈوں میں جائے





# Laurelbank School System

*is proud of its students  
who excel in curricular and extra-curricular activities*

## WWF Nature Carnival 2011



1st prize  
'In Campus Personalised  
Plantation and adopt a tree  
building of bird refuge in school'



2nd prize  
In overall presentation.



1st prize  
'Fresh Water Conservation Green Idea'



The project  
'kitchen Gardening'



A Judge at the stall

## Sports Gala 2010



Chief Guest Mr. Aisam-ul-Haq with  
Mr. Imran Mian, LSS Director



The school choir



A scene from the march  
past ceremony



'Hop into the tyre' race



A beautiful scene from the  
karate demonstration



Alhamra Town Campus  
Ph: 35955151, 35955100

Daroghwala Campus  
Ph: 36558088, 36530419

Shalimar Campus I,II,III  
Ph: 36824127, 36825839, 36848329

ہوا کا سبز کھلونا فضا کا گوارہ  
خدا کرے کر ملے "پھول" سارے پھول کو



میراثام ..... ہے  
اور یہ میرا پیارا پھول ہے  
اسے پڑھتے سے پہلے مجھے ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ  
تمازکی اداگی میں دیرینہ ہوتی ہو۔  
آج کا ہوم درک مکمل ہو گیا ہو۔  
ایوامی نے جو کام کہے تھے وہ کرنے لئے ہوں

چیف ایڈیٹر... مجید نظامی  
مینیچر ایڈیٹر: رمیزہ نظامی  
ایڈیٹر... محمد شعیب مرزا

جون 2011ء

## پھول کی اداس سب جدرا

- |    |       |                     |
|----|-------|---------------------|
| 63 | ..... | ☆ نندو کے کارتائے   |
| 64 | ..... | ☆ عفیق طاہرہ        |
| 65 | ..... | ☆ ہم ساہوق سانے آئے |
| 67 | ..... | ☆ کچھ انہیں         |
| 69 | ..... | ☆ نمائت کے آنسو     |
| 70 | ..... | ☆ زبردست جمل        |



ای جی ایم برے چہرے پر قل الگادیں کہیں مجھے نظری نہ لگ  
جائے۔ محمد شعیب عرفان۔ لاہور

سرورق: صحمد ہوں گرسب مجھے شرمنی کہتے ہیں: ددہ  
رموان وی

سب ایڈیٹر: سمیل قیصر باغی

ڈیزائنر: قیصر خان

الشریش: عاصمہ جاوید

آرت ایڈیٹر: شعیب قادر

## پھول رنگ

- |    |       |                        |                      |
|----|-------|------------------------|----------------------|
| 28 | ..... | ☆ شرین فاطمہ           | ☆ نمائش مصوروی       |
| 29 | ..... | ☆ چانغ حسن حضرت        | ☆ انوکی کپانی        |
| 32 | ..... | ☆ کونپن                | ☆                    |
| 33 | ..... | ☆ جہات اور افالاں      | ☆                    |
| 34 | ..... | ☆ مختارے               | ☆                    |
| 36 | ..... | ☆ تقریب سکول چینیت     | ☆ مدثر مرا           |
| 39 | ..... | ☆ چندروپاں کی ہوس      | ☆ سعیں امک           |
| 41 | ..... | ☆ پھول آٹھ گلری        | ☆ صفحہ تیاریے        |
| 42 | ..... | ☆ اٹھین ویمہا کنگ      | ☆ ابو شہریار         |
| 43 | ..... | ☆ پھول کتاب گھر        | ☆ مدثر مرا           |
| 45 | ..... | ☆ زندہ ہیں انداز ہمارے | ☆ زندہ کپانی         |
| 46 | ..... | ☆ چھینے                | ☆ پروفیسر خالد پرویز |
| 48 | ..... | ☆ عاطر شہین            | ☆ خواب اور حقیقت     |
| 50 | ..... | ☆ خود اعتمادی          | ☆ میگی ہمچیں         |
| 52 | ..... | ☆ پھول اخبار           | ☆ پاکستانی کوہیا     |
| 54 | ..... | ☆ پھول فومن            | ☆ مرغی کے چوزے       |
| 56 | ..... | ☆ کھے میخ طوطو         | ☆ خون کا عطیہ        |
| 60 | ..... | ☆ اللہ منع کیا         | ☆ شہاب الدین خطاط    |
| 61 | ..... | ☆ علم کی خفیلات        | ☆ مسکرا میں          |
| 62 | ..... | ☆ قصور دار کون؟        | ☆ کہشاں              |
| 6  | ..... | ☆ فرح اکرم             | ☆ سانس کی دنیا       |
| 7  | ..... | ☆ ساجد انور ملک        | ☆ آنکھ راف           |
| 8  | ..... | ☆ خورشید گوہر قلم      |                      |
| 10 | ..... | ☆ کوب سلم پچہاں        |                      |
| 13 | ..... | ☆ پریمیا اشرف          |                      |
| 16 | ..... | ☆ فرزانہ چیمہ          |                      |
| 17 | ..... | ☆                      |                      |
| 19 | ..... | ☆ خورشید گوہر قلم      |                      |
| 21 | ..... | ☆ مسکرا میں            |                      |
| 22 | ..... | ☆ فرح اکرم             |                      |
| 24 | ..... | ☆ ساجد انور ملک        |                      |
| 26 | ..... | ☆ سانس کی دنیا         |                      |
| 27 | ..... | ☆ آنکھ راف             |                      |

<http://www.phool.com.pk>  
shoaibmirza.phool@gmail.com

23-شارع فاطمہ جناح، لاہور۔ ایمان: فون نمبر: 4-111-123-54036307141-  
UAN: 36309661 فس: EXT-317 EXT-316

اندر کیلہ مام اسکے	اندر کیلہ	اندر کیلہ	اندر کیلہ
سالانہ 2160/- روپے۔ ششماہی 1080/- روپے	سالانہ 2740/- روپے۔ ششماہی 1370/- روپے	تیس سالانہ 540/- روپے۔ ششماہی 270/- روپے	پاکستان میں زردیہ بڑی
بنگالیں	امرکی۔ سری لنکا۔ کنیا۔ بنگلہ دیش	برپ۔ الجیل۔ بلاریت	سالانہ 3270/- روپے۔ ششماہی 1680/- روپے
سالانہ 2170/- روپے۔ ششماہی 1140/- روپے	سالانہ 3360/- روپے۔ ششماہی 1640/- روپے	ششماہی 270/- روپے	ششماہی 1640/- روپے

مجید نظامی چیف ایڈیٹر، رمیزہ نظامی پرائز بیلبش نے  
نمایے ملت پریس سے چھپوا کر  
وفتر روز نامہ نوائے وقت لاہور سے شائع کیا

## کرنیں

# جنت اور دوزخ

محمد صالح

جب انسان کو قیامت کی ہولناکی کے بارے میں آگاہ کر دیا گیا تو ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا گیا کہ جو نجیب اور فرمائیں بردار ہوں گے اس دن جنت میں جائیں گے۔ وہاں حُمَّم کی نعمتیں اور اپنے ایسے اعمالات ہوں گے کہ جنہیں کسی آدمی نے خیال میں بھی نہ سوچا ہوگا اور جو بدنیسب نافرمان سرکش اور کافروں گے وہ دوزخ کا ایندھن بن جائیں گے۔ آگ کے ساتھ ساتھ ایسے ایسے عذاب ہوں گے کہ جن کی ہولناکی کے بارے میں انسان نے بھی خیال تک نہ کیا ہوگا۔ یہ دنوں مقامات اعمال کے مطابق حضرت انسان کا آخری شکرانہ ہوں گے۔ قرآن مجید میں جنگ ان مقامات کا ذکر موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”بے نجک یہ قرآن مومنوں کو بشارت دیتا ہے جو اچھے عمل کرتے ہیں کہ ان کیلئے پڑوا اجر ہے اور جو لوگ آختر پر ایمان نہیں لاتے ان کیلئے دروناک عذاب ہے۔“ (بنی اسرائیل ۱۰) قرآن مجید نے آخرت کی کامیابی کو یہ سب سے بڑی کامیابی قرار دیا ہے اور بلاشبہ ایک بھاری کامیابی ہے۔ کیونکہ قیامت کے بعد انسان کو بھی موت نہیں آئے گی اور ہیشہ بیشہ زندہ رہے گا۔ اس لئے وہ اعمالات جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے عطا ہوں گے وہ بھی ہیشہ اس کے پاس رہیں گے اور جو نصیب دوزخ کا ایندھن بنیں گے وہ واقعی ایک بڑی مصیبت میں گمراہی ہو گی۔ اہل جنت کے اعمالات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”ان باغوں میں چشمے جاری ہیں۔ تو اپنے رب کی کون کون ہی نعمت کو جھٹا دے گے۔ اہل جنت اپنے فرشتوں پر بھی گلائے ہوئے ہوں گے جن کے اس تریخِ قبر و محشر کا انہیں غم نہیں سمجھ اصلًا جن کے ہاتھوں میں ہے دامان رسول عربی (علیہ السلام) بندے کو تیری بندگی سے روکتا ہے جو ان کا بندہ ہوا اللہ کا محبوب تھا ان کا بندہ ہوا رسول عربی (علیہ السلام) صاف فرماتا ہے قرآن رسول عربی (علیہ السلام) اے جیل رضوی تیری حقیقت کیا ہے جواد ہے جو صاحب لطف عیم ہے محمد مختار حسین قادری مولانا جیل قادری



## نعت رسول ﷺ

### مقبول



## حمل باری تعالیٰ

کیونکہ نہ ہو سکے سے سوا شان مدینہ وہ جب کہ ہوا مسکن سلطان مدینہ کیے عشقان تھے تاران رسول عربی (علیہ السلام) اپنے سر کر دیئے قربان رسول عربی (علیہ السلام) داتا ہے اور بینا، خیر و علیم ہے حور و غلام کی تمنا ہو شہ شوق جنت شرگ سے ٹو قریب ہے، دل میں مقیم ہے جس نے دیکھا ہے بیان رسول عربی (علیہ السلام) منان ہے ٹو، سب کا ہی پور دگار ہے اپنی قسم پر نہ کیوں فخر کروں لاکھوں پار دیکھوں جب گنبد الیوان رسول عربی (علیہ السلام) اس نے اللہ کے جلوؤں کا کیا نظارہ جس نے دیکھا رخ تپان رسول عربی (علیہ السلام) ٹو واقعی جلیل و عزیز و عظیم ہے کس کو سرکار سے نعمت نہ ملی کون ہے وہ ماں سے زیادہ کرتا ہے بندوں سے پیار ٹو جو نہیں بندہ احسان رسول عربی (علیہ السلام) بندہ نواز! ٹو ہی روف و ریم ہے جو بندے کو تیری بندگی سے روکتا ہے جو شیطان ہے وہ لتمہ نار جنم ہے صاف فرماتا ہے قرآن رسول عربی (علیہ السلام) مشتاق آس کی نعمتوں کا شہر کر ادا اے جیل رضوی تیری حقیقت کیا ہے جواد ہے جو صاحب لطف عیم ہے محمد مختار حسین قادری

# ماہاریہ

الشعالیٰ کا نام سے شروع ہوئے تاہم ان نہیں تو مطالبے

پاکستان کے حالات سے ہر جب وطن پاکستانی پر بیان ہے۔ ہر کوئی بھی کہد رہا ہے کہ حالات دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ گزشتہ چند سالوں میں حالات ایسے ہوئے ہیں کہ ہماری آزادی، خود اختاری اور قومی وقاری طرح مجرور ہوا ہے۔ سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ لوگ اب مایوس ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ ماہی کنہا ہے۔ جب امید کے چنان بجھ جائیں تو ماہی کے اندر ہرے چاہ جاتے ہیں۔ ہم بہت سے لوگوں کو اسلامی کاذم دار قرار دے سکتے ہیں، عکرانوں، یاسدانوں، یوروانوں، ملکیوں کی کوئی الزام دیا جاسکتا ہے لیکن یہ سب بڑے عرصے سے ہو رہا ہے۔ ہم ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہیں لیکن غور کرنے کی بات یہ ہے کہ کیا ہم نے حالات کو بہتر بنانے کے لئے کچھ کیا ہے؟

جب کسی قوم کے بچوں اور نوجوانوں میں تبدیلی آ جاتی ہے تو پھر انقلاب آ جاتا ہے۔ ماہی کے اندر ہرے ختم ہو جاتے ہیں۔ امید، عزم اور یقین کے چنان بجھ گئے اُختی ہیں۔ اسلامی تاریخ اور تحریک پاکستان کے حوالے سے مثالیں بہت مرتبہ دے چکا ہوں۔ آج یہ سطور لکھتے ہوئے ایک ایسی شخصیت ذہن میں آ گئی ہے جس سے میں کچھ عرصہ پہلے ہی متعارف ہوا ہوں لیکن مختصر عرصے میں ان سے بہت زیادہ متاثر ہو گیا ہوں۔ جیسے جیسے ان کی شخصیت سے آ گای ہوئی چارہ ہی ہے عقیدت میں اضافہ ہوتا چاہ رہا ہے۔ یہ شخصیت ترکی سے تعلق رکھتے والے محمد فتح اللہ گولین کی ہے۔ موجودہ دور میں معاشرے اور دنیا کو متاثر کرنے والی شخصیتیں میں سے تباہی میں ان کا نام کا تذکرہ کر رہا ہوں۔ انہوں نے اندر ہرے میں روشنی کے چنان جلائے ہیں۔ ترکی کا معاشرہ جب جہات و گمراہی کی دلدل میں دھنس پکا تھا تو محمد فتح اللہ گولین روشنی کی ایک کرن بن کر پھکے۔ انہوں نے دھکومت سے خواہ آرائی کی اُنہوں نے احمد گلہا کہا۔ نہ بڑتا لیں کیں نہ احتیاط کی مظاہرے کئے نہ کسی کو بُر احمدلا کہا۔ نہ کسی پر الزام تراشی کی۔ انہوں نے عبادت و ریاضت اور جاہدی میں خود کو جلایا اور جب اپنے وجود سے علم و حکمت اور معرفت کی روشنی پھوٹنے لگی تو انہوں نے اس سے چنان جلانے شروع کر دی۔ محمد فتح اللہ 1938ء میں ترکی کے صوبہ ارض روم کے شہر سن قلعہ کے ایک گاؤں کو رو بُجک میں پیڈا ہوئے۔ آپ نے ایک دیندار گھرانے میں پروش پائی۔ آپ کی والدہ رفیعہ خانم دینداری اور قوت ایمانی کی وجہ سے شہر تھیں۔ وہ ان کو آدمی رات کو بیدار کر کے قرآن مجید پڑھایا کرتی تھیں۔ چار سال سے بھی کم عمر میں آپ نے صرف ایک ماہ میں قرآن کریم پڑھ لیا۔ آپ کے والد کے ہاں معروف علماء اور صوفی کرام کا آنا جانا تھا۔ جس کی وجہ سے محمد فتح اللہ گولین سے ہی علماء و صوفیانہ کی بجا سے استفادہ کا مقام ملا۔ آپ نے وعظ و تبانی کا سلسہ شروع کیا۔ آپ نو جوانوں کا اعلیٰ بخش جواب دیئے ہیں ان کے گرد عقیدت منداو تحریک لوگوں کا تلقن و سمع ہوتا گیا۔ آج اس تحریک کے تحت ترکی میں دو ہزار سے زائد اور دو گھنٹا لکھ میں بارہ سو کلوں قائم ہیں۔ ریڈ یا ایشیان اور ٹی دی ایشیان ہیں، کیشہ الاشاعت اخبار اور سائل خلف زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں۔ ترکی کے معاشرے میں انہوں نے ایک ایسا اسلامی انقلاب برپا کر دیا ہے جس کے اثرات ترکی سے تکلی کر پوری دنیا میں پھیل رہے ہیں۔ ان تحریک خدمت میں شامل ہر فرد ملے کی ہتنا کے بغیر کام کر رہا ہے۔ ہر قردا کار گن بھی ہے۔ انساد بھی ہے۔ بملغ بھی ہے۔ غرض ان کی تربیت اس طرح کی جاتی ہے کہ ہر شعبہ میں خدمت کرتا ہے۔ فتح اللہ گولین کی اہم خصوصیت سرکار دو عالم یعنی سے والہاہ عشق ہے۔ آپ تھیک کا تذکرہ کرتے ہوئے آنسو ان کی آنکھوں سے روایا ہو جاتے ہیں۔ وہ چاہئے ہیں کہ مسلمان اپنا کھویا ہوا دوبارہ حاصل کر لیں۔ کاش اپاکستان میں بھی محمد فتح اللہ گولین بھی شخصیت پیدا ہو جائے جو زندگی کے ہر شعبے میں انقلاب برپا کر دے۔

پیارے پھول ساتھیوں میں اکثر کہتا ہوں کہ قائد عظیم اور علامہ اقبال اب نہیں آئیں گے۔ اب آپ مستقبل کے قائد عظیم علامہ اقبال اور فتح اللہ گولین نہیں۔ آپ تجھات دنہدہ نہیں۔ 1938ء میں جب محمد فتح اللہ پیدا ہوئے تھے تو کوئی نہیں جانتا تھا کہ مستقبل میں یہ ایک خاموش انقلاب کے دائیٰ بن کر پوری دنیا پر ثابت اثرات مرتب کریں گے۔ انہوں نے ارادہ کیا، بخت کی اور اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی۔ آپ بھی ہمتو ارجو جو جد کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور مد فرمائے گا۔ اب با توں کافیں عمل کا وقت ہے۔ قدم بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

الشعالیٰ نے چاہا تو پھر ملیں گے۔

محمد شعیب مرزا

آپ کے ایڈیٹر بھی





## حسن نیت

کرم کی رقوم کی تحلیلیں رکھی گئی تھیں۔ قسمی ارشاد ہوئی اور صندوق سامنے لا رکھ دیا گیا۔ اب اس مرد باصفا نے ججاج کرام سے مخاطب ہوا فرمایا:

”آپ لوگوں کو اپنا ہو و دعوے یاد ہے کہ جو آپ نے میرے ساتھ کیا تھا کہ آپ لوگ میرے کی کام پر اعتراض نہیں کریں گے۔“

ججاج کرام نے ازدواج کارمی کے ساتھ جواب دیا۔

”بتاب! ہم اپنا وعدہ یاد ہے اور ہم اس وعدے پر دوران سفر کیمی بھی رہے اور اب ہمیں ہیں۔“

اب اس عالم بالعمل نے صندوق کولا اور قوم کی تحلیلیں کمال کرنے پر تھی کی گئی پر جوں نے نام پڑھ کر فردا فراہ سب کوں کی جلی دیا پس دیتے تو ہے فرمایا:

”اپنی اپنی خوبی کو ٹھیک اور گن لے جائے۔ انشا اللہ آپ کی رقم میں سے ایک بھی سمجھی کم نہ ہوگی۔“ سمجھی ججاج مناسن جج کی ادائیگی کے بعد تمام ججاج کرام مددیت اتنی راحت پختہ پکی۔ وہاں انہوں نے لاتھا داد دے شار کے منہ سے بے اختیار لکا:

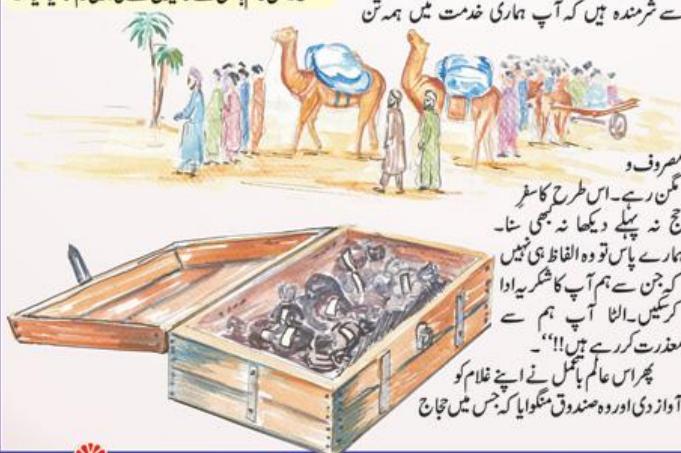
”حضرت! آپ نے کیا کیا؟ آپ تو ہماری رقوم کیلئی پچھڑ گئے تھے۔ اب ہمیں واپس کر رہے ہیں جب

ہمارے پیچے خرچ ہی نہیں ہوئے تو ہمیں جج کا اتواب کیسے لے گا؟“ ہم تو پہلی اسی فرمیں تھے کہ ہماری اتنی رقم نہیں تھی پتی خرچ ہوئی۔“

وقت کے سکندر و قلندر صدرت عظیم اللہ بن مریم فرمایا ”یاد رکھو کرب قار و قدرِ رقم نہیں دیکھ بلکہ حسن نیت، حسن عمل اور حسن خلوص دیکھتا ہے اور یہ خصوصیات ام لوگوں میں درج کمال پر تھیں۔ اسی بنا پر جوں ہم کا پورا پورا اٹاوب مل گا۔ آپ لوگ خاطر جنم رہیں۔“

### سوالات

- 1- عازمین جج نے کسی عالم کے ساتھ جو جانے کو ترجیح کیوں دی؟۔
- 2- عالم بالعمل کا نام کیا تھا؟۔
- 3- اس عالم بالعمل نے حاجیوں سے می ہوئی رقم کا کیا کیا؟۔



مکمل تباری کے ساتھ مفترہ تاریخ پر آئیں تاکہ جج کے سفر کا خوش اسلوبی کے ساتھ آتا جائے۔

عازمین جج کا قابلہ خیر و عافیت کے ساتھ سفر جج پر روانہ ہوا۔ راست میں جوں انہیں کھانا پکائے۔ وہر خوان

سجائے۔ کام مرحلہ تا تارہ عالم بالعمل آگے بڑھ کر ہر کام خود کرتا۔ عازمین جج نے مدد و معانت کرنے کی از حدکوٹش کی۔ منت ماجحت اسے۔ اپنی شرمندی کا اظہار کیا گردہ اپنی

شرطیا دلا رکنیں رکھ دیتے۔ انشا اللہ آپ

مناسن جج کی ادائیگی کے بعد تمام ججاج کرام مددیت اتنی راحت پختہ پکی۔ وہاں انہوں نے لاتھا داد دے شار کے منہ سے بے اختیار لکا:

”حضرت! آپ نے کیا کیا؟ آپ تو ہماری رقوم

کیلئی پچھڑ گئے تھے۔ ججاج کرام کے رہبر و رہنماء

نے اعلان کیا کہ ہر فردا نے اسے اسی خانہ دستیق اور رشدہ رہ رکھے۔

کیونکہ رقم کافی مقدار میں موجود ہے پھر اپنے تمام ججاج

کرام نے جی پھر کر خیریاری کی اور حسن بھی کو کھاٹھکایا

اس کی اسی لمحے ادائیگی کو دیکھی۔ وہ اپنی کافی خوشگذری ہوا تو

اس عالم بالعمل نے ججاج کرام کی خدمت کی سعادت کی روایت کو برقرار رکھا۔

تمام ججاج کرام امن و امان اور سکون و اطمینان کے ساتھ گھر و داروں کو لوٹے۔ کوئی اپنے ہفتہ بعد اس مرد باصفا

نے ان سب کی اپنے گھر پر ضیافت کی اور سفر جج کے دوران کی رقم کی کوتاہی پر مددیت کی تو سمجھی نے یہ کہ

زبان ہو کر ہے۔ ”بتاب! آپ بھی کمال کرتے ہیں۔ ہم تو خود آپ سے شرمندہ ہیں میں کہ آپ ہماری خدمت میں بہت

یہ برسوں کی بخت و مشقت کی جائز اور حالاں کماںی میں سے بچانی ہوئی پائی پائی تھی جو ان سب نے اس لئے

جج کی تھی تاکہ وہ تھی بیت اللہ کی سعادت سے سرفراز ہو سکیں۔ وہ ایک مدت سے اس شوق کی تھیں کے لئے

قرآنی ہو گئی تھی تو انہیں یقین کا مال تھا کہ وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب و کامران رہیں گے مگر لیکن یہ ان کے

دل میں خالی آئے۔ اگر وہ عمر بھری تھی پوچھ خرچ کرنے کے باعث مناسن

جج کی ادائیگی میں کسی شرعی کتابی یا قلائلی کے مرکب ہوئے تو پھر کیا ہوگا؟

کافی غور و فکر کے بعد انہوں نے یہ فصل کیا کہ کسی ایسے مرد باصفا کی شادیت و میتیت میں سفر کی جائے کہ

جنونہ صرف تھی بار جج کو پہلے مدد و مدد عالم دین بھی ہوتا کہ دو رانی مسافت اکیں شعاڑ اسلام کی عالم و یہم سے آگاہ آشنا بھی کر سکے۔

چند جو تکمیل کے بعد انہوں ایک ایسی تاخیروزگار تھی کا علم ہوا کہ جو ہر سال تین ماہ قدر یعنی جج کی ادائیگی میں

مصروف و مہبک رہنے کے ساتھ ساتھ دین اسلام کے ہمسایہ ہمپیوار ایک والانچ میں مہارت رکھتی تھی۔

وہ لوگ اپنے سپلے پہلی قائم زمانے کے خواہ یوں ہے اور اپنی عرضداشت پیش کی۔ انہوں نے ان سب کو خوش

آمدیہ کیا اور اپنی رہبری و دینی میں ان کے ساتھ جج پر جانے کی خندہ پیشانی کے ساتھ ہای پھری تاہم انہوں

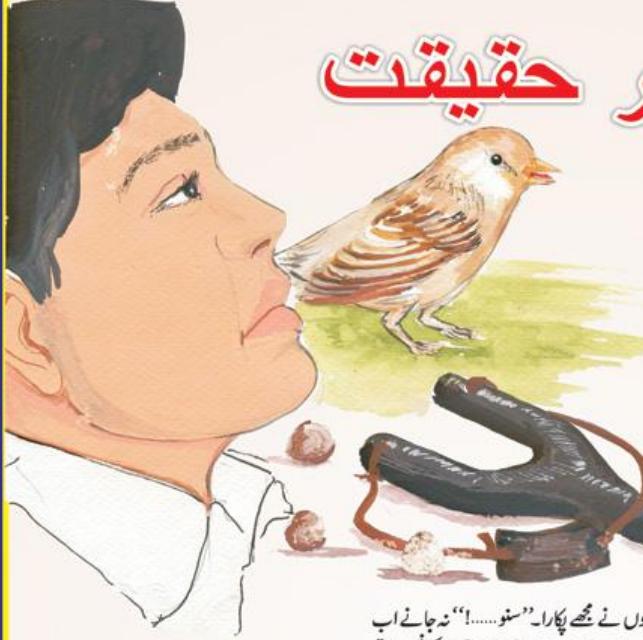
نے اسی مکن میں دو شرائط عائد کیں۔ ایک یہ کہ ہر عالم جج روایتی سے پہلے اپنی قائم زمانے کے خواہ یوں کہے گا کہ نہ تو وہ اسی بارے کی رقم کا سوال کرے گا اور نہ ہی اس کے انہیں دلکش پر احتراض اٹھائے گا۔

دوسری یہ کہ ان کے علاوہ کوئی بھی فریضہ دوڑوں سفر عازمین جج کی صورت خدمت نہیں کرے گا جب تک کہ وہ ان سے اجازت نہ لے۔

عازمین جج نے خوشی و خوشیدی کے ساتھ یہ دونوں شرائط قبول کریں۔ وہ جانستے تھے کہ ایسا تحریر کار اور صاحب ایمان و ایمان ان کی رقم کی ایک پائیں تک شائع نہیں کرے گا۔ مزید یہ کہ اکٹھا خرچ کرنے میں یوں بحکمت و برکت سے دہ کی سے خفیہ و پوشیدہ نہیں۔ یوں شادمانی کے عالم میں انہوں نے اپنے اپنے ہر ہوں کی راہی۔

اٹھی روڑتی وہ اپنی اپنی رقم لے کر اپنی عالم بالعمل کے پاس پہنچے۔ انہوں نے ہر ایک سے اس کی میلی۔ ہر

تھیلی پر اس کے مالک کا نام اور رقم کی مقدار کی پرچی کا دی۔ پھر انہوں نے ان تمام تھیلیوں کو ایک صندوق میں رکوا کر لے۔ اور عالمیں جج کو ہمایت کی کہ وہ



ان مخصوص پھولوں کے ہاتھوں میں قلم اور کتاب کیوں نہیں؟

مختصر

تاریخ

کام

لیٹری

کار

ٹیکن

سٹریٹ

کار

# خواب اور حقیقت

## مشتق اعظمی

ماہ نامہ "پھول" نئے نئے موضوعات پر شاندار خاص نمبر پیش کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا۔ اس بار کا خاص نمبر "خواب نمبر" کی نکل میں لکھنے والا تھا۔ ایک دلچسپ خواب کے ساتھ شریک ہونے کا دعوت نامہ میرے پاس آگئی تھی۔ مدیر "پھول" نے خواب کی فرمائش کے ساتھ یہ خوشخبری بھی سنائی تھی کہ "خواب نمبر" کے لئے انتخاب شدہ ہر مضمون کا محتقول معاوضہ بھی دیا جائے گا۔

کافی ایک عرصہ سے بند تھا۔ چھٹیوں میں، میں نے کچھ تینی کہانیاں لکھی تھیں۔ لیکن ان میں سے کوئی کہانی "پھول" کیلئے کارڈ نہیں تھی۔ "پھول" کیلئے ایک خاص حکم کی کہانی چاہئے تھی اور اس کیلئے مجھے اپنی بہتری کی جانبی یادداشتلوں کو بیکارنا پڑا۔ کافی تھا۔ اس بار فکر کے بعد میرے ذہن نے بہت سوچنے والے قلم ایک نہایت دلچسپ اور سبق آموز خواب ڈھونڈنے کا لالا۔ اب مجھے اس خواب کے غیر ضروری حصوں کو بیکال کر اور جا کر ایک کہانی کی نکل دے دینا تھا۔ آج طبیعت بہت خوش تھی اور میں لکھنے کے موڑ میں تھا۔ گھر کے ضروری کاموں سے جو میرے ذمہ تھے، نہیں کیے۔ ایک گھنٹے سے پہلے میری باری پڑھنے دیں۔ تیکری ایک لمبی قفار پہلے ہی سے موجود تھی۔ ایک شام میں نے سکول سے واپس آ کر کتنا میں میز میں قفار میں کھڑا ہو گیا۔ ایک گھنٹے سے پہلے میری باری پڑھنے دیں۔ تیکری ایک لمبی قفار پہلے ہی سے موجود تھی۔ آنے والی تینی تھی اور یہ ایک گھنٹے تھے کہ کسی نہ کسی طرح جیب میں پتھر کے غلط بھرتے۔ میں چاہ رہا تھا کہ اسی کو گزارنا تھا۔ میرا موڑ آف فور رہا تھا اور وہ اس کے پتھر سے چل کر میں شکار کرنے جا رہا ہوں، ورنہ وہ مجھے اور کھلا ہوا قلم میری انگلیوں میں تھا۔ میرا ذہن کہانی کی ترتیب میں صرف تھا۔ اتنے میں پاس والے کرسے سے بیا جان نے مجھے آواز دی۔ میرے خیالات کا سلسلہ ثوڑتھا۔ میں نے قلم میز پر کھدا اور ان کے خیالات کا سلسلہ پہنچا۔ انہوں نے ایک منی آرڈر فارم میری طرف بڑھا دیا اور میری کی دراز سے سوسو روپے کے دو فتوٹ نکال کر مجھے دیتے ہوئے کہا۔ "بادا آج تھی یہ روپے بھیج دو۔ ان کا جلد پہنچا ضروری ہے۔"

میں کہتی ہوں آخر تھیں مارکھانا اچھا لگتا ہے کیا خواب کو سمجھنے لگا۔ میں اس وقت چھٹی جماعت میں پڑھتا تھا۔ .....؟ جو اسے بے گناہ پرندوں کو ستانے میں پڑھتا تھا۔ چیزوں کے شکار کا مجھے بے حد شوق تھا۔ یوں کچھ کہنی مزہ ملتا ہے۔ مگر اس موم میں تو انہیں چلنے سے رہنے دو یا ان کے اٹھے پیدھیتے کا راستہ ہے کیونکہ میری فرضت کا بہترین فضل تھا۔ میرا اٹھانے پر اپنے تھا۔ کیونکہ کبوتر ہوا فاختہ یا لگا، میری غلیم کی ہلکی سی خاکی کے بعد اس کا پھر پھر اکر میں پر آ جانا تھی۔ اب اجان اکثر اور اب اس کے حکم کی بنا پر مجھے اسیت سے رہی تھیں۔ ورنہ درصل اس کے لئے مجھے بڑی سخت سزا میں دیتے تھے۔ کیونکہ آج ان کا موڑ بہت اچھا تھا۔ اس لئے ان کی صحیت جب ہم کسی دوست سے گپٹ پیٹ میں صرف ہوں یا وہ پرندوں کے شکار کے سخت خلاف ہیں مگر بار بار مزا کوئی ہزیز اکہانی یا نادل پڑھ رہے ہوں۔ یا پھر کسی پانے کے باوجود بھی میں اس شوق کو چھوڑنے پر آمادہ ہوں یا میں زیادہ مضبوط ہوں، پرندوں کے شکار کے خیال مضاہکت ہے؟" میں نکل گیا۔ دلچسپ پر اگرام میں جانے کی تیاری کر رہے ہوں۔

غیلیں اب میرے ہاتھ میں تھیں اور میرے قدم تیزی میں بادل ناخواست روپے اور فارم جیب میں رکھ کر سے کہیں زیادہ مضبوط ہوں، پرندوں کے شکار کے خیال

## پہلے دیوار کی بات

ایک بھوئی امام ابوحنینؑ کا مفترض تھا۔ ایک دن امام ابوحنینؑ نے اس کے گھر کی طرف جل دیئے۔ وہ بھوئی کے گھر کے سامنے پہنچتا تو ان کی جو حقیقت کوئندگی لگتی۔ آپ نے جو حقیقت جائزی تاکہ گندگی اتر جائے۔ ایسا کرنے سے جو حقیقت تھی اسی کوئندگی بھوئی کی دیوار پر لگ گئی۔ یہ دیکھ کر وہ بہت گھر اسے کہنے لگے اگر میں گندگی کو دیوار پر رکھتے تو دوں تو دیوار گندی نظر آئے کی اور اگر گندگی صاف کروں تو اندر یہ گندگی کے ساتھ دیوار کی مٹی بھی اتر جائے گی اور گھر کے مالک کو نقصان ہو گا۔

آپ تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ پھر آپ نے بھوئی کے دروازے پر دستک دی دستک کے جواب میں ایک لوٹھی باہر آئی۔ آپ نے اس سے کہا "پہنچنے والے کو کہاں کیا کہ اپنے ماں کے سامنے کوئندگی اور اپنے ماں کو باہر پہنچ دیا۔ آپ کو دیکھ کر بھوئی کمھنگی کیا کہ آپ اپنا قرض واپس لیتے آئے ہیں..... وہ لگا غدر بیان کرنے آپ نے دیوار کا حصہ بتایا اور فرمائے گے کوئی ایسی ترکیب بتاؤ کہ تمہاری دیوار صاف ہو جائے۔"

امام ابوحنینؑ یہ بات سن کر اس کے دل پر اس قدر اثر ہوا کہ اس نے فوراً لکھ پڑھ لیا۔  
(حوالہ: تفسیر کبیر جلد اول۔ انتخاب: محمد جنید عیمر۔ لاہور)

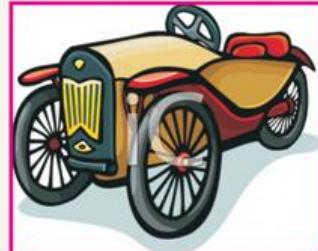
کے ساتھ بائیگی کی جانب بڑھ رہے تھے۔ اچاک میں شکنا۔ میری نظر سامنے والے بیکھری منڈپ پر جم گئی۔ ایک بیٹا بہت اچھے موقع سے پیٹھی تھی۔ میں نے غل نکال کر آہستہ سے غل میں لگایا اور نشادتاک کرایا مارا کر نہیں۔ نہیں..... یہنا کوئی نہیں وہ اُڑی کی اور..... غل منڈپ پر لگا کر روپاں ہوا تو میری دھنی آنکھ میں لگا۔ میں درد کی شدت اور تکلیف سے جھپڑا۔ اُف! ..... مجھے چکر سا آگیا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

یہ تو میں خواب دیکھ رہا تھا۔ میں نے خدا کا لاکھ لاکھ شکرا دا کیا کہ یہی محض خواب ہی تھا۔ غلام اللہ تعالیٰ نے یہ ڈرائیتا خواب مجھے اس لئے وکھلایا تھا کہ میں بلا جوہ پرندوں کو ستان چھوڑ دوں اور جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے، اس خواب سے میں اس قدر متاثر اور ہر اس ان کا کہ اس دن سے کچھ یوں کے ٹکار سے تو بھی کر لی۔ اب جب بھی میں کسی پرندے کو نشانہ بنانے کیلئے غلیل اٹھاتا ہوں تو جھنے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے پرندے اُڑ لیا ہو اور غل کسی منڈپ پر لگرا کر تیزی کے ساتھ میری طرف واپس آ رہا ہو اور میں خوف زدہ ہو کر غلیل پھیک رہتا ہوں۔ کہانی ملک ہو گئی۔ اب مجھے گھر پہنچ کر لکھا ڈالنا تھا۔

"خاموشی کیوں لکھ رے ہیں صاحب، لائیے منی آرڈر دیجیے۔" لکھ کی آواز کر میں چونکہ پڑا۔ میں کہانی کی ترتیب میں کچھ ایسا کھو گیا تھا کہ مجھے خیال بھی نہ رہا کہ میری باری آئی ہے اور میں کا ڈنٹر کے پاس پہنچ چکا ہوں۔ میں نے منی آرڈر فارم لکھ کے ہاتھ میں دے دیا اور روپے کا لئے کیلئے جب میں ہاتھ ڈالا تو میرے پاؤں تلے سے زمین سر تی ہوئی معلوم ہوئی۔ روپے جیب میں نہیں تھے۔ فیض اور پتوں دونوں کی جیسیں نہیں ڈالیں۔ صرف کچھ سکے باقی روگے تھے اور نوٹ ناپت تھے۔ میں نے اپنے ہاتھ میں چکلی کر کیں خواب تو نہیں دیکھتا ہوں۔ مگر یہ خواب نہیں تھا، حقیقت تھی.....

"جلدی ہیچے بھی صاحب۔ کیا کر رہے ہیں آپ؟"۔ "اے بھی بھی مار رہے ہو کیا۔ اتنی دیر کیوں ہو رہی ہے؟"۔ پچھے لائیں میں لکھ رے ہوئے لوگوں کی آوازیں میری بے بی اور پریشانی میں اضافہ کر رہی تھیں۔ میں نے لکھ سے فارم و ایم لے لیا اور چپ چاپ دہاں سے کل آیا۔

## ہم اجازت نہیں دیں گے



یمنا چاوید خان

آن کل اجازت دینے اور شدید نہیں کا برا شر ہے۔ گجرت کی بات تو یہ ہے کہ ملک مرزا صاحب کو پیٹھے بٹھائے جائے کیا ہو گیا کہ کہنے لگے..... "ہم اس کی اجازت نہیں دیں گے، ہم اس کی اجازت ہر گز نہیں دیں گے۔" ہم نے ان کو سمجھا کہ بھیری کوش کی گمراہی پر مسودہ۔ لامکھ سچھایا کہ سوت نہ کاپس کے مالک ہیں جو لامکھ سے لامکھا ہوئے ہیں اور کا ضرورت؟..... مگر کیا کریں.....! ابھت ہی خودا اور عام قہم زبان میں ضدی اور اندا پرست، کوئی اجازت مالک یاد مالک یہ ضرور کہتا ہے کہ "ہم اجازت نہیں دیں گے"۔

اب آپ ہی بتائیے کھلاڑا صاحب جو کہ ہمارے علاطے کی نہایت اہم خصیت ہیں۔ نہایت اہم خصیت ہنڑوں کے خاندان سے تعلیم رکھتے ہیں اور وزیر صاحب کے اقرباء میں شمار کے جاتے ہیں۔ انہوں نے اگر نہایت ایسا جائزی و اکساری یا زبردستی کے ساتھ اپنی پنڈتیں قیمت گاڑیاں مرزا صاحب کے پورچی میں کھڑی کروادیں تو اس میں اتنا برہم ہوئے کہ جلا کیا بات تھی۔ ان کی خوبصورت گاڑیوں سے تو مرزا صاحب کے گھر کی شان میں ہی اضافہ ہو گا۔ اور پھر راؤ صاحب تو ایسے کھلاڑا کو اسے اعلیٰ پسند انسان ہیں کہ اپنی گاڑیاں کھڑی کرنے کے بعد بھی کہہ دیا کہ اگر آپ چاہیں تو اپنی گاڑی (پرانی) کھڑی کرنے کے لئے سرک کا استعمال کر لیں۔ گاڑی بالکل محفوظ رہے گی اور تو اور یہ نہ کہہ دیا کہ ان کی گاڑیوں کے آس پاس سے مرزا صاحب اور ان کی قیلی ذرا احتیاط سے گر کر اپنے گھر کے اندر بہر جائیتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں اُرکوئی غیر قانونی "جاڑی" کام کروانا ہو تو بے ٹکن راؤ صاحب کی خدمات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ راؤ صاحب فوراً اپنی خدمات میں کردیں گے گھر گلتا ہے کہ اتنی اچھی آخر پر مرزا صاحب کا داماغ ہی ساتوں آسان پر پہنچ گیا۔ کہنے لگے کہ وہ راؤ صاحب کو اس بات کی اجازت ہر گز نہیں دیں گے۔ مرزا صاحب کا داماغ بالکل ہی پھر گیا ہے کیونکہ جو چیز دوسرے مالکس ہی نہ اسے دینے کی جلا کیا ضرورت۔ وہ بے شک راؤ صاحب کو اس کام کی اجازت نہ دیں کیونکہ پاکستان نے بھی تو کوئی امریکہ کو ڈرون حملوں کی اجازت نہیں دیتا.....!!



12 جون سخت کش پھول کا عالمی دن۔

# بعیگ آنکھیں

کوک سلیم چوہان

گھر میں مکمل خاموشی تھی۔ ایسی خاموشی آج سے پہلے بھی نہیں تھی۔ ایسی خاموشی آج کے بعد بھی بھی نہیں ہوگی۔ مگر یہ لمحے تھے کہ نہبڑ سے گئے تھے۔ ظاہر ہے کہ کی موت واقع ہو جائے تو اسی ایسی ویرانی ہوا کرتی ہے۔ میں نے اسی ساری زندگی کے شہ و روز پر ایک نظرڈالی۔ میں کسی آزمائش میں بھی سرخرو نہیں ہو سکا تھا۔ میری توجہ بھی مٹی ہوئی تھی۔ میری سوچیں بھی شاہ اور حسن کے تباہاں مستقبل کی طرف تھیں اور میرا بیمار بھی انہی دنوں کے حصے میں آیا تھا۔ تو پھر مریم کی جگہ کہاں تھی۔ نہ میرے گھر میں نہ میرے دل میں.....

خون کا احساس بڑھ گیا..... میں اچاک اٹھ کھڑا ہوا..... میں جانتا تھا آگے دروازہ ہے مگر میں

پانچ برس بیلے کی بات ہے جب شاہ اور حسن پاس شاہ اور حسن ہیں تاہم میریم کو پاکستان اس کے بعد ہمارے ہمراہ میریم آئی۔ میریم بہت پیاری اور خوبصورت بیجی تھی۔ مگر کچھ ہی دن میں یہیں یہ جعل گیا کہ یہ ناریل زندگی گزارنے کے قابل نہیں ہے۔ ایک طویل آزمائش کا طوق مجھے اپنے گلے میں لگتا ہوا محسوس ہوا..... کون سنبھالے گا اس آنکھیں کے دل پر کیا گزری ہو گیا۔ یہ جانے کی ضرورت میں نہ محسوس نہیں کی.....

آج اتنے عرصے بعد میں نے لندن سے پاکستان فون کیا تھا۔ خوشی کے مارے اسلم کے منہ سے لفظ اسی ادا نہیں ہو رہے تھے۔ ”بھائی صاحب! آپ کیسے کیے یاد کر لیا آج آپ نے کیا پاکستان آرہے ہیں؟؟ کب کام میں ہے آپ نے کتنا عرصہ ہو گیا تا آپ سپ لوگوں سے ملے ہوئے۔“ میں نے اس کی تمام تر گرجوشی کے باوجود اپنی عادت کے مطابق سرد مہر سا جواب دیا۔ ”کاروبار سے فرستہ نہیں ملی،“ اور وہ جانتا تھا کہ میرا جواب ہر بار کی طرح اس بار بھی یہی ہو گا اس لئے خاموش ہو گیا۔ ”تم سے ایک کام تھا،.....





### چوکے۔ چکے۔ وکٹ اڑی

بال	پہنچنکو	الٹاؤ	بیت
اسی	میں گزرے اپنا سال	میں گزرے اپنا	اسی
استے	زور سے مارو ہٹ	زور سے	استے
ساری	فیلڈ جائے پہٹ	فیلڈ	ساری
دیکھو	ایک لگا چکا	ایک چکا	دیکھو
دیکھو	شور پچا کتنا	شور پچا	دیکھو
سے	مارو تیزی سے	چوکا	سے
پکڑو	بال کو پھرتی سے	چوکا	پکڑو
لیند	ہو جب دکھوں کے پار	لیند	لیند
میلوں	میل کی ہو رفتار	میلوں	میلوں
اوچی	بٹ پ سب کو آس	اوچی بٹ	اوچی
گیند	آئے گی اس کے پاس	گیند آئے گی	گیند
ٹیسٹ	کھلاڑی بنتا ہے	کھلاڑی	ٹیسٹ
شہرت	حاصل کرنا ہے	حاصل	شہرت
چوکے۔	چکے۔ وکٹ اڑی	چوکے۔	چوکے۔
کرکٹ	کی ہے جادوگری	کرکٹ	کرکٹ

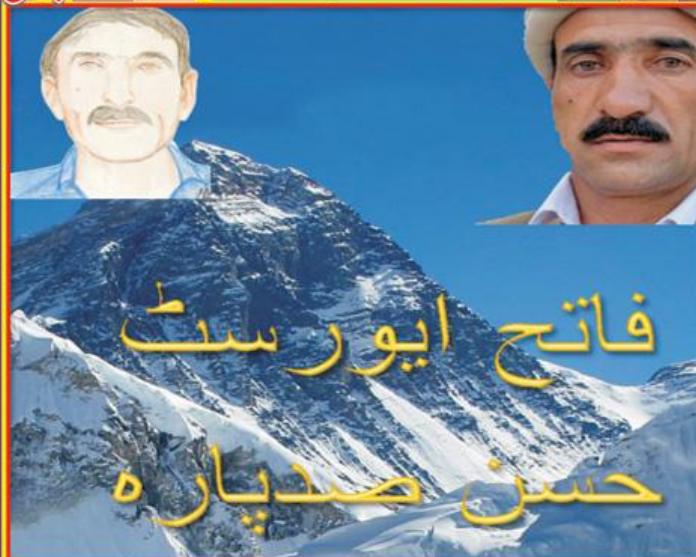
محمود شام

”جی! بھائی صاحب حکم!“ ”میں مریم کو تمہارے پاس پہنچننا چاہتا ہوں رکھ لو گے؟؟؟؟“ میں نے دو ٹوک سوال کیا..... وسری طرف خاموشی گئی..... مگر اس بار میں نے اسے روک لیا کیونکہ مجھے ولٹلوٹ پر جانتا تھا اور ایسے میں اگر عائشہ بھی پا کستان چل جاتی تو گھر میں بچوں کے پاس کون ہوتا ..... مگر آج عائشہ بھی دو ٹوک بات کے موڑ میں تھی۔ وہ مجھ سے حساب کتاب کر رہی تھی کہ میری میں کتنا نیک نیت تھا..... وہ مجھے بتا رہی تھی کہ مریم بھی میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں اس کی پریشانیوں میں الجھا رہوں .....“

”مگر بھائی صاحب وہ آپ کی اولاد ہے.....“ ”ہاں مگر میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں اس کی پریشانیوں میں الجھا رہوں .....“ ”مگر بھائی صاحب وہ ابھی بہت چھوٹی ہے یہ کیسے ممکن ہے کر.....“

”تم مریم کو رکھ لو گے یا نہیں .....“ میں نے اس کی بات کاٹ کر اپنا سوال دہرا�ا .....“

”جی.....! جی بھائی صاحب“ وہ راضی ہو گیا تھا..... میں جانتا تھا کہ وہ ماں سے بھی زیادہ بیمار دے گا، اس کا بھرپور خیال رکھے گا، اس وقت مجھے چکا تھا..... میری فلانیت کا وقت ہوئے والا تھا اور ایسا لگا جیسے میں اپنی ساری ذمہ داریوں سے بری الذمہ ہو گیا ہوں۔ پہنچنیوں یہ فیصلہ میں نے کیوں اور کیسے کر لیا تھا..... پہنچنیوں میں اتنا خود غرض کیسے ہو گیا تھا کہ مجھے ان جام کی پروادہ ہی شری، اور پھر ساری کاغذی کارروائی مکمل ہو گئی ..... آج مریم جا رہی تھی۔ عائشہ مکمل طور پر خاموش تھی۔ میں جانتا تھا کہ وہ مجھے سے کچھ کہنا چاہتی ہے مگر میں نظر انداز کر گیا مجھے اس بات کا احساس دلاعے گی کہ مریم بھی باقی بچوں کی طرح میری بیٹی ہے۔ مگر آج تو اس نے مجھے خاموش کر دیا۔ میں ایک لفظ نہیں بول سکا۔ ایک قدم نہیں اٹھا سکا..... مریم اب اس دنیا میں نہیں رہی تھی۔ عائشکی شکوہ کتاب نگاہیں اور اس کی ولدوں چھینیں مجھے زمین میں گاڑھے چلی جا رہی تھیں۔ میں ولٹلوٹ پر نہیں جاسا بلکہ عائشہ کے سفر کا انتظام ہو گیا تھا۔ پہلے میں اکثر ہی اپنی مصروفیت کی بنا پر کچھ جایا کرتا تھا اور آج شمندگی کی بنا پر، جانے کب میری آنکھوں سے آنسو بہہ عائش کی صد کے بچپنے یا کستان کا چکر لگانا پڑا اور عائشہ بھی آتی جاتی رہتی تھی۔ پانچ سال گزر جانے پا یا! چلیں آپ کی پریشانی کم ہو گئی۔ حسن کا درد بھرا جسون کراور شاء کی روئی سرخ آنکھیں دیکھ کھا جیسے مریم کے چلے جانے کے دن تھا..... زندگی کا سارا نظام درہم برہم ہو گیا۔ مگر میں کس مند سے اب مریم کو داپن لاتا..... اور پھر ایک دن بُر آئی کہ مریم عدالت میں اپنی تھی ذات کا مجرم تھا۔



تو شایں ہے بسرا کر پھاؤں کی چٹانوں میں

## پاکستانی کوہ پیا حسن سد پارہ کا عالمی ریکارڈ آسیجن ماسک کے بغیر ماڈن ایورست کو فتح کر لیا

پھاؤں کا یہ سفر تین مارچ کو شروع ہوا

ماڈن ایورست کو 2007ء میں سرکرنے کامن مالی مجبوریوں کی وجہ سے پورا نہ ہوسکا اپریل کو 5,350 میٹر بلندی پر موجود میں کپ پ کیا۔ انہوں نے خوشی اور فخر سے بتایا ”دنیا کی بلند ترین سانچے ساز گارموم کی جگہ سے حسن نے 15 اپریل تک چھٹی آسیجن کے بغیر فتح کرنے پر میں بہت خوش 5900 میٹر کی بلندی پر کپ اقامت کیا اور پھر 3 می ہوں۔“

اپائن کلب پاکستان کے ایک عہدیدار کے مطابق کوہ 7200 میٹر کی بلندی پر کپ 1111 میں پہنچ کی جسی سانی صحت کی بدولت حسن نے گیارہ می گئے۔ اچھی جسمانی صحت کی بدولت حسن نے بالآخر می کو اپ حسن نے واپسی کا سفر شروع کر دیا ہے۔ پاکستان اور 8000 میٹر کی بلندی پر کپ فوری طرف چڑھائی شروع نیپال میں دیکا کے بلند ترین پھاؤں موجود ہیں۔ ایم منڈ کر دی۔ پاکستان کے شہروں کو یہاں نے بالآخر ماڈن ایورست کو فتح کر دیا ہے۔ اور جھوڑپاٹن ہزار لوگ ایورست کو فتح کر لیا۔ اور جھوڑپاٹن 6 بیجے چھٹی اور منڈ ہلہری میں ایک ٹککے پہنچے ہیں۔ ایم منڈ ہلہری پر کپ کر پاکستان کا پہنچ لیکن ان کے باقی تین ساتھی کپ تھری 7200 میٹر(29,028 فٹ) بلند اس چھٹی کو فتح ناکام رہے۔ 1963ء میں پاکستان میں پیدا ہونے کیا تھا۔ کوہ پیا اپریل کے آخر اور میں اپنی ہم کا آغاز تھا۔ کوہ پیا کوہنگلی کا کہنا ہے کہ اس کا مشن 2007ء کرتے ہیں کوئنکہ ان دونوں موسم گرم کی مومن سون والے حسن سد پارہ کا کہنا ہے کہ اس کا مشن 2007ء میں ماڈن ایورست سرکرنے کا تھا لیکن مالی مسائل کی ہوا کیں اور موسم بہار چڑھائی میں معافون ثابت ہوتے وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکا۔ انہوں نے ماڈن ایورست کی ہیں۔ حسن سد پارہ کا یہ عالمی ریکارڈ تھا پاکستان اور اہل ہوئی۔ ٹیم کی قیادت کرنے والے حسن سد پارہ گیارہ ہم میں معافون پر صدر آصف علی زرداری کا ٹھیری ادا پاکستان کے لئے ایک اعزاز ہے۔

### حسن پاکستان میں واقع آٹھ ہزار میٹر سے بلند پانچ چینیاں سر کر کچے ہیں۔

پاکستان کے چھٹی ملائے گاہستان سے تسلی رکھنے والے کوہ پیا سد پارہ دنیا کا سب سے بلند پانچ ماڈن ایورست سر کرنے والے دوسرے پاکستانی ہیں گے ہیں۔ سد 2000 میں ماڈن ایورست سر کرنے والے پانچ پاکستانی کوہ پیا نزدیک سارے نبی بیہی ای اور دو کہتا ہے کہ ”حسن“ جس راستے سے چھٹی کوکب پہنچے ہے اس راستے میں سب سے مشکل اور اچھا ڈھونا ٹھیک ہے۔ پھرے چھٹے میں گھبیا اس قال سب سے ڈھونا ٹھیک ہے اور اسکے پیشہ میں گھبیا ہے۔ پھرے چھٹے میں گھبیا ہے اور اس کے پیشہ بہت کھری کھایاں ہیں اور یہ ٹھیک ہے۔ میں اس سے پانچ ماڈن ایورست سے بلند پانچ چینیاں جی یا چینی لے چکا ہے۔ ازتا یہ سال حسن سد پارہ کا تھنک سکر دو سے پچھے فاصلے پر واقع سد پارہ کا ٹھنک سے ہے اور انہوں نے کوہ پیا کا آغا 1994ء میں کھا تھا اور سد 2007ء تک انہوں نے پاکستان میں واقع آٹھ ہزار میٹر سے بلند پانچ چینیاں آسیجن کی دوسری سر کر کی ہیں۔ حسن سد پارہ نے سن 1994ء میں دنیا کی دوسری بلند ترین چھٹی کے نو 1999ء میں قائل پہاڑ کے ہام سے پہنچانے والے ناگا پہاڑ، سد 2006ء میں گیٹا ہرم دن اور گلیٹا ہرم تو جبکہ 2007ء میں براڈ پیک کو سر کیا کہ دنیا میں اعلیٰ کا کرکوچ پاکستان نے حسن سد پارہ کو سد 2008ء میں تھنخ کا رکروکی سے بھی نواز تھا۔ دو ہزار سات میں براڈ پیک سر کرنے کے بعد حسن نے اپنے ایک اٹرو یونیٹ کا تھا کہ اس کو جمعے تباہیں حاصل ہو تو میں فورے سے اپنا جمذہ ماڈن ایورست کی چھٹی تک سکے کر دیا ہیں۔ اور اب پاکستان بعد حسن سد پارہ کا خوبی پورا ہو گیا ہے۔

### رقیہ صاحب اشرف

بلندستان کے مشہور کوہ پیا حسن سد پارہ نے دنیا کی بلند ترین چھٹی ماڈن ایورست کو تیپاں میں بھی آسیجن ماسک کے سر کیا ہے۔ ندی صابر کے بعد وہ پاکستان کے دوسرے کوہ پیا ہیں جنہیں یہ اعزاز حاصل ہوا ہے۔ الپائن کلب پاکستان کی سربراہی میں کوہ پیا کوں کی اس ٹیم نے ماڈن ایورست پر تقریباً 72,000 میٹر کی بلندی پر ٹیک پتھر کام کیا۔ اس ٹیم کا آغاز اسی پی کے واس پر یہ یونیٹ محمد علی چھاڑی کی رہنمائی میں اور صدر ا Afr علی زرداری کی معاونت میں ہوا۔ ٹیم میں شریک دوسرے ممبران محمد صادق اور غلام محمد فیصل چھٹی کے عینچی میں ناکام رہے اور صرف حسن سد پارہ نے جبکہ تیپاں میں بلند ترین چھٹی ماڈن ایورست پر کچھ کر پاکستانی پر چم لبرایا۔ یاد رہے کہ کوہ پیا حسن سد پارہ نے آسیجن ماسک کے بغیر اس چھٹی کو فتح کر کے عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے۔ کوہ پیا کی ٹیم کی یہ 3 مارچ کو اسلام آباد سے روانہ ہوئی۔ ٹیم کی قیادت کرنے والے حسن سد پارہ گیارہ



### فرزاد چیزہ

علیٰ بھیانے جیسے ہی اسلام کے گھر قدم رکھا تو الحجہ  
کے لئے تھنک کر رہے گئے کہ بات ہی کچھ ایسی تھی۔ اسلام  
صحن کے درمیان کھڑا اٹھنے سے آگ بول ہو رہا تھا۔ اس  
کی والدہ اسے منانے کی ہزار کوشش کر رہی تھیں جو رہ کی  
کی کب سنتا تھا۔ ہاتھوں میں انڈوں کی لوگری اٹھائے  
ایک ایک اٹھہ تاک تاک کر رہی

باجی کے سرمنی مارتا جاتا اور کہتا جاتا  
”یہ بھی لے لو، یہ اٹھہ بھی کھالو۔  
اس کا بھی آہلیت بناؤ“ اس کی باجی  
برآمدے میں کھڑی انڈوں سے  
زرو زرو ہو چکی تھیں۔ علیٰ کو دیکھتے

ہی اسلام کی ای خوش ہو کر ان کی طرف بڑھیں۔

”اے بیٹا! اس عقل کے اندر ہے کوسمحاؤ۔ پنجی کی  
میں جان آئی۔

## مرغی کے چوڑے

کر رہے ہوں گے“ اور اسلام نہ چاہیے ہوئے بھی علیٰ بھیا  
جائے۔ میرے تو ہاتھوں نہیں آتا۔ کیونکہ وہ اسلام کی ای کی جان  
جاتا تاپ اس کا دعیٰ گیا ہوا ہے اسے کی کاڑ رخوں نہیں۔

بات معمولی ہی تھی۔ اسلام پھچلے کئی دنوں سے

اندرے جمع کرنے میں مصروف تھا۔ اس کا خیال  
تحاک مرغی کے نیچے اندرے رکھوں گا۔ پھر ایکس  
باکیں دنوں بعد ان میں سے چوڑے نکلیں گے۔

یہ چوڑے بڑے ہوں گے پھر گھر میں اندرے  
مرغی اور مرغوں کی کثرت ہو جائے گی۔ ان کے

لئے چھٹ پر بڑا سازہ رہے بناؤں گا۔ ان کو سنبھالوں  
گا۔ دانہ دنکا ڈاؤں گا۔ یوں ایک اچھا مشفہہ ہاتھ آ  
جائے گا۔ کبتر تو بابا جان اڑانے نہیں دیتے۔ اب

اسے اتفاق بھی کہا جا سکتا ہے کہ جس رات اسلام نے

انڈوں پر مرغی کو بخانا تھا اس

اگلے دن علیٰ بھیانے اسلام کو دو  
درجن اندرے تھنے میں پہنچائے اور  
سامنے ہی شام کی چائے اپنے  
بائیں دنکا ڈاؤں گا۔ یوں ایک اچھا مشفہہ ہاتھ آ  
ہاں پہنچنے کی دعوت دی۔

اسلم خوشی خوشی وقت متورہ  
پر علیٰ کے ہاں پہنچ گیا اس کا

خیال تھا کہ علیٰ کے دوسرا

دوست بھی آئے ہوں گے

گھر وہاں تو صرف علیٰ بھائی

لان میں دو کریاں ڈالے

پہنچنے تھے۔ اسلام کو خوشی دی

سے خوش آمدید کہا اور کچھ

دیے ادھر ادھر کی باتیں

کرنے کے بعد کہنے لگے۔

”اسلم! آج کل میں ایک بہت اچھی کتاب پڑھ رہا

ہوں۔ اس میں بہت سارے واقعات ایسے ہیں جو میرا

دل چاہتا ہے کہ دوسرے بھی نہیں۔ اگر کبوتو وہ کتاب

کرے سے لے آؤں۔“

”ہاں ہاں کیوں علیٰ بھیا! آپ ہمیشہ اپنے کام



## دارالسلام کوئز

- 1: یہ کہہتے ہوئے قرآن مجید میں دین کمل ہو جانے کی بشارت کس سوت میں دی گئی ہے؟
- 2: قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تواریخ کا ذکر کیا ہے؟
- 3: امام امدادی کی حدیث کی کتاب کام کیا ہے؟
- 4: ہماری شعبت میں تھامس کا طبلہ کیا ہے؟
- 5: امام حبیب احمد عدراطن الحمد میں کے الدکام کیا ہے؟

دارالسلام کوئز کے جوابات ہاتھ پر "پھلوں" کے لیے ریس پور اسال کریں

سچے جوابات پہنچنے والے پائیں (5) خوش تیوبون کو دارالسلامی  
لطف سے پذیری قرار ماندیں 1000 روپے کی کتاب خام میں دی جائیں گی۔  
پہنچانے والے 400 روپے دارالسلامی خام 250 روپے  
تیار کارخانے 150 روپے دارالسلامی خام 100 روپے۔



### محی 2011ء میں کوئز کی دنیا میں شائع ہونے

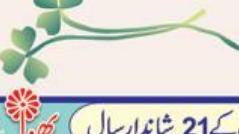
#### والے سوالات کے درست جوابات:

- 1- 8- مجری، 2- حضرت سليمان، 3- فتح علی، 4- سودا، 5- سات چکر۔

دارالسلام کوئز میں محی 2011ء میں شائع ہونے

#### والے سوالات کے درست جوابات:

- 1- ایک ہزار سال۔ 2- سورہ مومن، سورہ بجده، سورہ شوریٰ سورہ رز خرف، سورہ دخان، سورہ جاشیہ، سورہ احباب۔ 3- قرآن پاک اور توریت
- 4- ہوا کا دباونا پنے کے لئے۔ 5- چاغی



کرتے ہیں اچھی باتیں کرتے ہیں۔ کتاب بھی بہت اچھی بڑھ رہے ہوں گے۔ ضرور لایے میں بھی اس ساتھ پیارے نناناالوں گا۔ ویسے تو میری کتاب کاپی سے کوئی خاص رادار نہیں ہے۔

تمہیں ساتھی ہے اس آیت کا سنا تھا کہ حضرت صحن نے

اللہ نے مسکرا کر پی کٹھی کا اعتراف کیا۔

"کتاب تو بہت اچھی دوست ہوتی ہے میں! اس

سے راہ سہ پڑ دیکرو۔" علی اندر جاتے ہوئے بولا۔

"ہاں تو سنو!" علی کتاب لا کر کری پر بیٹھتے ہوئے

کہنے لگا۔

"اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے محبت کرتا ہے؟ ایسے

لوگوں سے جو بھگتی اور رُخْشانی دوں جاتوں میں اپناں

اس کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔ غصے کو کوئی جاتے

ہیں لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ ایسے یہک لوگوں

سے اللہ محبت رکھتا ہے۔" قرآن پاک کی ایک آیت کا

ترجمہ ہے اور سنو اسلام! قرآن پاک پر اللہ تعالیٰ کے

فرمان پر اللہ کے نیک بندے کس طرح محل کرتے ہیں

ذرا اس کی بھی تفضیل سنو!

ایک شخص نے خلیفہ عمر بن عبد العزیز کو رہا کیا تو

آپ نے سر جھکایا اور فرمایا کہ تو نیکی کو کوشش کیتی

کر میں فحیے میں آجائوں اور شیطان کے کہے میں آکر

اپنے آپ میں نہ ہوں اور تجھے اپنے فحیے کا ٹکار بناوں

تاکہ تو کل قیامت کو میرا دم پکڑ کے مگر میں ایسا نہیں

کروں گا اور یہ کہ کر چپ ہو رہے۔

علی نے ایک نظر اسلام کو دیکھا اور کتاب کا در حق پڑا۔

"اب ایک یہ واقعہ سنو اسلام! حضرت شبیہؑ کو کسی

شخص نے کوئی بڑی بات کی تو فرمایا اگر تو تجھ کہتا ہے تو

اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے اور اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ

تجھے بخشن دے۔"

اسلم بڑی محیرت سے یہ واقعات سن رہا تھا۔ علی نے

کتاب کا ایک اور ورق کھولا۔ "حضرت اولیٰ قرقیؓ کو راه

چلنے شری اور بد تیز لڑکے پھر مارا کرتے تھے۔ آپ ان

اکٹھا کرتا۔ کوئے، جیل اور بیل، کتنے سے چزوں کی

حفلات کرنا، بچوں کام کے ساتھ ساتھ رہتا۔ شور شراب

سے صرف یہ کہا کرتے کہ ذرا جھوٹے پھر مارا کو کہ

میری پیڈنی نہ توٹ جائے اور میں کھرا ہو کر نماز پڑھنے کی

سعادت سے محروم نہ ہو جاؤں۔"

علی نے اسلام کو غور سے دیکھا۔ نہ جانے کون سا چھا

لھر تھا کہ اس کے چہرے کے تاثرات بدلتے جا رہے

تھا۔ صحن میں رنگ بر لگے پیارے پیارے چزوں کو

دوڑتے پھرتے دیکھ کر وہ علی بھائی کو ڈھیروں دعا کیں

دیتا جنہوں نے اسے سیدھی راہ و کھادی تھی۔

ایک نیزان کے لئے ایک پیالے میں شور بہ لاری تھی۔





تھے۔ وہ آسیجن لے کر پھر سے دل کی طرف پہنچ گئے۔ رضا نے باقاعدگی سے صبح کی بیر شروع کر دی تھی جس کی وجہ سے اس کے جسم کے ہر عضو اور خلیے کوں صبح تازہ آسیجن مل جاتی تھی۔ مگر وہی کہ رضا دن بھر اپنے آپ کو چھٹ اور تازہ دم جھوٹ کرتا۔ لیکن ایک صبح ہوم سب کو اپنا کام بہترین طریقے سے تھجھ کر کب انہیں اچھی آئینی ہوتی ہے، اچاک رضا نے سانس لایا اور سارس کے زریعے جو آسیجن مل جھوٹ کر دل نے ورنہ تو ہم مر جائیں۔ ساتا کہہ کر دل نے خون کو اور اورٹا (aorta) کے ذریعے رضا کے پورے جسم کی جانب روانہ کر دیا۔ مگر پھر دوں تک آئی، اس نے چھپردوں کو ایک دم سکرنے پر مجھر کر دیا۔ تھجھ رضا کی کھانگی کی صورت میں نکلا۔ لیکن جو خراب آسیجن اس کے جسم میں جلی گئی تھی، وہ واپس تو نہیں آسکتی تھی۔

”پاہ آسیجن تکی عجیب ہے آج۔“  
”اس کا دل اکٹھ کتنا خراب ہے۔“  
”مجھ تک اس کا دل اکٹھ بالکل پسند نہیں آیا۔“

”اللہ خیر کرے، آج ہو کیا گیا ہے؟“ خون کے علمی اس آسیجن کو لے کر جس علمی کے سامنے کی کوشش کی۔ مگر رضا کو ہی نے جھٹ اور ناگواری کا اٹھا رکایا۔ پھر ہمیں توں بعد پھر سب کوں گئی کہ رضا نے اپنے دم توں کے کہنے پر پہلی دفعہ سکریٹ کا کش لگایا تھا اور یہ سکریٹ میں موجود زہر یعنی مادوں کا ہی اڑھتا۔

سارے علمی اوس اور پریشان ہو گئے۔ لیکن وہ کر بھی کیا سکتے تھے۔ شروع شروع میں انہوں نے رضا کو مختلف طریقوں سے سمجھانے کی کوشش کی۔ مگر رضا کو کھانگی شروع ہو جاتی تو بھی سر میں درد۔ لیکن رضا سکریٹ پہنچنے سے نہ رکا۔

آہستہ آہستہ وہی علمی، جو رضا کی صبح کی سیر کی وجہ سے تدرست اور چاق و پیوں مدد ہو گئے تھے، سکریٹ کے مضر اثرات کی وجہ سے مر جھانے لگے۔ رضا کا دن کم ہو گیا، اس کی آنکھوں کے گرد حلکے پڑ گئے، اسے تحکاہٹ رہنے لگی۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود اس نے سکریٹ اٹھی نہ پھوڑی۔

ایک دن وہ اخبار پڑھ رہا تھا جبکہ اس کا دوست و حید پاک تھی بیٹھا چڑھے موبائل میں مگر تھا کہ رضا میرے سے نہ ہوا۔ ”کیا ہو گیا دوست؟“ وحید نے موبائل سے نظریں بٹانے لگئی پھر جھٹا۔

”ایک ریمریچ چھپی ہے جس کے مطابق سکریٹ توٹ کرنے والے کی عدوں سال میں ہو جاتی ہے۔ لوٹلا، کسے ملکن ہے؟ سکریٹ پہنچنے سے عمر کی اعلانی؟ اول بھی یہی لیکی ریمریچ کرتے ہیں۔ دینا ذرا ایک سکریٹ۔“

اور رضا کی ہات سن کر اس کے جسم کا ہر خلپہ اداں ہو گیا۔ کیونکہ رضا اور وحید کو یہ بات سمجھنیں آئی تھی جو مجھے، آپ کو اور تم خلیوں کو مجھے آئی تھی!!!!

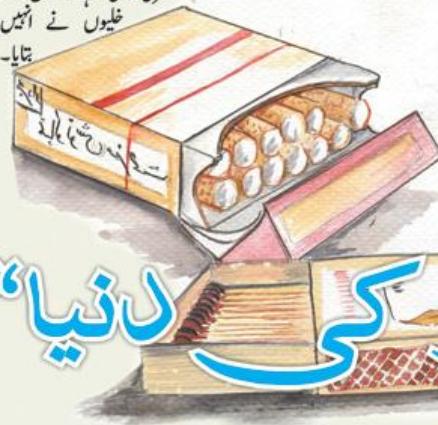
”جی، آپ اپنے حصے کی آسیجن لے لیں اور ہمیں پورے جسم میں بھیج دیں۔“ ایک علمی نے پھر کہتے ہوئے کہا۔

”ہاں ہاں، کیوں نہیں۔ تم جانتے ہو کہ یہ آسیجن ہمارے لیے پھر دل کی مانند ہے۔“

”ہم سب کو اپنا کام بہترین طریقے سے کرنے کے لیے اس کی ضرورت ہے، ورنہ تو ہم مر جائیں۔“ ساتا کہہ کر دل نے خون کو اور اورٹا (aorta) کے ذریعے رضا کے پورے جسم کی جانب روانہ کر دیا۔

”واہ، بھی واد، آج تو بڑی عمرہ آسیجن مل رہی ہے۔ خون باریک باریک رگوں کے ذریعے جنم کے جسم بھروسے گزرا تو سب ہی نے آسیجن کی تعریف کی۔“

”ہاں، آج رضا اپنے دادا کے کہنے پر بھلی دفعہ صبح کی سیر کے لیے لکھا ہے۔ اور جمیں تو معلمہ ہے کہ صبح فریباں نہ ہونے کی وجہ سے ہوا صاف ستری ہوئی ہے۔“ خون کے خلیوں نے انہیں تباہی۔



## ”اندر کی دنیا“

ساجدہ قلام

جو گلگ کرتے رضا نے خون میں موجود آسیجن لے لی اور کر صبح کی تازہ ہوا کو ایک گھرے سانس کے ذریعے اپنے ان کاہن بن ڈالیں اسی سائینے انہیں دے دے دل جو کام کے دوران اندر اتا رہا تو اس کے پھر دلے اور خون کے سرخ علمی آسیجن کو لے کر خون کے طبلے گندے ہو گئے۔

خوشی سے جھیں اٹھ۔ پھر دل نے جلدی سے تازہ آسیجن کو خلیوں کے حوالے کیا اور کاہن بن ڈالیں اسی سائینے ان سے لے کر سانس کے ذریعے باہر بھیج دی۔

”دل کو آسیجن پسند ہے نا۔ چلو شباش، اب اسے دل کے پاس لے جاؤ تاکہ وہ اضافہ کے ساتھ پورے جسم اور جسم کے عضوں اسے قائم کرو دیں۔“ پھر دل نے خلیوں سے کہا تو وہ ایسا نہیں میں سرپلا کا چھٹے کو دتے سے کاہن بن ڈالیں اسی سائینے لے کر سانس کے ذریعے جسم سے باہر بھی اور صاف ستری آسیجن لے کر آ جائے۔ دل کے پاس پہنچ۔ ”آہ، تم تازہ آسیجن لے کر آ جائے۔ دل انہیں دیکھ کر سرت سے دھڑک اٹھا۔



### خوشید عالم گوہر قلم

## مولانا خواجہ شہاب الدین عبد اللہ مرادی

### عظمت زین عالم، بلند مرتبہ و ذریعہ اور خطاطی کے استاد اعظم تھے

لیکن یہ دور پر لیں کافی صرف قلم کی تائید ہیں ہوتی تھیں کہ جب بادشاہ فارغ ہوں تو مولانا شہاب الدین کو اپنا تحریر کر دے سکتے تھے اس کے لئے خاص ہو جاتی تھیں۔ کیا بادشاہوں نے ان کے علم و فصل کی وجہ سے انہیں مختلف خطاط بھی دیجئے۔ جیسے مولانا کے اندر پچھے ہوئے ان علم فون کو باہر نکالا جو عبد اللہ مرادی کے اندر پچھے ہوئے تھے اور آپ کو میر مظفر بادشاہ نے ان کی دوستی اور علم و حکمت کی وجہ سے مولانا شہاب الدین کا خطاب دیا۔ کیا بادشاہوں نے اسی ہی شخصیات میں ہوتا ہے۔

عبد اللہ مرادی کرمان (ایران) کے باشندہ تھے۔ اس دور کے عظیم ایانی سلطان محمد حسین مظفر کے دربار میں اہل فن خطاطی کو بہت اہم مقام حاصل تھا۔ چنانچہ بادشاہ کے دربار میں جو بھی کسی علم و فن کے حصول پر درخواست دھاتا تو محمد حسین مظفر اس کو ضرور بول کرتے تھے اور طبلاء علم و فن کی مالی مدد بھی کرتے تھے اور ان کی تربیت کا سامان بھی کرتے تھے۔ چنانچہ دروان عظیم خواجہ مولانا شہاب الدین کو بھی فن خطاطی کے حصول کا شوق پیدا ہوا اور جب بھی اعلیٰ کے دوران ذرا بھی فراغت کا موقع ملتا تو وہ اس عظیم فن کی مشق لیا کرتے تھے۔ چنانچہ سائل کی کے پاس جب انہیں مددکار پیش آئیں تو وہ بھی ایک سائل کی حیثیت سے مظفر بادشاہ کے دربار میں جا پہنچے اور بادشاہ سے اس عظیم فن کے حصول میں مدد کی دو خواست کی تو بادشاہ نے اس مخصوص اور پاکزدہ خواہ کی تحریر کا حکم دیا اور خود اس بات کی اجازت عطا فرمائی۔

پھول بڑا مقبول۔ معیار، مقصودیت اور مقبولیت کے 21 شاندار سال



نہیں جی ہر روز رات کو جلاتے ہیں۔ میر ریڈر نے دریافت کیا۔ جناب تھی دیرینگ جلاتے ہیں۔ جواب ملاد۔ بس جی بھی لوئی وہ پذردہ کیونکہ لائیں کو دیکھنے کے لئے کہہ کس کوئی نہیں پڑھتا ہے۔ (عبد الرحمن فاروقی۔ ترجمہ محمد شاہ)

☆☆☆

وہ

ایک شاعر نے کسی میگرین میں اپنی لفظ شائع کروانے کیلئے ارسال کی جس کا عنوان تھا ”میں کیوں زندہ ہوں۔“ لفظ لوٹ کر واپس آئی۔ مدیر نے جواب لکھا تھا۔ اس نے کہ آپ نے لفظ پذردہ ڈاک بھجوائی ہے۔ (محمد طارق عاصم۔ جزاںوالا)

طریقہ

ایک مریض ڈاکٹر سے کہہ رہا تھا۔ ”ڈاکٹر صاحب میں اپنے مرض کی تکلیف سے درد رہ پر بیان ہوں اور اس سے مر جانا ہزارہا درد رہ بہتر سمجھتا ہوں۔ خوشی نہیں اور قانونی طور پر منوع ہے اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے علاج کرنا شروع کر دوں۔“ (علی سرفراز۔ نکانہ صاحب)

☆☆☆

ذمہ دار

ایک کمپنی کے ڈائریکٹر نے کہا مجھے ایک ذمہ دار شخص کی ضرورت ہے۔ امیدوار نے جواب دیا۔ مجھ سے زیادہ ذمہ دار اور کوئی ہو سکتا ہے۔ لذت شدہ نوں شہر میں پوری کی تین وارداں تھیں ہوئیں۔ ہر بار مجھے تھی ذمہ دار تھریا گیا

☆☆☆

الله تیرا اشکر

ایک خان صاحب شانگ کے لئے بازار گئے تو وہاں ایک چھنس ایک گھوڑے کی خوبیاں بیان کر رہا تھا۔ خان صاحب نے گھوڑے کو خریدنے کا ارادہ کیا اور اس کی خوبیوں کی بابت پوچھا۔ آئی فرمہ آپ اللہ تیرا اشکر کی تھیں گے تو یہ بھاگنا شروع کر دے گا اور اگر آئیں کہیں گے تو رُک جائے گا۔ خان صاحب نے پورے میدان کا یک لکھا کیا اور قیمت ادا کر دی۔ جھر جنہوں نے اللہ تیرا اشکر کا تو گھوڑے نے بھاگنا شروع کر دیا۔

☆☆☆



## مسکراہٹیں

### خص کا اظہار

بپ میئے سے بینا جب میں جھیں مارتا ہوں تو تم اپنا غصہ کیسے اتارتے ہو؟۔

بینا: با تھر دم میں جا کر۔

بپ: با تھر دم میں کیا کرتے ہو؟۔

بینا: بینا جو ہوں۔

بپ: کیوں؟۔

بینا: کیونکہ با تھر دم آپ کے تو تھر برش سے دھوتا ہوں۔

(جی ندیم۔ تاندیاں والہ)

### صف مطلب

ملازمت کیلئے ائمہ دیوبھورہ تھا۔ ایک امیدوار نے تمام

سوالات کے درست جواب دیئے۔ آخر میں ایک افسر نے دریافت کیا۔ ”یہ بتاؤ گا پاپ جی گا پاپ جی کم کم کیا مطلب ہے؟“

امیدوار نے افرادہ لیجے میں جواب دیا: ”جناب اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ حضرات مجھے ملازمت دینا نہیں چاہتے۔“ ( وجہہ صابر۔ قیج بیگ )

### خوش کے آنسو

ایک پروفیسر صاحب اور ان کی بیوی جھٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک دم زور کی آندھی آئی اور مکان کی

چھٹ کو اڑا کر لے گئی۔ جب آندھی کا زور ٹوٹا تو دونوں ایک پارک میں گردپڑے۔

پروفیسر صاحب نے بیوی کی گھولوں میں آنسو دیکھ کر پوچھا۔ ”روتی یکوں ہو؟ خدا کا شکر کرو ہماری جان بیٹھی تھی۔“

بیوی بولی ”میں روئیں رہی۔ یہ تو خوشی کے آنسو ہیں۔ آج ہم تین سال بعد کھنچے گھر سے لئے ہیں۔“ (عاصمہ محمد۔ ساہیوال )

### کارنامہ

فوہی افسر (جوان سے) تم نے جگ میں کیا کارنامہ انجام دیا؟ فوہی جوان:۔ جناب! میں نے مجھنے کے

سپاہی کی ناگ کاٹ دی۔ فوہی افسر: سر کیوں نہیں کاٹا؟ فوہی جوان: جناب اس کا سر پیلے ہی کٹا ہوا تھا۔ (جیبِ محمد خان۔ کندیوال )

### حشر

ایک سان کو پیار جانوروں کا علاج کرنے کے بہت سے گھر بیوک معلوم تھے۔ ایک روز ایک بڑوی اس کے

پاس آیا اور کہنے لگا۔ ”مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ میرا گھوڑا اچاک بہت زیادہ بیمار ہو گیا ہے اس

کے طبق میں پھر بڑا معلوم ہوتی ہے۔ ایک بار تمہارے گھوڑے کے طبق میں بھی گز بڑوہی تھی۔ تم نے اسے کوئی دوپالی تھی؟ سان بولا ”تاریخیں کا تیل۔“

”کیا کہہ رہے ہو.....“ پڑوی نے جیس سے پوچھا ”تاریخیں کا تیل،“

”ہاں ہاں..... تاریخیں کا تیل.....“ اسکے پڑوی کا مپا

☆☆☆

### کنایت شعار

ایک گاؤں میں بھلی پچھی اور ہر گھر میں بھلی کے بلب کا

دیئے گئے۔ میئے کے بعد میر ریڈر کو پہلے ہی کھر میں

ایک بھن سے دو جارہوں پاڑا۔ اس نے میئر پور کھا کر

میئر کی سویاں صرف چند یوٹ ناہر کر رہی تھیں جبکہ

میں بھلی کے ایک میئر ہو پوچھا تھا۔ میر ریڈر نے صاحب

خانہ کو بلا کر کہا۔ چودھری تھی آپ تھی جلاتے تھیں ہیں یا

نہیں؟ چودھری صاحب نے بڑے فخر سے کہا۔ کیوں

### مرتبہ: بحر اکرم

قارئین کی خوبی تحریروں سے جماعت رنگ سلسلہ  
(نوٹ: اپنی تحریریں کاغذ کے ایک طرف وہ تحریر  
الگ کاغذ رنگلہم توں پتے کے ساتھ لکھ کر بھجوں)۔

### جیرت اگلے دن اشیاء

(بیلہ اقبال - راوی پنڈی)

1۔ امریکہ کا مشہور ماہر عیاتیں اس کارے تھا۔ اس کا حافظ تھا اس کا حافظ کہ اس نے پھیکیں ہزار پودوں کے نام زبانی یاد کر رکھے تھے۔

2۔ "جویں میرے" کا نام نے ہزار پاہیوں کے نام بدل دیتھے۔  
3۔ "سرف اس میں" اپنی کاہوں کو زبانی لکھوںنا  
زیادہ پڑ دکتا تھا۔

4۔ ایرانی اگر ان جب کوئی بات یاد کرنا چاہتا تو اسے پا آواز بلند پڑھا کر تھا کہ اس کی شستہ کی خس (وقت سامع) اور رکھنے کی خس (وقت باسرہ) پر ترمیم ہوا وہ ہو گئی جاتی تھی۔  
5۔ "لارڈ بازرگ" کا وعیٰ تھا کہ اسے اپنے تمام اشخاص بانی یاد ہیں۔

6۔ مشہور مورخ "مکالے" کا حافظ سب سے بہترین خداوند اگر کسی کتاب کا ایک ورق دیکھ لیتا تو اس ورق کی فتوحات کو ذہن پر بھیش کے لئے نقش ہو جاتی۔ اگر کسی کتاب کا باب ایک مرتبہ پڑھ لیتا تو وہ باب سے لفظ پانچ بار ہو جاتا اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے "ملش" کی مشہور تصنیف "جنت مگھ" ایک ہی رات میں یاد کر لی ہی۔

7۔ "چارچ بڑے" صرف دس سال کی عمر میں اتنا قابل تھا کہ صرف دو منٹوں میں چار ہزار چار سو چالیس پونڈ کا چار سو چالیس دوں کے سائز سے چار نیصد سالانہ سے سو دوسرے پوتا دکتا تھا۔

8۔ "چارچی چیلکن" جو غاموش فلوں کا بے تاج پادشاہ تھا ایک پریس یکری ہو اور پریس ایجنت ملازم رکھا ہوا تھا۔ وہ سات سال تک اس کے ساتھ کام کرتے رہے۔ جب ملازمت چور کر گئے تو چارچی چلن کو ان کے نام سے معلوم نہیں تھے۔  
9۔ "سروالک سکائیں" کا حافظ بہت ناقص تھا۔ ایک مرتبہ انہوں نے اپنی ہی لفظ اس خیال سے لوگوں کے سامنے پیش کی کہا اسے بازن نے لکھا ہے اور اس لفظ کی بہت زیادہ تعریف بھی کروانی۔ (عظیم اول۔ ڈیل کاریگی سر جمیز بہر احمد)

### لباس

ارشاد نبوی (صلوات اللہ علیہ وسلم) سے

☆..... تم سفید کپڑے پہننا کرو۔ سفید کپڑا اچھی چیز ہے۔ اپنے مددوں کو سفید کپڑوں کا لفڑ دیا کرو۔

☆..... جو شخص یا کپڑا پہنے اسے چاہیے اگر طاقت ہو تو پرانے کپڑے بخرا کر دے۔

☆..... لباس کی سادگی ایمان کی علاحدوں میں سے ایک

# کھلکھل

لچک، معلوماتی اور  
رنگارنگ تحریروں کا مکالمہ

### کیا آپ جانتے ہیں

O ذیلہ غازی خان میں ایک چار پانی تھی جس پر بیک وقت تقریباً 1500 AD پڑھ سکتے تھے۔

O مشہور سائنس داں ایڈیں اس اور امریکہ کے سابق صدر آرمن باور دوؤں اخبار فروش تھے۔

O تاریخ میں چکنیز خان ایک ایسا فتح ہے جس نے تقریباً اڑتائیں لاہور ساٹھ پر امریکہ میں کا علاحدہ فتح کیا۔

O چین میں تقریباً پانچ ہزار روپیہ ہیں۔

O اسلامی مکلوں میں سب سے زیادہ روپیہ سوہان کا ہے۔

O ٹھرہ بہت تیز پر نہ ہے وہ ایک ہزار فٹ کی بلندی سے شکار کو کچھ کٹتا ہے۔

O دنیا کی بہترین کشاور مہر کیم جنمی میں ہیں۔

O ایران کی بلند ترین چوٹی کا نام مریما اور مدنہ ہے۔

O دنیا کے سب سے گہرے دریا کا نام دریاۓ ایمزوہن ہے۔

O دنیا کی سب سے خوبصورت بذرگاہ کا نام سندھنی ہے۔

O دنیا کی سب سے زیادہ تی جانے والی آواز اوزان کی ہے۔

O دنیا کا سب سے بڑا پیش قلام وہی پر (بحداد) میں ہے۔

O دنیا کا سب سے بڑا ایک عالمی بیک ہے۔

O ذیم سمندری دنیا کا وہ انوکھا دریجہ اور جبکہ پودا ہے جس سے گلابی رنگ کی ایک روشنی ہے جس سے کافی دور کا علاقہ منور ہو جاتا ہے۔

O تارڑی گریہت ایک اسی تھلکوں ہے کہ اس پختی کی جان کے جسم سے سارا پانی نکال دیا جائے تو پھر بھی یہ سو سال تک زندہ رہ سکتی ہے جب بھی پانی میں آئے تو زندہ اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

O افغانستان کا بلند ترین پہاڑ کوہ ہندوکش ہے۔

O دنیا کا سب سے بڑا دریا دریائے نہیں ہے جس کی لمبائی 4160 میل ہے۔ (حیرانکول۔ یہ)

### معلومات

☆..... بکری کا ایک پونڈ کا جالا اتنا بہا ہوتا ہے کہ زمین کے گرد پینٹا جاتا ہے۔

☆..... دنیا میں سب سے زیادہ بندہ بھارت میں ہیں۔

☆..... چکوں میں سب سے کلیدی پکر میں ہوئی ہیں۔

☆..... بالیڈنڈو پولوں کی سرزی میں کہا جاتا ہے۔

☆..... دنیا کا سرور ترین مقام سائیبریا ہے۔

☆..... انسانی خون پانی سے چھ گناہماری ہوتا ہے۔

☆..... گدھے کوہ سے پانچ صاروں نے پا لچاون رہا۔

☆..... انسانی جسم کے بال رات کے مقابلے میں دن کو تجزی سے بڑھتے ہیں۔

(رافع فضل گورچانی۔ راجمن پور)



## چڑال کے بارے میں معلومات

عمر پہلا ہو رہا

### تاریخی لحاظ سے ساخت کیلئے مزود مقام

1969ء تک چڑال مالا کنڈ ایجنسی میں شامل تھا۔  
1970ء میں یہ پاکستان کا حصہ اور دیگریا۔

### چڑال میں رہائش کی سہولیات

اگر آپ چڑال جائیں گے تو آپ کو خداوند کا جگہ  
سے گزر جانا ہو گا۔ اگر آپ کو رام کی ضرورت محسوس ہو گی تو جگہ جگہ بیٹھ باوس بنے ہوئے ہیں۔

### چڑال کے قدرتی مناظر سے آگئی

چڑال ہندوکش کے پہاڑی سلسلے میں گھری ہوئی ایک دلکش وادی ہے۔ ترچ میر او روشن اسکی سب سے مشہور چھوٹیاں ہیں۔ سرمنگی بادلوں کے سامنے میں یہ چھوٹیاں بہت خوبصورت لگتی ہیں۔ چڑال بہت ہی خوبصورت جگہ ہے۔

### چڑال تک پہنچنے کا راستہ اور ہاں کا مومس

چڑال میں بہت سردی ہوتی ہے اور پہاڑوں پر برف بھی رہتی ہے۔ اگر آپ راولپنڈی سے جائیں گے تو ایسے آبادائے گا جو بہت ہی خوبصورت جگہ ہے۔ ابتدہ آباد سے آپ مظفر آباد پہنچیں گے جس کے بعد چلاں آئے گا جہاں بہت دلکش مناظر ہیں۔ اس کے بعد آپ گلگت پہنچیں گے جہاں کا منظر ہی پکھا اور ہے۔ اس کے بعد آپ یا میں سے ہوتے ہوئے چڑال تک جائیں گے۔

### احترامی مدعاہر

اگر آپ چڑال جائیں گے تو اپنے ساتھ گرم پتے اور دویات وغیرہ رکھنے جو کہ آپ کے کام آئیں گی۔ اگر آپ ترچ میر او روشن وغیرہ کی چھوٹیاں یا پھر کسی پہاڑ پر چھیس گے تو آپ کو سانس لینے میں مشکل ہو گی اس لئے اپنے ساتھ آسیجن پہنچ لے جائیے گا اور ہاں چڑال جانے لیں آپ جپ پر بھی جا سکتے ہیں۔

## گمشدہ اونٹنی

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ درویش سے پہلی ایک بہت بڑے ملک کے بادشاہ تھے میں اس وقت بھی دن رات سوچتے رہتے کہ اللہ تعالیٰ سے قسمی طعن کیسے قائم ہو سکتا ہے؟ ایک رات وہ شاہی محل میں اپنے کے بستر پر آرام کر رہے تھے اور چاروں طرف سایہ پر ہو رہے تھے۔ اچاں ان کی آنکھیں حکل کی اگئیں محل کی چھپت پر لوگوں کے چلے پھرنے کی اواز سنائی دی تو وہ اونچ کر چھپت پر نکلے۔ وہاں نورانی شکلوں والے آدمی دیکھے۔ پوچھا کہ ”تم کون لوگ ہو؟“ اور اس وقت یہاں کیا کہا رہے ہو؟“ انہوں نے عالمی سے گرد نیم خم کر کے کہا ”اے بادشاہ ادھم! ہم اپنی گم شدہ اونٹنی خلاش کر رہے ہیں۔“ بادشاہ نے جمرت سے پوچھا کہ ”اونٹنی بھلا شاہی محلات کی چھپت پر کیسے چڑھنی سے ہے؟“ انہوں نے جواب دیا کہ ”اے بادشاہ ادھم! اگر اونٹنی محل کی چھپت پر نہیں چڑھنکتی تو ٹوٹ کے شاہی جخت پر بیٹھ کر خدا کو ڈوڈنے سکتا ہے بادشاہ نے یہ سات سنی تو فوراً ارادہ کر لیا کہ وہ جخت تناج کو چھوڑ کر دو۔ اسی احتیاک کے لئے کیوں کاس پر بیٹھ کر خدا نہیں مل سکتا۔ اس کے لئے محنت شاق کی ضرورت ہوتی ہے۔ خود سے اور شیطانی خواہشات سے لڑنا پڑتا ہے۔“ (ملیر فن۔ فیصل آباد)



## ہیلی کاپٹر

ہیلی کاپٹر ایک خاص قسم کا ہوائی چہاڑا ہوتا ہے جو عام ہوائی چہاڑا کی نسبت اپنی جگہ سے عمودی طور پر اٹھ جانے کی صلاحیت رکھتا ہے جبکہ دوسرے تمام ہوائی چہاڑے میں رن وے پر دوڑنے کے بعد یہ آف کرتے ہیں۔ ہیلی کاپٹر کے اپر پر ایک لگے ہوتے ہیں جو داکیں باہیں گردش کرتے ہیں۔ اس قسم کا اولین چہاڑا 1872ء میں سامنے آیا۔ 1923ء میں پہلی مرتبہ راول ذی پیکارانے اپنے ایجادہ کروہ ہیلی کاپٹر کی کامیاب پرواز کی۔ پیکارا کا 1937ء میں ایک عام ہوائی ہڑکے خادم میں انتقال ہو گیا۔ (گاشن اسلام۔ جہسواری)

### جوابات پہلیاں

- (1) سیب (2) انار (3) جامن (4) آم (5) کیلا (6) ناریل
- (7) شہرت اور آم

**جون کے مینیں میں منائے جانے والے عالمی دن**  
آئتے ہیں۔ نام نہاد گرمیاں مظہر عام پر آئی جاتی ہیں لکھنؤں کوئی ریت ہے۔  
علیٰ اقدامات نہیں کے جاتے۔ میں خرد ہو جاتے ہیں۔  
بھجوں تو پر نیا طوضع ہوتے والا دن بڑا ہم ہوتے ہیں۔  
لکھنؤں پر مذاقے جانے والے اور جارجی دن کی اپنی اہمیت  
لکھنؤں عالمی سلسلے پر مذاقے جانے والے اور جارجی دن کی اپنی اہمیت  
لکھنؤں پر مذاقے جانے والے دن بڑا ہم ہوتے ہیں۔  
بھجوں سے جریٰ شفت لی جاتی ہے  
بھجوں سے عالمی سلسلے پر مذاقے جانے والے دن مندرجہ ذیل ہیں۔  
اس سیمینے میں عالمی سلسلے پر مذاقے جانے والے دن مندرجہ ذیل ہیں۔  
اواداں پاپوں کا حرام پنچ کریں  
اواداں پاپوں کے سائل میں ہوتے ہیں۔  
مہاجرین کے سائل میں ہوتے ہیں۔  
مہاجرین تو پر نیا طوضع ہوتے ہیں۔  
موبیکی فرع غیر ملکی پاٹ۔  
موبیکی فرع غیر ملکی پاٹ۔  
عطا خون کا پنچ کا دن 5 جون  
عطا خون کا پنچ کا دن 6 جون  
عطا خون کا پنچ کا دن 12 جون  
عطا خون کا دن 14 جون  
پاپوں کا دن 15 جون  
مہاجرین کا دن 15 جون  
موبیکی کا دن 21 جون  
اواداں شیخات کا دن 26 جون  
بھجوں کے مینیں میں منائے جانے والے دن بڑا ہم ہوتے ہیں۔  
بھجا تم ہمارا روشن مستقبل ہوتا ہی مسفلت کے بیمار ہو۔  
پاکستان میں بھی یہ دن سرکاری، غیر سرکاری، بھی اور غیر مختلط اور چالی کو شعار بنا دا اور علیٰ اقدامات پر خصوصی توجہ دو۔ اللہ طکھوں پر منائے جاتے ہیں۔ طکھوں لکھنؤں میں بھیں تھیں اور میاں تھیں تھاں کی مدد آپ کے سماج ہو۔  
عبد العزیز چشتی



## یہ ہے سائنس کی دنیا

گری داؤں سے بچنے کے لئے جلد کوٹھک اور  
خندے رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پاؤڑا اور کپیس  
لائے والے مرکبات بھی مندرجہ ہیں۔ ایک نکد شیش  
ماہول گری داؤں سے بچنے کے لئے موزوں رہتا ہے۔  
**مگر حارث خان۔ مویں جیل، میانوالی**  
**سوال:** قمری مینے کے پلے چودہ دن چاند بڑھتا اور  
پھر گھنٹا کیوں ہے؟

جواب: جیسا کہ اکثر لوگوں کو معلوم ہے کہ چاند  
ہماری زمین کے کردار کرتا ہے اور یہاں پورا دوسری بیا  
جوہ: ۲۹.۵۳۰۵۸۸۲ دنوں میں مل کرتا ہے، نیا چاند ہمیں  
بالکل باریک نظر آتا ہے کیونکہ اس وقت سورج کی روشنی  
اس کے دوسری طرف ہوتی ہے اور ہمیں اس کے ایک  
کنارے سے ہی منکس شدہ روشنی نظر آتی ہے، جوں  
ہوتے ہیں۔ ان غدووں کے سروں سے باریک نالیاں  
جوں چاند کی پوری شکل آتی ہیں۔ گرسوں میں انسانی  
روشن نظر آتا ہے۔ 7 دنوں میں ہمیں آواہ چاندروں نظر  
دریج کرات برقرار رکھنے کے لئے پیدا نہیں والے  
غدوں زیادہ پیدا نہیں تھے اس کا جلد پیش آئے اور  
بخارات بننے ہوئے جسم کو خندک پہنچائے میں پیکل کی  
وجہ سے اگر پیشہ کرنے والی نالیاں بند ہو جائیں تو پیشہ  
رک جاتا ہے اور پھر پچ سو جن اور دادیے پیدا کرتا ہے۔  
داونوں والی چلہ پر چھلکی بھی ہوتی ہے۔ اگر دنے نہ ہمیں  
تین تو جلد پر سرپی آجائی ہے اور چھلکی ہوتی ہے۔ گری  
وانے زیادہ تر گرم مرطوط آب و ہوا والے علاقوں میں  
بپھن اوقات ضرورت سے زیادہ گرم کپڑے پہننے ہمیں  
جسم پر یہ دنے غدوار ہو جاتے ہیں۔ اگری دنے خصوصی  
طور پر ان چیزوں پر زیادہ غدوار ہوتے ہیں جیسا جلد جلد کو  
چھوٹی ہے، جیسا کہ ناٹھوں کے اندر وہی ہے، بلوں کے  
چاند کا زمین کے کردار کرنا پہلی دفعہ اہم کرتا ہے۔

### ہوی (Black Hole)۔

ستارے جتنے بڑے ہوں گے اتنا ہی ان کی زندگی کم  
ہوگی۔ ہمارے سورج کی جسامت سے 25 سے 50 گنا<sup>بڑی</sup>  
بڑے ستارے صرف چند لیکن سال ہی روشن رہیں گے  
کیونکہ وہ اپنا اپدھن بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں۔  
ہمارے سورج جیسے ستارے تقریباً 10 بیکن سال تک  
روشن رہیں گے۔

### مختال (Magnetar)۔

### سوال: موسم گرامیں جسم پر دانے کیوں نکل آتے ہیں؟

جواب: موسم گرامیں جسم پر داؤں کا ظاہر ہونا پیدا  
نکالتا ہے، باریک تالیوں کے بندھوئے کی وجہ سے جوہتا ہے  
انسان فی جلد میں پیدا کرنے والے غدوں موجود  
کنارے سے ہی منکس شدہ روشنی نظر آتی ہے، جوں  
ہوتے ہیں۔ ان غدووں کے سروں سے باریک نالیاں  
نکلیں جوں کلک کلک آتی ہیں۔ گرسوں میں انسانی  
روشن نظر آتا ہے۔ 7 دنوں میں ہمیں آواہ چاندروں نظر  
دریج کرات برقرار رکھنے کے لئے پیدا نہیں والے  
غدوں زیادہ پیدا نہیں تھے اس کا جلد پیش آئے اور  
بخارات بننے ہوئے جسم کو خندک پہنچائے میں پیکل کی  
وجہ سے اگر پیشہ کرنے والی نالیاں بند ہو جائیں تو پیشہ  
رک جاتا ہے اور پھر پچ سو جن اور دادیے پیدا کرتا ہے۔  
داونوں والی چلہ پر چھلکی بھی ہوتی ہے۔ اگر دنے نہ ہمیں  
تین تو جلد پر سرپی آجائی ہے اور چھلکی ہوتی ہے۔ گری  
وانے زیادہ تر گرم مرطوط آب و ہوا والے علاقوں میں  
بپھن اوقات ضرورت سے زیادہ گرم کپڑے پہننے ہمیں  
آنے سے سورج گرہن واقع ہوتا ہے اور زمین کے سورج  
اور چاند کے درمیان میں ہونے سے اس کا سایہ سورج پر  
پڑتا ہے اور چاند گرہن پیدا ہوتا ہے۔ اسلامی لکھاری میں  
چاند کا زمین کے کردار کرنا پہلی دفعہ اہم کرتا ہے۔

”امتحن برائے تعلیم لاہور“ کے تعاون سے مندرجہ  
بالا عنوان کے تحت ایک سلسلہ کی ماہ نکل باہتمام  
”پھول“ میں جاری رہا۔ اس سلسلے میں قارئین کو  
سائنس کے مختلف معلومات کیم پہنچائی جاتی تھیں۔  
سائنسی ساتھیان کے سوالات کے جواب بھی دیئے  
جاتے تھے اور اہم سوالات کے جوابات ”پھول“ میں  
میں شائع بھی کئے جاتے تھے تاکہ دوسرا پڑھنے  
والے بھی مستفید ہو سکیں۔ اب یہ سلسلہ دوبارہ شروع  
کیا جا رہا ہے۔ دلچسپ اور اہم سوال کرنے والے  
تین سائیکلوں کو پہلے 300,500 اور 200 روپے  
کی کتب انعام پہنچائی جائیں گی۔ سوال پہنچانے والے  
 تمام سائیکلوں کو جوابات انفرادی طور پر پذیریہ ڈاک بھی  
ارسال کئے جائیں گے۔ سوالات مہتمم ”پھول“ کے  
پتے پر پہنچوائیں۔ بہراہ کو پن آنحضرتی ہے۔

### ساجد انور ملک

### علی یہ محقیق۔ مددی بہادر الدین

### سوال: ایک روشن ستارے سے مکمل طور پر روشنی فتح ہونے کے مراحل کی دنیا ہے؟

جواب: ستارے پہلے ہیں جوں وہ پرانے  
ہوتے جاتے ہیں اسکے اندر وہی حصے کے ایڈھن (پبلے)  
ہائیڈر ہومن اور پھر ہیمین گیس (پبلے) کے ختم ہونے پر اندر وہی  
حصہ سکرتا ہے۔ یہ وہی پہلی ہیں اور یہ یخنی ہوتی  
جاں ہیں سائنسی ساتھی روشنی کی ماند پڑ جاتی ہے،  
آخر کاری پھٹ جاتا ہے۔

### ایک ستارہ آخر کار کا لے بونے (Black Dwarf)

(Neutron Star) یا  
بیک ہرول (Black Hole) کی شکل اختیار کر سکتا  
ہے لیکن اس کا انحصار اسکی جسامت پر ہوتا ہے۔ جسامت  
کے لحاظ سے ستاروں کی موت کے مراحل پہلے اس طرح  
ہوتے ہیں۔

### (1) سورج جیسے ستارے (Jasmat سورج سے ڈیڑھ گناہے لم) ریٹ جائیٹ (Red Giant)

پلانetary Nebul (Planetary Nebul) سے سفید بونا

### BLack (White Dwarf) اور پھر کالا بونا (White Dwarf)

(Huge Stars), 2. بڑے ستارے (Huge Stars)

سورج کی جسامت سے ڈیڑھ گناہے تین گناہے۔ ریٹ

### پھر جائیٹ (Red Super Giant) سے سوپر

Nova (Supernova) سے شوڑوں ستارے

### (Neutron Star) 3. بہت بڑے ستارے

Giant Stars (Giant Stars) ( Jasmat سورج سے تین گنا

### سے بڑے ریٹ پھر جائیٹ (Red Super Giant) پھر بیک

(Super Nova) (Super Nova) (Giant

آپ کی پسندیدہ شخصیات کے آنکراف۔۔۔ آپ کے پاس  
ٹھوڑی شخصیات کے آنکراف مال کرنے پر ان کا فون ہوتا ہے۔ ہم نے جوں لوگوں کا اسیر رکھا ہے جس کی ایم جی سیٹس کے  
رسائیں ملکی ہوتی ہے، آپ کی بھلی کو فور کر کے ہوئے ہم نے ٹھوڑا اور ام جی سیٹس کے آنکراف ان کی تھانے کے  
ساتھ آپ کے پہنچانے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ یا آگر ان کا آپ اپنی آنکراف کب پر چھاپ رکھے ہیں اور آپ اپنی  
پسندیدہ شخصیت تاکہ ہم ان کے آنکراف مال کے پسکھنے کیلئے کہے ہوں گے۔

”پھول“ وہ کہدا ہے۔۔۔ جو کسی کے خواب و غیال میں بھی نہیں ہوتا۔

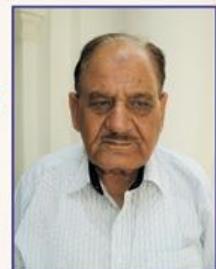


اسم بھٹی  
ڈپل پرنسپل پاک ترک  
انٹریشنل سکولز ایمڈ کالجز۔ لاہور

”سونا، کھانا اور بولنا کسی  
سوچنا، کام اور عمل زیادہ“  
  
29 اپریل 2011ء

ماہنامہ ”پھول“، پھول کی پھولوں بھروسی زندگی میں  
قوچی جذبہ اور کردار کی اعلیٰ صلاحیتیں پیدا کرنے میں  
چودھری محمد اکرم برار  
پرو اونسل کو آرڈی نیٹر  
انیاں حیثیت رکھتا ہے۔ ہمارے قائد اعظم محمد علی جناح  
پر اونسل کو آرڈی نیٹر  
نے قوم کی رہنمائی کے لیے ہمیشہ پھول کو تربیتیں دیں۔

19/5/2011



ویسٹ ایجنٹ چودھری  
مینگ ڈائریکٹر LWMC

اُج کے پاکستانی بچے کھل کے پاکستان کے محکموں میں  
ایپنے شہر، گھر اور علاقے کی صفائی میں پھول کا رکاردار  
بہت ایم ہے۔ لاہور شہر کی صفائی میں ہمارا  
سماحترا دریں اور خدمداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے  
ایپنے ارگنائزیڈ صفائی کی سورجخال میں تبدیلی کا پہنچ  
نیا دور صاف سنتھرا لاہور  
لاہور ولیمٹ مینگنیٹ کمپنی

7/5/2011



## طلبا کی تصوراتی اور فنی نمائش قبل تعریف ہیں: تصدق حسین کھوکھر

اساتذہ اور طلباء کی کارکردگی مثالی ہے: عصمت اللہ چیز

جونیئر طلباء کی طرف سے ایسا عمدہ کام کم ہی دیکھنے کو ملتا ہے: شعیب مرزا

ہمارے طلباء یونیورسٹی اور ملک کا نام روشن کریں گے: ثوبیہ تویہ، امیر رازاق

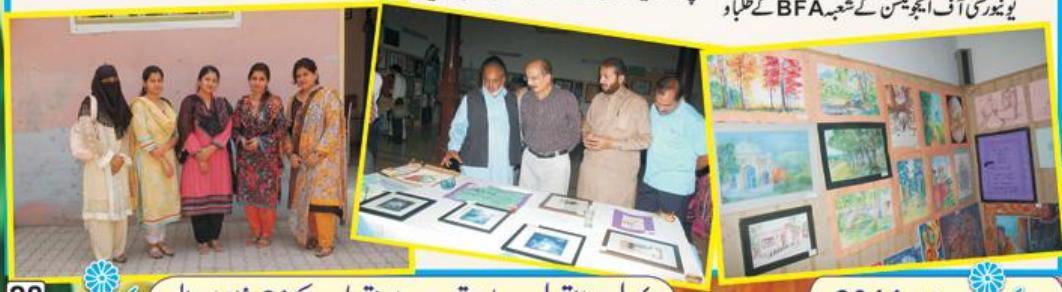
شعبہ فائن آرٹس یونیورسٹی آف انجینئرنگ کیش میں مصوری کی نمائش

طالبات نے بڑی محنت اور مہارت سے فن پارے تحقیق جائیں گے۔  
واسک پر پبل عصمت اللہ چیز مدنے بھی طلباء اور اساتذہ کے تھے اور انہیں خوبصورت انداز سے ڈپلے کیا گیا تھا۔  
طلباء نے تصاویر کے ذریعے انسان کی اسلامی تعلیم سے وابستگی، صوفی ازم، معاشرے کے کھوکھلے پن، غربت اور سایکی انتشار کی عکاسی کی تھی۔ اچارچ فائن آرٹ  
ڈپلائرٹسٹ ثوبیہ تویہ اور امیر رازاق نے بتایا کہ طلباء کا یہ کام چار سیمسٹر زمانے بعد کا ہے جبکہ یہ طلباء یہاں داخل ہوئے تھے تو آرٹ سے بالکل ناواقف تھے۔ آج ان کا طلباء کے فن پارے نمائش میں رکھے گئے تھے ان کے نام یہ ہیں۔ افضلی بٹ، رمیزہ رحمان، طاہر، طبیبہ رفیق، وجہہ قاسمی، ولیجہ رحمان، طبیبہ جہل، فائزہ زاہد، فائزہ ارشد، افتم خادم، افتم شاہد، اقراء خالد ان کے علاوہ اتنی نیچر زانم مخدود اور نادیہ احسان کے فن پارے بھی رکھے گئے تھے۔

یونیورسٹی آف انجینئرنگ کیش لور مال کیپس کے شعبہ فائن آرٹ میں 4 روزہ نمائش کا افتتاح ادارے کے پرپل تصدق حسین کھوکھر نے رہنمائی کیا۔ ان کے ہمراہ مہمان خصوصی کے طور پر پھول میگرین کے ایڈیٹر محمد شعیب مرزا بھی مدعو کئے گئے تھے۔ یہ نمائش ادارے کی تاریخ کی سب سے بڑی نمائش تھی جس میں ایک ہزار پینٹنگز کی تھیں جو اچارچ فائن آرٹ ڈپلائرٹسٹ شعبہ تویہ اور امیر رازاق کے زیرگرانی ہائی گریڈ تھیں۔ یہ نمائش تھیسپر اجیکٹ کی پینٹنگز پر مشتمل تھی جن کے موضوعات یہ تھے۔

اسلامی و عربی آرٹ، لینڈ اسکیپ، سراپ، صوفی ازم، مغل آرٹ، منی ایچ، پورٹریٹ، فن خطاطی، لاہور کے دروازے وغیرہ۔ مہماںوں میں لکھ کے مشہور آرٹسٹ شامل تھے۔ نیز گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، کوئٹہ، میری کالج، حمایت اسلام کالج، بنیان، پیشگش کالج آرٹ آرٹس، کالج آرٹ اینڈ ڈیزائن، نقش سکول کے مشہور آرٹ کے اساتذہ اور طلباء اور طلباء کے علاوہ کوپری ڈیگری، ایجیاڈ آرٹ گلری اور ہائل آرٹ گلریز کے کیوریٹر کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

یونیورسٹی آف انجینئرنگ کے شعبہ BFA کے طلباء



# انوکھی کہانی

کھائے؟

جائیں کہنے گی۔ ”لدو۔ جیڑے برفی، فلائقہ جلیبیاں، گلاہ جامن سب گھر پر موجود ہیں لیکن مٹھائی اس شرط پر ملے گی کہ آپ مجھے کوئی کہانی سنائیے۔“

ختر نے کہا۔ ”کہانی سنانا کون سی بڑی بات ہے؟“ جائی نے جواب دیا۔ ”کہانیاں تو مجھے بھی میںوں یاد ہیں لیکن میں کوئی ایسی بات سننا چاہتی ہوں جو نہ کسی نے رسمی نہ سمجھی ہو؟“

ختر نے سکرا کر کہا۔ ”تم مٹھائی تو لا کہانی بھی سن لینا۔“ تھوڑی دیر میں جائی مٹھائی لے کر آئی اور کہنے گی۔

اب اپنا دعہ پورا کیجھے۔“

بڑھے برھن نے ایک قبضہ لایا پھر کہنے لگا۔ ”میں



مدت ہوئی دہلی کے قریب ایک چھوٹے سے گاؤں میں دو بُرے سمن رہتے تھے ان میں سے ایک کا نام ختر تھا اور دوسرے کا مراری۔ ختر تھے میں مراری کا پیچا ہوتا تھا۔ ان پر کوئی ایسی پڑھائی کے مجبور ہو کر گھر سے لکھا چکا۔ میں اخبار نویس کی حیثیت سے ہوا دہلی سے 1935ء میں اک ادبی مجلہ ”آ قاب“ کے نام سے جاری کیا۔ لاہور آ کر تھی بڑے اخبارات (زمیندار، احسان و غیرہ) میں کام کرتے رہے۔ لاہور سے آپ نے

1936ء میں مشہور ادبی فکری ہفت روڈہ ”شیرا“ بھی جاری کیا۔ 1940ء میں آل انڈیا ریپورٹر کے ساتھ ہجھ کے تھی تھے۔ ان کے ہاں کوئی مہمان چلا جاتا تو اس کی بڑی خاطر کرتے تھے۔ جائوں نے ان دونوں کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ ایک مراری کو اپنے ہاں لے گیا اور ختر کو کھیا کے ہاں کھجھ دیا۔

کھیا گھر پر موجود نہیں تھا لیکن اس کی بڑی ختر کے ساتھ بہت اچھی بیٹی آئی۔ اسے بہت اچھی جگہ لا بھایا پھر کہنے لگی۔ ”آپ کیا کھائیں گے؟ دال روٹی یا مٹھائی؟“

ختر بولا۔ ”میں مٹھائی مل جائے وہ دال روٹی کیوں

چراغِ حسن حضرت



پھول کے  
سندرہ جہاڑی

پھول 12 جون۔ محنت کش پھول کا عالمی دن۔

چراغِ حسن حضرت 1904ء کو پوچھ (بیمار) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مٹھائی اسکول میں حاصل کی، پھر عرصہ شملہ میں پڑھاتے بھی رہے۔ عملی زندگی کا آغاز کلکتہ میں اخبار نویس کی حیثیت سے ہوا دہلی سے

1935ء میں اک ادبی مجلہ ”آ قاب“ کے نام سے جاری کیا۔ لاہور آ کر تھی بڑے اخبارات (زمیندار، احسان و غیرہ) میں کام کرتے رہے۔ لاہور سے آپ نے

بھی جاری کیا۔ 1940ء میں آل انڈیا ریپورٹر کے ساتھ ہجھ کے تھی تھے۔ اس کے ہاں کوئی مہمان چلا جاتا تو اس کی بڑی خاطر کرتے تھے۔ جگ کے بعد لاہور میں اپنے بیٹے کے ساتھ میں اپنے مفتر رہوئے۔ سندرہ جہاڑی آپ کا شہر قلمی نام تھا۔ زندگی کے آخری دو تین سال کارپی میں قیام رہا۔ دہلی ریپورٹر کے لئے قومی پرولیم مرتپ کرتے رہے۔ ریپورٹر سے علیحدگی کے بعد سلووں برڈھت پنی کے لئے دری کتابوں کے تراجم بڑی خوبی اور مہارت سے کئے۔ پیدا ہو کر لاہور آگئے۔ 26 جون 1955ء میں انتقال کیا۔

ہزارہ اخباری کالموں کے علاوہ کئی مشہور کتابیں آپ کی یادگار ہیں جن میں سرگزشت اسلام، حیات اقبال، مرد دید، حدیث حضرت امام حنفی، حنبل، قاسم نکار، پرہت کی بیانی، روزی کے خطوط وغیرہ مشہور ہیں۔ پھول کے لئے دو دورِ حسن سے زائد کتابیں اور ایسی خوبصورت نظریں بھی تخلیق کیں۔ ان کتابوں میں قائد اعظم تھیں دریا اور میر کہانیاں، طرابلس کی شہزادی، بے ابھا مقبول ہیں۔ علامہ اقبال کی خوشی پر چراغِ حسن حضرت نے پھول کے لئے تاریخی کہانیاں اور سوائی کتابیں پختہ کر کے۔ ان چھوٹی کتابوں کے انداز پہاں اور زبان نہایت ملیں اور دل نہیں ہے۔ ان میں پھول کی تربیت اور تمیرت کے پہلو کو مفہوم رکھا گیا۔ کہانیاں پر لفظ ہونے کے ساتھ سبق آموز بھی ہیں۔ پھول کا وار و وزیر پہاں کھانے اور حزیرہ طالعہ کی طرف راغب کرنے میں بہت مفید ہیں۔

پاخوارہ نہ لکھنے میں آپ کا جواب ہیں۔ آپ بہت اچھے شاعر بھی تھے اور دو ادب و مخالفت میں آپ کی لطافت نگاری کے اڑات آج بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔



جانتی نے جواب دیا "اب اس وقت میں پہل کہاں پوچھ کر اٹھایا اور ہاتھ پکڑ کر گھر لے چلا۔ اب مراری کا قصہ سنئے۔" سے لادیں" نے تمہارا دل رکھنے کو پوچھی ایک بات کہہ دی تھی۔ وہ وہ ایسی کہانیاں کوں سن سکتا ہے جو کہ کسی نے دیکھی نہیں ہوں۔ کہانیاں صرف دو تمم کی ہوتی ہیں۔ آپ بیٹی اور مراری نے کہا "ایمی ایمی مجھے لگی میں ایک خواپنچے وہ کھانا کھا کر اتنا کہ کھیا کی ماں آگئی۔ پوچھنے لگی۔" جگ بیتی۔ کہو آپ بیٹی ساؤں یا جگ بیتی۔" والا مقام کے پاس کوئی گزر بھر لبی جھوری ہیں ہیں، جن "میرا بیٹا اور بہو کہاں ہیں اور تم کون ہو؟" "مراری بولا" کی عکھلی سوا اگزینی ہے ابھی تو وہ مشکل سے لگی کے کھڑا میں آپ کا بیرہمن ہوں ہوں۔ آپ کا بیٹا اور بہو ابھی بہر گئے ہیں۔ سنا ہے کہ ان کا لوگی رشتہ دار مر گیا ہے۔ آپ میں تھری ہے میں انہیں خلاش کرنے جاتا ہوں۔" جانتی اسے وہی چھوڑ کے خواپنچے والے کی خلاش میں لکھی ہے ادھر گئی اور ادھر مراری نے مٹھائی پر جھٹے جو شنڈے گھر کے سدھاری ہے۔ یہ مٹھائی تو اسی کو مٹے لگی جو بڑھانے کے ساتھ مٹھائی ختم ہی کی جھکی کی کھیا آ دیا۔

لکھاں اپنی بیوی اور برادری کے کچھ لوگوں کو لے کر گھر پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی ماں محن میں چنانی پر بیٹھی ہے اور چالا چلا کے رہو رہی ہے۔ سب نے سبھا مراری بولا" آپ نے مجھے نہیں پہچانا میں آپ کا بر کہ وہ کچھ کھانے پیے بغیر انہ کھڑا ہوا اور راتی کے کنج گل کوچوں سے ہوتا ہوا اس جات کے ہاں پہنچا جہاں اس کا بیٹھیجا مہمان تھا۔ مراری اسے دیکھ کر کہنے لگا "آپ اتنی جلدی کیوں چلے گئے؟" شنڈر کچھ کہنے لگیں جانتی کے تیر کو دیکھتے شہر میں ساکتے تو اسی روٹی کی کھانیے اور خشطے کی جھکی کوئی اونکی پہنچانے لگا۔

پڑی۔ سوچا اس سر پھری مورت سے بحث کرنے کا کیا فائدہ؟ بہتر نہیں ہے کہ یہاں سے جل دیں۔ یہ سوچ کر ہم ہوں آپ کی بیوی مجھے اکیلا ٹھوڑے کے ابھی ابھی کہیں گئی ہے لیکن اسے کچھ جلدی تھی کہ مجھے کچھ کھانے کو بہتیجا مہمان تھا۔ مراری اسے دیکھ کر کہنے لگا "آپ اتنی جلدی کیوں چلے گئے؟" شنڈر بولا "پسلے یہ تباہ تھے لکھانا تو نہیں کھایا۔"

مراری نے جواب دیا "ایمی کھانا تیار کب ہوا ہے؟" شنڈر کہنے لگا "جب تو بہت اچھا ہوا۔ بات یہ ہے کہ کھیا کی بیوی میرے لئے مٹھائی تیار کر رہی ہے تو تمہاری برج جوان ہوتا تو پیٹھ بھر کے مٹھائی کھاتا لیکن دو متر برس کی عرض ہے نہ مدد میں دانت نہ پیٹھ میں آنٹ مٹھائی ہضم کیے ہو گی۔ اس نے سوچا کہ تمہیں اپنی جگہ کھیا کے ہاں کیوں نہ بچ دوں یہاں جو کچھ مل جائے گا اسی پر گزر کر لوں گا۔ کوکھانے میں کتنی دیر ہے؟" مراری نے کہا "بس ابھی تیار ہوا جاتا ہے۔" پڑھارہمن مسکرا کے بولا "اچھا تم کھیا کے ہاں جاؤ۔ میں یہاں انتقال کرتا ہوں۔"

مراری بولا "آپ نے مجھے نہیں پہچانا میرے پچا کے وہ بھی رک گئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے "ایسی اونکی کھورتم نے بکھی دیکھی ہے۔" نے جو ابھی ابھی یہاں سے گئے آیا مجھے اپنی جگہ مٹھائی کا دیکھانہ تا اور اپنی بیوی کے سر پر تے ایسا ٹھاں جایا کہ بٹھایا پھر کہنے لگی "مٹھائی کھانا ہے تو تمہیں کوئی ایسی بات اور جنگ مار کے گر پڑی اور جنگ تھی ہے ہوش ہو گئی۔ اس نے ان کی آرزو پوری کر دی۔" جب لوگوں کو اصل حال حملہ ہوا تو سب نہیں پڑے اور مراری کی چیخ سن کر بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ بعض نے کھیا کو برا بھلا کرنا شروع کر دیا بعض نے لہا کہ جانتی کی تعریف کرنے لگے۔ فتو ہے۔ ابھی ابھی تو گزر بھر لبی جھوری ہیں خلاش کر رہی جاؤں نے ان دو دوں پیچا کیتھے کی ایسی خاطر کی کہ وہ نہیں کھانی کوئے کر کیا کروں؟"

”پاک چین دوستی ہمالیہ سے بلند اور سمندر سے گھری ہے“

حکومت پاکستان نے سال 2011ء کو پاک چین دوستی کا سال قرار دیا ہے



## پاک چین دوستی کو مضبوط بنانے کیلئے

اگسٹ 2011ء میں شائع کیا جا رہا ہے

”پاک چین دوستی نمبر،“



☆ پاک چین دوستی کی تاریخ ☆ بدلتے ہوئے عالمی حالات میں پاک چین دوستی کی اہمیت

☆ چین کی اہم شخصیات کے تعارف و امروزیز ☆ اہم پاکستانی شخصیات کے تاثرات

☆ چین کی معاشری ترقی کا راز ☆ چینی بچے کیسے زندگی گزارتے ہیں

☆ پھول کے چینی ادب کے اردو تراجم - چینی ادبیوں کے تعارف

☆ پاک چین دوستی کے حوالے سے پاکستانی ادبیوں کی کہانیاں، نظمیں، مضمایں

☆ پاکستان میں چین کے حوالے سے شائع ہونے والی کتابوں پر تبصرے، تعارف

پاک چین دوستی میں آپ بھی اپنا حصہ ڈالیے  
اپنی کہانیاں، نظمیں، مضمایں، چین کے حوالے سے نادر تصاویر، کتابوں / تحریروں سے انتخاب 20 جون 2011ء تک بھجوادیں۔

”پاک چین دوستی نمبر،“ کو منفرد اور یادگار بنانے کیلئے آپ کی تجاویز کا بھی انتظار ہے گا۔



پھول بڑا مقبول۔ اب انٹرنیٹ پر بھی۔ [www.phool.com.pk](http://www.phool.com.pk)

ماہنامہ ”پھول“ 23۔ شارع فاطمہ جناح لاہور۔ پاکستان۔ فون نمبر 4-111-123-540: 36307141 UAN: 36309661 نیس:

## سائنس کی دنیا

سوال

.....	.....	.....
.....	.....	.....
.....	.....	.....
.....	.....	.....

## جوابات کوئز کی دنیا

.....	.....	.....
.....	.....	.....
.....	.....	.....
.....	.....	.....

تصویر

## پھول فرم

.....	.....	.....
.....	.....	.....
.....	.....	.....
.....	.....	.....
.....	.....	.....

- ہر سلسلے کیلئے الگ کپن پر کرنا اور ہر کوپن میں نام و مکمل پتہ لکھنا ضروری ہے۔ فون نمبر لکھنا ضروری نہیں۔
- ایڈیٹر بھی کمپانی کو بہترین کامیابیوں میں شامل نہیں کیا جائے گا۔
- کوپن ہر ماہ کی 10 تاریخ تک مل جانے چاہئے ورنہ قرعہ اندازی میں شامل نہیں کئے جائیں گے۔
- جوابات کیلئے کوپن پر جگہ کم ہو تو الگ صفحہ استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن کوپن ہمراہ بھوانا ضروری ہے۔



## جوابات زندہ کہانی

.....	.....	.....
.....	.....	.....
.....	.....	.....
.....	.....	.....

## صفحہ بتائیے

یہ ہیں صفحات کے نمبر:

.....	.....	.....	.....	.....
.....	.....	.....	.....	.....
.....	.....	.....	.....	.....
.....	.....	.....	.....	.....

## زبردست جملہ

.....	.....	.....
.....	.....	.....
.....	.....	.....
.....	.....	.....

## جوابات دارالسلام کوئز

.....	.....	.....
.....	.....	.....
.....	.....	.....
.....	.....	.....

(جوابات الگ کا نئے پر لکھ کر کپن کے سہرا دیجیاں)

ساتھ گاؤں گئی تھی۔ راستے میں دو عورتیں جھگڑا کر رہی تھیں۔ ایک لڑکی سے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس دو دوں عورتوں کے بیچ کیلئے ہوئے آہیں میں لڑپڑے۔ ایک بیچ نے گھر جائے بتایا اس وجہ سے یہ دو دوں آہیں میں لڑنا شروع ہوئیں۔ وہ عورتیں بنا کی خالی کوچ کا گلوج پتار آئیں۔ اسے بخت افسوس ہو رہا تھا کچھ سوچ کروہ آگے بڑھی اور ان عورتوں کو متوجہ کیا۔ ”دینے کا بات تو پچھوٹی سی ہے۔ آپ تو بچوں کو سمجھا جائے کہ لڑنا جھگڑنا اپنی بات نہیں سے الٹا آپ خود ان کے ذہنوں میں فترت کا احساس اجاگر کر رہی ہیں۔ آپ خود نے بچوں کوں جل کر محبت و احتجاد کے ساتھ رہنے پر بھتی کی تھام دیں رکاس طرح لڑ جھگڑ کر اور گالی گلوج کا ظاہرہ کر کے معاشرے میں ایک بربی مثال بنیں۔۔۔

اس کا تو بچوں کے ذہنوں پر بہت برا اڑ پڑے گا!!“ وہ بولتی چلی گئی۔ ان دو دوں نے ناگواری سے اس کی بات سنی!

”اویٰ نی میرا بچ تو ایسا نہیں ہے اس کے لڑکے نے جھگڑا شروع کیا تھا پسلے۔“ اس عورت نے دوسری کی طرف اشارہ کر کے کہا ”بچوں کے کھلی کوڈیں تو پچھوٹے موٹے جھگڑے ہوتی جاتے ہیں اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ بڑے ان کے جھگڑوں پر اپنی کریں یا جنگ و جہالت پر اڑ آئیں“ اس نے پھر سمجھنا چاہا۔

”اے جادو بھتی جا! اپنی تعلیم کا رب کی اور پا



### فاخرہ سلطانہ

صفہ ڈا ججستہ ہاتھ میں کپڑے سوچ میں گئی۔ اس کے ذہن میں انوری خالہ کی باتیں گونج رہی تھیں۔ دو پہر کو وہ اس کی ایسی سے ملئے آئی تھیں اور باقیوں باقیوں میں ان کے بیٹے کا ذکر ہوا تو انوری خالہ جمال میں آئیں۔

”ارے بہن، وہ حم نے قصہ نہیں سناسک۔ ایک گاؤں میں ایک ست اور کامل آدمی رہتا تھا۔ ایک دن وہ ایک درخت کے نیچے آ رام کر رہا تھا۔ اپا چمک اس کے سامنے خوش بختی آ کھڑی ہوئی۔ اس نے اس سے پوچھا ”کون ہو؟“ اس نے جواب دیا ”خوش بختی“ اس فحص نے اتنا کہا۔

”تو یہاں کیا کر رہی ہو.....؟ جاؤ کسی بارہ شاہ راجہ یا نواب کے دروازے پر دھکت دو!“ یہ سن کر خوش بختی آگے چل دی۔ پچھلے دی گزری تھی کہ اس فحص کے سامنے بھوک آ کھڑی ہوئی۔

اس نے پچھلے جھا ”کون ہو؟“ جواب آیا ”بھوک“۔ اس آواز پاس فحص نے چوک کر راخیا۔

”ارے تم تو میرے ہی گھر کیلئی ہوئہ ہمارے گھر کا ایک حصہ ہو! آپ چل میرے ساتھ گھر پلیں.....؟“ یہ کہ کر وہ آدمی بھوک کو دوبارہ اپنے ساتھ کاپنے گھر لے گیا۔

## چھڑا اور افلان

چھڑا نا۔ یہ ہمارے بیچ ہیں، ہم جانتے ہیں انہیں کیا کھانا کھلتی ہے کہیں۔ اس عورت نے باتھ بچا کر کہا اور بچے کو دوسری عورت کی خونت سے سر جھگڑا کے بڑھ گئی۔ واقعی بھوک و افلاں کو ہمارے گھر کا ایک لکھن بنا رکھا ہے۔

ان کی باتوں کو سشنے کے بعد اسکے وہ سوچ میں ڈوئی تھی کہ بھی کسی نے سوچا کہ ہمارے ملک میں بڑھتی ہوئی غربت کی کیا وجہ ہے؟ وہ کون لوگ ہیں جو ہمارے معاشرے کے اس طبقائی فرق کی وجہ بن رہے ہیں۔ ایمِ امیر سے ایمِ امیر کیوں ہوتا چلا جاتا ہے....؟ اور غریب مثالی کو دوں نہیں بن سکتے۔

رسول کرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ ”جهالت افلاں کی بدترین حالت“ اور یہ جھالت بھک اپنے بچوں کو سکولوں کا بولوں میں بیٹھ کر دوئیں ہوئیں کہ اس کے لئے وہ اپنی غربت و افلاں سے پچھکارا حاصل نہیں کر پا رہے۔ انوری خالہ کے گھر کی مثال سے تو یہی عورت ہو رہا تھا۔ کیا خالہ انوری کا پیش نہیں تھا کہ وہ اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت اس انداز ہو گا....؟

اس نے سوچا اور دعا مانگی ایا اللہ! ہم سب کی سوچ کو بدلت دینے کا.....؟ اور جھالت اور غربت کو ہم سے دور فرما دینے کا.....؟

اسے ایک واقعہ یاد آ گیا وہ چند ماہ پہلے ای ابو کے آمین



 **DOLLAR**

*for quick and  
easy pasting ...*



آغاز "اقراء" سے ہوا۔ آپ پھولوں کے ہاتھوں میں قلم اور کتاب کیوں نہیں؟  
کرتیم حاصل کریں اور تعلیم یافتہ و ہمدرد ہن کر  
پاکستان کی تحریر و ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔ لا ہور  
سے ہمہ نان خصوصی ہن میں میاں محمد نعیم شیخ، عظمت  
شیخ، محمد نعیم اور محمد شیعیب مرزا شامل تھے وہاں پہنچنے تو  
ان کا پہنچ استقبال کیا گیا اور گلستے پیش کئے  
گئے۔ تقریب کا آغاز خلاوات قرآن مجید سے ہوا۔ پھر  
خواجہ سعیدی ہنی۔ سکول کی پڑپول مسز شیخی نے سالانہ  
کارکروکی روپرث اور خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ انہوں  
نے کہا کہ میاں محمد نعیم نے یہ سکول قائم کر کے اس  
علاقوں پر احسان کیا ہے۔ آج اس کی وجہ سے علیقہ عمارت اور  
طلبا کی کیش تعداد ان کے خلوص اور ایشارہ کا بتیجہ ہے۔  
اساتذہ کی توجہ کی وجہ سے طلباء طلباء اعلیٰ تعلیمی متانج  
دے رہے ہیں۔

عکس حرمین شریفین عظمت شیخ نے خطاب کرتے  
ہوئے کہ انسان پختہ ارادہ کر لے اور محنت کرے  
تو ضرور کامیاب ہوتا ہے۔ خواب دیکھنے چاہیں اور پھر  
ان خوبیوں کی تغیر حاصل کرنے کیلئے بھرپور چدد و چدد  
کرنی چاہئے۔ میں نے حرمین شریفین کی خوبصورت



میاں محمد نعیم اور مسز شیخی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

## پاکستانی قوم کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے میں سب کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے: میاں محمد نعیم

خواب دیکھیں اور تعلیم حاصل کرنے کیلئے خوب محنت کریں: عظمت شیخ  
صاحب ثروت افراد معاشرے سے فرشت اور جہالت ختم کر کے ہیں: محمد علی

عائشہ میور میل پلک ہائی سکول چنیوٹ میں سالانہ تقریب تقسیم انعامات کا انعقاد  
پھول نے ملی نفعی اور مقصدی خاکے پیش کئے  
سکول میں سامنی نمائش کا بھی اہتمام کیا کیا تھا

رپورٹ: مدثر مژدا

عکس: محمد عرفان

بے علم قوموں کا شمار مردہ قوموں میں ہوتا ہے۔

میاں محمد نعیم نے اعلیٰ کارکردگی پر قائم اساتذہ کو ایک ماہ کی اضافی تخفیف و دینے کا اعلان کیا

تصاویر بنانے کا خوب دیکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا۔ اس نے آپ بھی مسلسل محنت ادا پنا شعار بنا لیں۔  
ماہر تعلیم محمد علی نے کہا کہ سعودی عرب میں، میں  
نے حرمین شریفین کی بہت خوبصورت تصویر دیکھی اس  
کے پیغوف ٹوکر افغانستان شیخ صاحب کا نام لکھا ہوا  
دیکھا تو مجھے بہت خوشی ہوئی اور ان سے عقیدت ہو  
گئی۔ انہوں نے کہا کہ میاں نعیم شیخ بہت سے تینی اور



محمد شیخ میاں نعیم پوزیشن حاصل کرنے والے پھول میں انعامات حسم کر رہے ہیں



طالبات توئی تراش پڑھری ہیں

پاکستانی قوم کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے میں ہر کسی کو  
اپنا فرض ادا کرنا چاہئے اور اسے مردہ قوموں میں شمار  
ہونے سے بچانا چاہئے۔ ان خیالات کا الگہار معروف  
سامجی رہنماؤں میں عائشہ میور میل پلک ہائی سکول  
چنیوٹ میاں محمد نعیم شیخ نے سکول کی سالانہ تقریب  
تقسیم انعامات کے موقع پر کیا۔ انہوں نے کہا کہ علم کی  
اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ پہلی وی کا

چھول بڑا مقبول معیار، مقصدیت اور مقبولیت کے 21 شاندار سال





ماہر تعلیم محمد علی انعام یافت طالبات کے ہمراہ

ڈائریکٹر سکول محمد مدد اخاس یافت طالبات کے ہمراہ

عقلت شیخ محمد علی مجید شعیب اسٹچ پر شریف فرمائیں

پاکستان سائنس فاؤنڈیشن کے اشتراک سے سائنسی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ مختلف ماذبر کے ذریعے سائنسی اصولوں کی وضاحت کی جا رہی تھی۔ چوناں سا پلانٹیریم دیجیتی کا حامل تھا جس میں نظام گھنی کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی تھیں۔ ملٹی میڈیا کے ذریعے جگہی حیات پر قلم و کھانے کا بھی انتظام تھا۔ آڑھی میں ہر جماعت میں نیایاں پورے شریف حاصل کرنے والے طلباء طالبات میں اختتام اور شیلڈز تقدیم کی گئیں۔ میاں محمد نجم، عظمت شیخ، محمد علی، محمد شعیب مرزا، سکول کے ایکریکٹر محمد علی مجید شعیب اور ڈائریکٹر محمد مدد اخاس نے اختتام تقدیم کئے۔ محمد شعیب مرزا نے سکول کی پہلی کو احمد ندیم قاکی کی ولیں کے لئے دعا پڑھتے کریم پیش کیا۔ سکول کی طرف سے محمد عر شیب نے میاں محمد نجم کو یادگاری شیلڈ پیش کی۔ تقریب میں طلباء طالبات اور والدین کی کثیر تعداد

ہمیں قائد اعظم اور علامہ اقبال کی طرح کام کرنا تھا چاہیے: محمد شعیب مرزا

سکول کے تعلیمی تنائج شاندار ہیں: مسٹر شمشتی

فلانگی ادارے چلا رہے ہیں اگر تمام صاحب ٹروٹ لوگ اسی طرح اپنے وسائلِ متعین لوگوں کے لئے وقف کریں تو معاشرے سے غربت اور چھالت ختم ہو سکتی ہے۔ انہوں نے طریقہ تدریس کے حوالے سے بھی مفید معلومات اور تجاذب پیش کیں۔ ایمپریور ”پھول“ محمد شعیب مرزا نے کہا کہ مجھے میاں شیخ نجم صاحب کی تعلیمی و فلاحی پر اچیک دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ انہوں نے تعلیمی ادارے بھی قائم کئے۔ رزے اور سیالاب سے متاثر افراد کے لئے بھی بہت کام کیا ہے۔ یہ واقعی و عریض سکول بھی ان کے ذمہ پر خدمت کی ایک روشن مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم سبی کہتے ہیں کہ آج قائد اعظم اور علامہ اقبال ہوتے تو پاکستان کی یہ حالت نہ ہوتی۔ انہوں نے پاکستان ہادیا اب آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اس کو منواریں، تکھاریں اور مضبوط ہائیکیں۔ وہ اپنے حصے کا کام کر پکے آپ آپ ان جیسا بننے کی کوشش کریں اور اپنا کردار ادا کریں تاکہ ان کی طرح آپ کو بھی آنے والی نسلیں یاد رکھیں۔

اس موقع پر سکول کے طلباء طالبات نے شکریہ اور دیگر حوالوں سے نفع اور شبیل پیش کئے۔ میاں محمد نجم شیخ نے سکول کے شاندار تنائج کے پیش نظر قائم اساتذہ کو ایک ماہ کی اضافی تجوہ دینے کا اعلان کیا۔ سکول میں

ایکریکٹر ڈائریکٹر سکول محمد شعیب مہمان خوسی میاں محمد نجم کو یادگاری شیلڈ پیش کر رہے ہیں

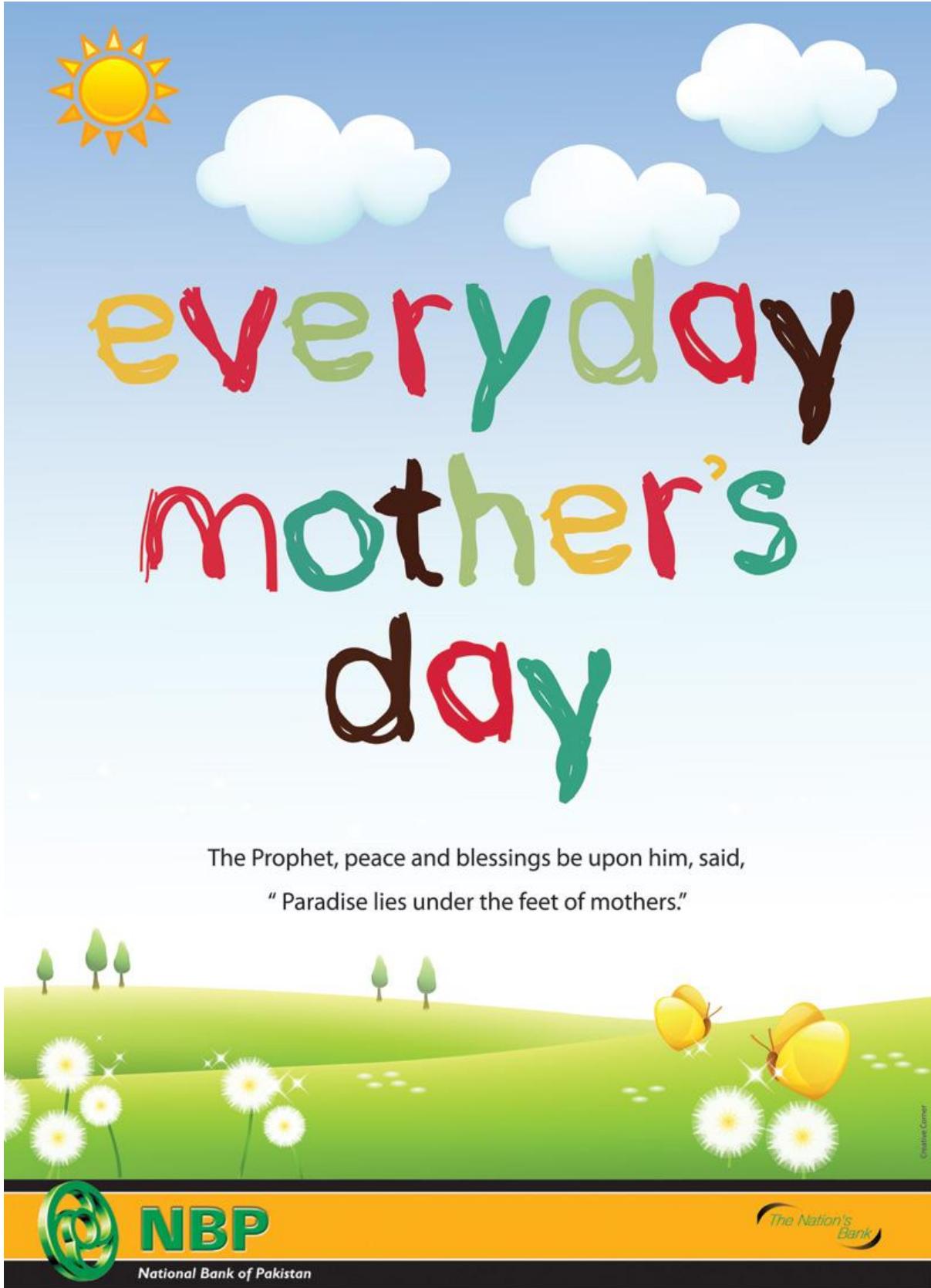


ایمپریور محمد شعیب رہا سکول کی پہلی مدرسش میاں نجم کو دعا کریم دے رہے ہیں، میاں محمد نجم، ہمراہ ایں

موجو تھی۔ تقریب کا اختتام قوی تر انے پر کیا گیا۔ تمام حاضرین نے با ادب کھڑے ہو کر ترانہ سنائے۔ کلف تہرانے کے بعد مہانوں کا قافلہ لاہور کے لئے روانہ ہو گیا۔



طالب علم تلاوت، حمد اور نعمت پیش کر رہے ہیں



# everyday mother's day

The Prophet, peace and blessings be upon him, said,  
"Paradise lies under the feet of mothers."





### میرا ملک

لیا جو وہ چاہ رہی تھی۔

غیر بخوبی لکھ رہت غریب ہیں۔ وہ فطری طور پر انہیں  
ہمدردی سے دیکھتے ہوئے ہوئی:  
ایمان نے ایک نظر ان کے نظارہ علیہ پڑا ایسے  
آن کی مالی حالت کا اندازہ لگانا چاہ رہی ہو۔ وہ دس بارہ  
سال کی ہے اگر آپ فیس نہیں دے سکتیں تو میں آپ کو بغیر  
فیس کے پڑھادوں گی!...!

ایمان نے الاؤن سے پوچھا: "آپ کتنی فیس دے سکتی ہو؟"

"باجی یہ تو بہت ہی اچھا ہے....."

تحتی چہرے سوال پڑھنیں کیوں ایمان کیا تھا شاید وہ اپنے  
کھلیتی چلائیں۔ ایمان دل میں سوچنے لگی:

"واہ ٹینٹوں تو آئی پھر امدی کے بجائے الاؤ  
مشقت....."

خیر وہ مطمئن تھی کہ اس نے بروقت اچھا مسئلہ کا کہ  
ایمان کو اس جواب پر جراحتی ہوئی وہ مکاری کہ

اس مہماں کے دور میں ایک مہینے کی مشقت کا صدر صرف  
تیک رہے؟

تب دروازے پر دھک کہ ہوئی۔ اس کے جانے سے مل  
دوڑاہ اس کا چھوٹا بھائی کوں چکا تھا۔ وہ ابھی اپنی

کتابوں کے موڑے سخے کھول رہی تھی کہ چند پچیاں اس  
کے پاس آ کر بولیں:

ایمان ایک غریب لڑکی تھی۔ وہ اسے معاشری حالات

سے بچانے کی اور ان کو بہتر کرنا چاہتی تھی۔ وہ کافی میں  
پڑھتی ہی، کافی سے آ کر گھر کے کاموں میں اپنی ای کا

باہم بنائی۔ پہلے اس نے کسی جگہ تو کری کرنے کے  
بارے میں سوچا۔ پھر تو کری کے لئے وقت نکالا، بہت

مشکل تھا۔ روزانہ کافی گھر کے کام، پھر اپنی پڑھائی

ایسے میں گھر میں بچوں کو ٹھیکن پڑھانا سب سے مناسب  
تھا۔ اس طرح ناتوق اس کی ای کو زیادہ مشقت ختمی پڑی

نہیں اس کی پڑھائی کا ہرج ہوتا۔ اب بچوں کو اس طرح  
بلایا جائے یہ چھی مشکل مرحلہ تھا کیونکہ وہ منادی تو کروا

نہیں تھی تھی۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ "بیمارے  
اللہ تعالیٰ میرے پاس بچوں کو ٹھیکن کیلئے بھیج دے۔"

چند دن بعد جب وہ شام کو اپنا دوکری تھی

تب دروازے پر دھک ہوئی۔ اس کے جانے سے مل  
دوڑاہ اس کا چھوٹا بھائی کوں چکا تھا۔ وہ ابھی اپنی

کتابوں کے موڑے سخے کھول رہی تھی کہ چند پچیاں اس  
کے پاس آ کر بولیں:

"باجی ہم نے ٹینٹوں پر جھیلی ہے.....؟"

ایمان نے سرست سے اپنی طرف دکھا اور دل  
میں اللہ تعالیٰ کا شراراد کیا کہ وہ اپنی اللہ تعالیٰ نے اس کی

دعائی۔

ایمان نے ٹینٹوں کو کہا اور بولی:

"ٹھیک ہے آپ کلی سے آ جانا....."

"باجی ٹینٹوں کی فیس؟؟؟"

پالا خراؤں پچیوں نے ایمان سے وہ  
سوال کر دی

ایمان نے بہت پڑھو دے کر بچوں کو تانے سے  
زیادہ سمجھنے کے انداز میں کہا تو وہ پچیاں دلیر انداز

میں گویا ہوئیں۔

"باجی سچھی ہم خود جمع کر کے دیں گے.....ہم اس  
لڑکی بولی۔

زیادہ جن ٹینٹوں کر سکتے....."

بچوں کے پیغاظ ایمان کے  
دل اور موم کر گئے۔ اسے پڑھ

چلا کر پچیاں صرف

ایمان کو بہت اچھا لگا بہت سخت.....کچھ

توں میں ایمان آن کی معافی اتری

کے بارے میں ملک طور پر جان لی اور

مطمئن بھی کہ بچوں نے جھوٹ نہیں

بولا۔ وہ بچوں کے والد کا انتقال چند ماہ

پہلے جو اتنا لمحی وہ تین میں اور اسلام

نے بیٹی بچوں کے ساتھ خصوصی

شفقت کرنے کا حکم دیا ہے۔

ایمان کو پہلے جو اپنے معاشری حالات

کیوں نہ انسان صرف اپنے سے

زیادہ مال و دولت والوں اور

خوبصورتی والوں کو دیکھتے تھے کیونکہ کہنے کرے.....

ایمان فطری طور پر اچھی سوچ کی لڑکی تھی اسی لئے وہ بچوں کو

پورے خلوص سے پڑھائی۔ بیٹی وہ بھی کہ وہ پچیاں

اللہ سے گل کرتا ہے اگر انہاں اپنے سے کم مال و دولت

اور خوبصورتی والوں کو دیکھتے تھے کیونکہ کہنے کرے.....

ایمان

پھلوں بڑا مقبول۔ معیار، مقصدیت اور مقبولیت کے 21 شاندار سال

پھلوں

# "چند روپوں کی حرث....."

پھلوں بڑا مقبول۔ معیار، مقصدیت اور مقبولیت کے 21 شاندار سال

پھلوں



## امام حب خان

امم۔ بچے خان محبت کی علامت ہیں

سلامت ہیں

تو ہم خوش ہیں وہ با تھس جو ساتے ہیں

ہساتے ہیں

ہمیں وہ گدگا تے ہیں

خوش بچوں کو رکھتے ہیں جو بک ان کی مٹاتے ہیں

گلے ان کو لگاتے ہیں

محبت سے بلاتے ہیں

سکھاتے ہیں انہیں فن، فن کی بار کی باتاتے ہیں

گویا چنان سکھاتے ہیں

فن کی راد دکھاتے ہیں

جو سکھے گا وہی فنکار بن کے خوب چمکے گا

امم۔ بچے خان کی طرح

ہر محفل میں دکھ کا

خدا ان کو ہمارے سنگ رکھتے محبت پا جائیں

ہمارے درمیان بہتے ہوئے

وہ جلد آ جائیں

## حافظ مظفر محسن۔ لاہور

(امم۔ بچے خان میں الاقوامی شہرت کے حوال میجک  
ماہر ہیں۔ پاکستان میں ان کے بڑا بول شاگرد اپنے فن کا  
مظاہر ہوتے ہیں اور پچھل کفتر، فراہم کرتے ہیں)

سے پڑھتے مت آتا۔

ایمان کے لیے میں اس قدر کرنا تھا بھی ہمارا عورت کا آئی تھی۔ پچھوں کے چہے بھی بھج گئے تھے۔ پھر بالآخر وہ یہکی جو گھر پہنچنے کا تھی اس سے روٹھنی۔ ان پچھوں نے پڑھنی تھی بارا پے گھر والوں سے فیض مانگی نہ ملے کی وجہ سے انہوں نے بیٹھن آتا ہی چھوڑ دیا۔ اس دوران ان پچھوں کے وسط سے ایک نی پنجی آئے گئی تھی۔ جس کی نیش 150 روپے تھی اور اگر ایمان گھوس کرتی تو یہ ان پچھوں کو پڑھانے کا تھی اسی طبق ایمان کے والدین فہم دے سکتے ہیں۔“ ایمان جلد باز ہونے کے ساتھ عتم عتم تھی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے بھیوں کو اپنی بصارت سے دکھنیں سکتے۔ جب پچھوں نے آتا چھوڑ دیا تو ایمان کو عجیب سی ہے جتنی رہنے لگی۔ اس کی نظریں دروازے پر رہنیں اور ”السلام علیک ہاجی“ کی گوئی اسے پر قرار کر دیتی حالانکہ اب کی دن ہو چلے ہے ان پچھوں کو بیٹھن جھوڑ لئیں ایمان کو گلگت پچیاں سے اپنی کالپی پیچ کرداری ہیں۔

”باجی پچھیں میں نے کام کر لیا.....!“  
”باجی دیکھیں میں نے اچھا لکھا ہے.....!“  
”باجی پچھیں میں نے کام کر لکھا ہے.....!“  
باجی کی آواز ایمان کو ڈھیر میں ڈال دیتیں کر چہروپے کی حرص منے اس سے اتنا کوئی چھین لیا، اسے بھی کہیے ہے، پس دردلوگوں کی صرف میں لا کھڑا کیا جس کا دین ایمان صرف پیسہ ہوتا ہے۔ صرف پیسہ!! زندگی میں وقت بہت ابھیت رکھتا ہے ایک گزر رہا وقت تھا جو ایمان پر ہمراں تھا۔ اللہ تعالیٰ تھی رحمت اسے میراثی اور اللہ تعالیٰ نے ہمدردی اور نیکی کے قابل اس کو سمجھا تھا۔ ایک موجودہ وقت تھا جو ایمان کیلئے پیشمنی کا باعث تھا۔

ایمان چونکہ فطری طور پر اچھی لڑکی تھی۔ ہمدرد اور مخلص اس نے جب اسے احساس ہوا کہ اس نے کسی سائی ہاتھ میں آ کر مضموم پچھوں کے ساتھ زیادتی کی ہے تو اس نے اپنی غلطی کے مادے کے لئے ان پچھوں پر ادا بیکھرا دیا۔ پچھاں ایمان کی بیکھرے اور اپنے فن کے مادے پر ادا بیکھرے ہے اور اس نے اپنے فن کے مادے پر ادا بیکھرے ہے۔“

”اچھا نیک ہے اور تم دونوں“ ایمان نے دوسرو دی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”وہ باجی ای کہتی ہیں کہ کھانے کو مشکل سے پورا ہوتا ہے وہ نہیں فہم کہا سے دیں۔“  
”باجی بھائی کے پاس پیئے نہیں، جب ان کو تنہوا کے باوجود آئیں۔“

جہنم پہلے روز کچھ نہیں آتا تھا بیرونی سے آگے بڑھ رہی تھی۔ ایمان کی محنت سے زیادہ پچھوں کی لگن تھی انہیں پڑھنے کا بے اپنا شوق تھا۔ غربت اور گھر بیلو پر شاخوں کی وجہ سے ان کے والدین انہیں پڑھنے کے تھے۔ پڑھنے کا شوق ہی انہیں ایمان کے گھر چل دخوتین ملے سے آئیں۔

ایک دن ایمان کے گھر چل دخوتین محلے سے آئیں جب انہیں پڑھا کا ایمان پچھوں کو محنت میں پڑھاری ہے تو انہوں نے ایمان کی ای سے کہا:

”بہن یہ سب ایمان بیٹی ناچ کرتی ہے ان پچھوں کے والدین فہم دے سکتے ہیں۔“ ایمان جو باور چی خانے میں جائے بنا رہی تھی عجیب کٹکش میں بیٹھا ہوئی کہتے ہیں جی کو ہوتا دیکھ کر شیطان نے چھین جو جاتا ہے ..... ایمان ان خواتین کی باتوں کو سوچنے لگی۔ فضول سوچیں انسان کو راہ سے پھٹکا دیتی ہیں۔ ایمان کے دل میں طرح طرح کے دوسرے آئے لگے کہ تم اتنی محنت کرتی ہو جیہیں کچھ نہ کچھ فہم تو ملنی چاہئے!! تم نے کیا فلاہی سکول کھول رکھا ہے جو محنت میں پڑھاؤ.....!

اس طرح کے خیالات نے ایمان کے دل سے ہمدردی کا جذبہ پکل ڈالا اب وہ خود غرض ہیں کر سوچنے لگی۔

ہاں میں محنت کرتی ہوں اور محنت کا صلی لیا کون سی بُری بات ہے!

یہ خیال پچھر روز میں اتنا زور آور ہو گیا کہ اس نے پچھوں پر زور والا کردا سے فہم دیں۔ پچھاں ایمان کی طرف عجیب سی نظریوں سے دیکھیں پر منہ سے کچھ نہ کہتیں۔

ایمان کو پچھوں کی چپ سے دھشت ہونے لگی تھی۔

ایک دن جب وہ پچھوں کو پڑھاری تھی تو اس نے پوچھا ”آپ لوگوں سے میں نے فیس لانے کا کہا تھا؟...؟“

”وہ باجی ای کہتی ہیں کہ کھانے کو مشکل سے پورا ہوتا ہے وہ نہیں فہم کہا سے دیں.....!!“

”اچھا نیک ہے اور تم دونوں“ ایمان نے دوسرو دی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”باجی بھائی کے پاس پیئے نہیں، جب ان کو تنہوا ملے گی تو....“

ایمان کو آن کی مشکلات کا اندازہ تھا ایمان اسے آن سے کوئی ہمدردی نہیں تھی۔ اسے اپنی فہم کی لگتی تھی۔

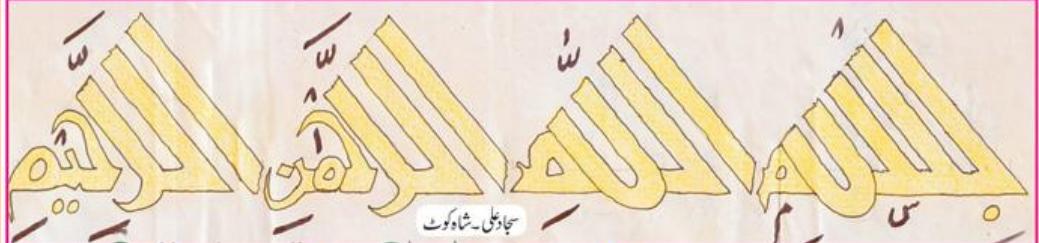
ای طرح پھر کھدن گزرے پچھوں نے ایمان کو کوئی ثابت جواب نہ دیا۔ ایمان کو لگا پچھاں اس کی بات کو نالہ رہی ہیں اسی لئے وہ ایک دن عاجز ہو کر بولی:

”اگر آپ لوگوں کے اب کے پاس فہم کے میں تو میرے پاس بھی فالتو وقت نہیں..... اب تم کل

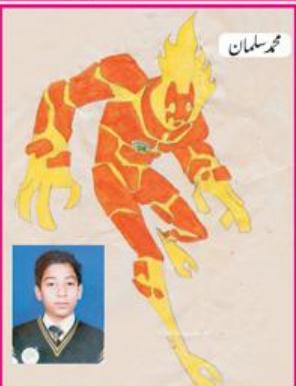


ان مخصوص پھولوں کے ہاتھوں میں قلم اور کتاب کیوں نہیں؟

پھول 12 جون - محنت کش پھول کا عالمی دن۔



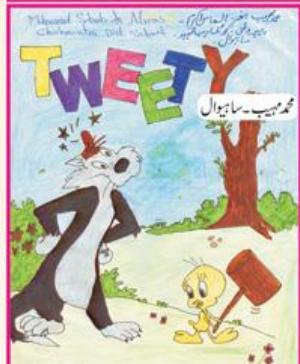
عرو پختان



محمد سلامان



پھول آرڈنگلری میں صرف جماعت دہمک کے پیچے حصے رکتے ہیں۔ پیچے پینٹکر کے ساتھ اپنی پاپیورٹ سائز تعدادی بھی پھول کرتے ہیں



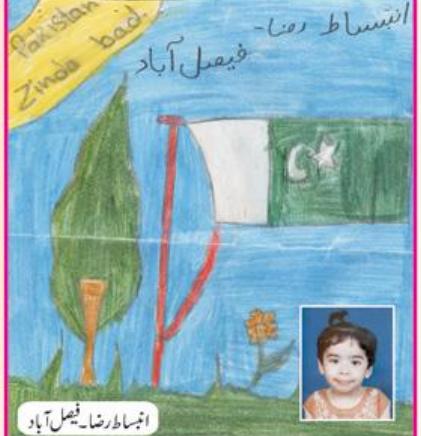
Mohamed Shabab Al-Awais  
Chairman of PAF School

TWEETY

محمد سبب - سایر وال



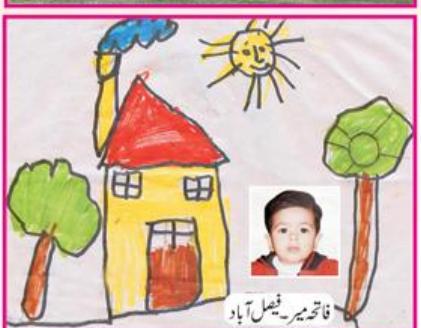
محمد اصغر - سایر وال



انبساط رضا

Zindabadi

فیصل آباد



فاطمہ بیبری - فیصل آباد

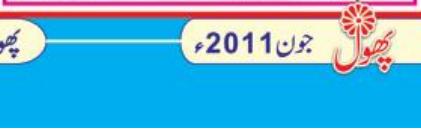


فون قاظمی - الامیر

(فون قاظمی اسٹریلیا)



اقراء



پھول بڑا مقبول

معیار، مقصدیت اور مقبولیت کے 21 شاندار سال



پھول اور بڑوں کے لئے معیاری کتب کا مرکز

## مکتبہ تعمیر انسانیت

غرضی شریعت اردو بازار لاہور

### اس ماہ کے جملے

- 1۔ ہم ایک دوسرے کو اولاد مدارے رہے ہیں۔
- 2۔ بلاشبود ایک بھاری کامیابی ہے۔
- 3۔ اس میں تجھ جاتا ہوں۔
- 4۔ آپ کی نظر کو گوکرے ہے۔
- 5۔ علم کی طلب عبادت ہے۔

### کوئی کی دنیا

- 1۔ خانہ کب کی بنیاد کس نے رکھی؟
- (i) حضرت مسیح (صلی اللہ علیہ وسلم) (ii) حضرت ابراہیم (iii) حضرت آدم
- 2۔ پیوسلاطان نے کس تاریخ کو پہلی مرتبہ فوج کی کمان سنپالی تھی؟
- (i) 19 جون (ii) 19 جون (iii) 14 اگست
- 3۔ پاستان کی کیا قانون ساز ایمنی کا اعلان کب کیا گیا تھا؟
- (i) 26 جون (ii) 27 اگست (iii) 11 اگست
- 4۔ قائد اعظم کس نامور افسوس کی تحریروں سے متاثر تھے؟
- (i) امیر فٹکر (ii) مفتی جو آرتلہ (iii) اگاخان کری
- 5۔ دنیا میں کتنے بڑے ہیں؟
- (i) پانچ (ii) پانچ (iii) تین

### اُس ماہ کے جملے

جو پانچ جملے ہیں جنہیں ”پھول“ کے منتشر صفت پر موجود ہیں وہ پانچ مختلف تاثر کر سی اور پانچ میں موجود کوئی پانچ صفات کے نمبر کو کر 10 تاریخ تک پہنچوادیں۔

### کوئی کی دنیا

ہر ہوا کے تین میں جو بات دیئے گئے ہیں ”پھول“ میں موجود کوئی پانچ برس تاثر کر 10 تاریخ تک پہنچوادیں۔

### زبردست جملہ

آخری صفحے پر شائع کی گئی تصریح کے حوالے سے زبردست جملہ ”پھول“ میں موجود کوئی پانچ کر 10 تاریخ تک پہنچوادیں اور انعام اپائیں۔

پاکستان میں بچوں کے لیے معاونی وی کتب کے خالے سے قابلِ اعتماد

پاکستان میں بچوں کے لیے معاونی وی کتب کے خالے سے قابلِ اعتماد

فون نمبر: 37358161

## صفحہ بتائیے النعم پایے

حضرت قیم (گوراؤالہ) حضرت عمان (بھول) حضرت عیاذی، شازی کوثر، نادری ارشد، محمد شہروز علی، محمد خرم شہزاد، محمد ناصر فخر کرمل، محمد جاوید علی، محمد راشد ( قادر بیویان )، رابی بصری ( سایہوال ) آشتوں عطاوار ( شخون پور ) سیدہ آمنہ سلیمان ( ہری پور ) اسوار الحلق ( راہوی ) گیرن اوازش رسول ( پیروز ) علی ابراہیم ( خالہ نگاہ ) عبید اللہ خان ( لیے ) فیضان حنیف ( کراچی ) مزل محسن ( دیوبنگی ) ظہیر الدین بابر ( بیرون پور خاص ) محمد اسلم ( مظفر گڑھ ) افق رعلی جوہان ( لیے ) حافظ محمد ابراء احمد ( داہل ) حافظ محمد ایسم خان باوجو ( دورہش ) سریم مصدق حسین ، احمد سعیں ( مظفر گڑھ ) سید احمد ( بیکال والا ) محمد عمر عدی ( بھکر ) عائشہ صدیقہ ( سمندری ) عربا الہادی ( حافظ گڑھ ) حافظ محمد شہزاد ( دیوبنگی ) چودھری میر حسین ( ریڈر ) فائزہ رمضان ( نارواں ) عائشہ رمضان ( عیلی خیل ) حمزہ حسین ( ملک والا ) افاظ عبد العزیز تو حیدی ( کراچی ) ہما فراز ( سیالکوت ) جبل حسین ( سایہوال ) محمد ساجد منشاء ( لاہور ) حافظ سرفراز احمد ( نکانہ صاحب ) حافظ احمد شہزادی ( ابہور ) حافظ احمد شہزادی ( لاہور ) محمد شہزاد ( شاہ کوٹ ) نایاب اعضا ( نیصل آباد ) سونیا بیش ( منڈی بہار الدین ) محمد طارق عاصم ( جزاں والا ) بختوار مائن ( لاہور ) مافور امیر ( لاہور ) انتیب اقبال ( سانگلہل ) علی یہودی حبیم ( لاہور ) محمد عمر ( عارف والا ) ساجد ( کیروالا ) سید کمیل رضا ( لاہور ) ریسید رمضان ( کراچی ) محمد خالد اسلم ( اخبارہ ہزاری ) محمد نہمان طارق ( گوراؤالہ ) عمر فاروقی ( حافظ آباد ) حسام روف ( لوہران ) فاطمہ نور ( فیضوالہ ) ساجد ( لاہور ) فیض حسن ( جاگروک ) عابد حسین ( لوہران ) سارہ ظہیر ( دیوبنگی ) دیوبنگی ( دیوبنگی ) احمد شاہست ( قاعدہ دیرار علی ) ایمن کائنات ( ڈیوبنگی ) شیراز رفیق ( مظفر آباد ) علی یہودی نورن ( لاہور ) زناب ایعز ( سیالکوت ) نبیہدہ شن رانا ( ہری پور ) محمد ذی جی خان ( شیراز رفیق ) ایمن اقتاب ( مظفر آباد ) اکبر جاوید سرکانی ( گد پور ) قاری عالم الدین اسلام ( داہل ) عابد علیز اکرم ( حاصل یور ) محمد الحسن آفتاب ( مظفر آباد ) احمد شاہست ( ڈیوبنگی ) علی ( شاہ کوٹ ) جو یوری شاہد ( بیرون پور ) بیرون پور ( سرگودھا ) جادو علی ( اکاڑہ ) ایمن احمد ( لاہور ) سائل کائنات ( چی گٹھ ) محمد عزیز پشتی ( ڈیوبنگی ) علی ( شاہ کوٹ ) رفعت بتوں ( سرگودھا ) جادو علی ( شاہ کوٹ ) جو یوری شاہد ( بیرون پور ) بیرون پور ( سرگودھا ) جادو علی ( شاہ کوٹ ) نوراہدی ( پنڈی بھیان ) قیصل اکرم ( پھالیہ ) مرزا فرحان بیگ ( حیدر آباد ) ندیم انصاری ( ملکان ) نوراہدی ( پنڈی بھیان ) قیصل اکرم ( پھالیہ ) مرزا فرحان بیگ ( حیدر آباد )۔

## النحوات کی برسات

### زبردست جملہ

- 1۔ خسرو رف۔ لوہران
- 2۔ ہت دیکھوہت باندھو
- 3۔ غازی خان۔ لاہور
- 4۔ پیچوں کا آسانی چوڑا
- 5۔ سر جادہ۔ لاہور
- 6۔ لوڈ شیدیگ کا توڑ
- 7۔ چکے پر کامیں زور دیکھو
- 8۔ سروں تک۔ پہاڑ اکڑ
- 9۔ لکھنا اترنا۔ لکھ کر اترنا
- 10۔ لہوگرم رکھنے کے اک بہانہ
- 11۔ ایمان فاطمہ۔ بھکر
- 12۔ لوڈ شیدیگ۔ کچے کچے کچے
- 13۔ ( ۱۰۰ ایمان ایمان اسے مکمل چیز بھولنے )

### صفحتاتی

- 1۔ احمد ابراہیم حسن۔ خانوال
- 2۔ عائشہ عمران۔ س اوپنیڈی
- 3۔ محمد راجح مور۔ کراچی
- 4۔ لائیز زاہد۔ اباد
- 5۔ لوشیم اقبال۔ گلکومڈی

### دراسلام کوڑ

- 1۔ سریم فاختہ۔ فیضوالی
- 2۔ بختوار مائن۔ لاہور
- 3۔ حافظ عبدالواحد تو حیدی۔ کراچی
- 4۔ عالم الدین جمزہ۔ داہل
- 5۔ عابد حسین۔ لوہران

### کوئی کی دنیا

- 1۔ محمد ابوکبر دو قاص۔ لوہران
- 2۔ شہروز جاوید۔ لاہور
- 3۔ محمد جامیں مور۔ کراچی
- 4۔ آمنہ بتوں عطاوار۔ شخون پورہ
- 5۔ رضوانہ کوڑ۔ میر پور خاص

### زندہ کہانی

- 1۔ سید کمیل رضا۔ لاہور
- 2۔ رواجمنی کوڑ۔ ہنگو
- 3۔ حافظ عبدالواحد تو حیدی۔ کراچی
- 4۔ عالم الدین جمزہ۔ داہل
- 5۔ عابد حسین۔ لوہران



پیاری کامر لیٹھ دل پارہ  
سال سے زیادہ زندہ نہیں رہتا۔ چونکہ سٹفین  
کا مرض شدید تھا اس لئے ان کے بچتے کے  
امکانات مزید کم ہیں۔

سری جوٹ تھیک ہونے کے بعد سٹفین سب سے کی  
طرح پہنچتے تھے کہ وہاپن چلے گئے تھے اب ایں  
معقول میں آئے والے طوفان اور اپنی پیاری  
کا کچھ اندمازہ تھا۔ گروالوں کے فرماد  
چروں پر بھی انہوں نے لوئی خاص توجہ  
دی اور پہلے کی طرح کام میں معروف  
ہو گئے۔ تاہم اب انہوں نے یہ ضرور

محسوں کیا کہ ان کے حکم میں آپس آہستہ تو اتنا  
کم ہوتی جا رہی ہے اور وہ گلد تھک کر گجاتے  
ہیں۔ چونکہ عرصہ میں ان کے اعضا ایک ایک  
کر کے جوڑ دینے لگے۔ وہ ہاتھ بلا ٹاچ ہتے  
تو نہ کام رہتے۔ ناٹکوں سے جیسے کی نے پیٹھی

سکت ہی جھین کی تھی۔ وقت نے ان سے پہنچنے اور  
بھاگ دوڑ کی طاقت تو جھین لی تھی مگر ان سے ارادے کی

ہمت نہ پھین کے۔ دراصل ان ان معذور تر ہی ہوتا ہے  
جب اس کے اندر جیسے اور کام کرنے کی امکن نہ ہے۔  
مرسل بیماری اور رفتہ نے ایک پہنچتے کھلیتے  
نو جوان کو نزاں رسیدہ چون کی طرح بنا دلا۔ برطانیہ کی  
اعلیٰ ترین جامعات آکسفورڈ اور بیرون سے تعلیم حاصل  
کرنے والے سٹفین ہاٹک کا حجم گوئی کا ڈیم بیکہ  
لکھا گئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر ایک سال تھی اور ان  
کی شادی کوچھی عرصہ گرا تھا۔ سب کے لئے یہ بچر کی

سٹفین کوچھی سے مختلف کھلیوں میں بچپن تھی جن

میں گھر سواری اور کی رانی نہیاں میں۔ وہ اچھے کھلڑی

ہی نہ تھے بلکہ بہت ذہین اور یونورٹی کے سب سے لائیں

کا خدشہ بھی ظاہر کیا تھا کہ اس پیاری کی وجہ سے وہ زیادہ

سے زیادہ ذہین سال زندہ رہ پائیں گے کیونکہ اس

بچپنی خوشیوں میں گزر رہی تھی۔ وہ تجزی سے  
علمی منازل طے کر رہے تھے۔  
جب وہ کمیرن یونیورٹی میں زیر تعلیم تھے کہ  
ایک روز بیٹے چیل اترتے ہوئے وہ اپنا تو ازن  
برقرار رکھ کر کے اور زمین پر چڑھے۔ گرفتے سے  
ان کے سر پر شدید چوٹ آئی اور وہ بے ہوش  
ہو گئے۔ ان صاحب کے کارناموں پر بات کرنے سے  
پبلیک پروری ہے کہ یہ جان لیں کہ آخر ان کے ساتھ تقدیر  
نے ہاتھ کیا دکھایا۔

عموماً سمجھا جاتا ہے کہ کسی نوٹ سے محروم شخص  
کا لمحکانہ کوئی چورا لے وہاچا ہے جہاں وہ ہاتھ پھیلائے  
بھیک مانگ رہا ہو۔ لیکن برطانیہ کی ایک باہمی تضییغ  
سٹفین و لمم ہاٹک نے تو اس خیال کو بدلت کر کہ  
دیا ہے۔ ان صاحب کے کارناموں پر بات کرنے سے  
پبلیک پروری ہے کہ یہ جان لیں کہ آخر ان کے ساتھ تقدیر  
نے ہاتھ کیا دکھایا۔

#### سٹفین ہاٹک Amyotrophic Lateral Sclerosis (ALS)

خطرناک مریض میں جلا ہیں۔ سارہ زبان میں اپنی باری  
کو Motor Neurone Disease کہتے ہیں۔ یہ ایک  
گرنے کی صلاحیت بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ  
اعصاب کو لکھوڑ کرنے والا نظم کا مظہر ہو جاتا ہے  
لوں اپنے مریض کو جلوٹے پھر نے، بوئے، خوارک وغیرہ  
نکھل جاتی کہ سائنس یعنی علم میں سخت و شواری کا سامنا  
کرنا پڑتا ہے۔

یہاں پر تو کوئی انوکھی بات نہیں اس طرح کے لاکھوں  
لوگ اس وحشی پر مختلف بیماریوں، لاغرپن اور ہجور یوں  
کے باتوں سک رہے ہیں۔ تاہم سٹفین ہاٹک  
کا معاامل مختلف ہے۔ ان کے ظاہر بے حس و حرکت جسم  
میں ایک نہایت مستعد اور تحریک  
دماغ موجود ہے جو ستاروں سے  
دور اور اپنے سے پار دنیا کی کھوج  
کر کے نہ تھی پھر وہ کی تلاش  
کر رہا ہے۔

وہ اس وقت مغربی دنیا ہی نہیں بلکہ دنیا کے  
سب سے بڑے سائنس دان ہیں۔ ماہرین  
کا کہنا کہ وہ آئن طائفے کے بعد میوسیں صدی  
کے سب سے بڑے سائنس دان ہیں۔ تاہم وہ  
آئن طائفے سے یوں بازی لے گئے ہیں کہ وہ پوری  
طریقہ مدد و مبارکہ آئن طائفے کا ناریل انسان تھے۔

پروفیسر سٹفین ہاٹک 8 جون 1942ء کو برطانیہ  
کے علاقے آسکھرڈ میں پیدا ہوئے۔ قلی ازیں یہ علاقہ  
اپنی تین الاقوامی شہرتوں کی حوالی یونیورٹی میں ہو جائے۔  
نیٹ پر پوٹ سے پہنچا کہ ان کا داماغ تو محفوظ  
رہا ہے لیکن اس کے اندر ایک اعصابی یہاری پیدا ہو ہو  
سے پوری دنیا میں شہرت کا حامل تھا۔ سٹفین نے اس شہر کو  
ایک تھی شاخت اور پیچھا کی عطا کی۔ اب اس علاقے کی  
وجہ شہرت سٹفین ہاٹک ہے۔

سٹفین کوچھی سے مختلف کھلیوں میں بچپن تھی جن  
میں گھر سواری اور کی رانی نہیاں میں۔ وہ اچھے کھلڑی  
ہی نہ تھے بلکہ بہت ذہین اور یونورٹی کے سب سے لائیں  
ظاہر بھی تھے جن پر یونورٹی کو بہت نازخا۔ زندگی

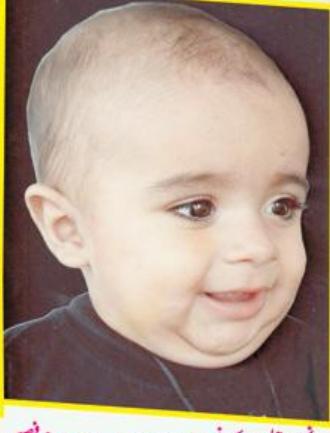


## موجودہ دور کا سب سے بڑا سائنس دان

سٹفین و لمم ہاٹک جس کا جسم بے حس اور دماغ بہت تیز ہے  
سکت ہی جھین کی تھی۔ وقت نے ان سے پہنچنے اور  
بھاگ دوڑ کی طاقت تو جھین لی تھی مگر ان سے ارادے کی  
ہمت نہ پھین کے۔ دراصل ان ان معذور تر ہی ہوتا ہے  
جب اس کے اندر جیسے اور کام کرنے کی امکن نہ ہے۔  
مرسل بیماری اور رفتہ نے ایک پہنچتے کھلیتے  
نو جوان کو نزاں رسیدہ چون کی طرح بنا دلا۔ برطانیہ کی  
اعلیٰ ترین جامعات آکسفورڈ اور بیرون سے تعلیم حاصل  
کرنے والے سٹفین ہاٹک کا حجم گوئی کا ڈیم بیکہ  
لکھا گئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر ایک سال تھی اور ان  
کی شادی کوچھی عرصہ گرا تھا۔ سب کے لئے یہ بچر کی

سکی تھا مگر زہن کا گھوڑا جھست لگاتا آسان کی بلند یوں کو  
عبور کر رہا تھا۔ انہوں نے معدوری کو ایسے راستے کی دیوار  
نہ پہنچنے بلکہ بہت ذہین اور یونورٹی کے سب سے لائیں  
کا خدشہ بھی ظاہر کیا تھا کہ اس پیاری کی وجہ سے وہ زیادہ  
سے زیادہ ذہین سال زندہ رہ پائیں گے کیونکہ اس





# نوجوان از از از مارے



سب مانتے ہیں کہ میں ہیر و ہوں اہمرو۔ واحد بیک۔ لاہور

محصول پھول۔ اسلام ٹیکنی۔ لاہور



میں پیاری لگ رہی ہوں نا۔ جواب۔ شاک ہوم۔ سوئین

اکلن اجلدی تصویر بنائیں، میں نے پارٹی میں جانا ہے۔ ایشان۔ شاک ہوم۔ سوئین



ان مخصوص پھولوں کے ہاتھوں میں قلم اور کتاب کیوں نہیں؟



بھول کے ہوں گے کف تو ساریوں کی ہے



ای! سکول کے پھول کا تخيال رکھتی ہیں مگر میری ان کو پرداہ نہیں۔ محمد حذیقہ۔ چنیوٹ



نالے ہیں انداز ہمارے: اسماء راجحہ۔ سکریٹری

کری پیٹریکز رائڈر تو دیکھیں۔ محمد شام اختر شاہ۔ خدمت شیرستان



ہم ہیں بیاری پر بیاں دنوں۔ بلیج چوہدری، خسرو چوہدری۔ لاہور



وھیاں سے گرتی ناجانا۔ قلب زہرا شہدی۔ لاہور

## عاطر شاہین

سکول سے چھپتے ہوئے کے بعد عمران اپنی سائیکل پر سوار گھر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اپا امک اس نے داسک طرف سڑک پر تھوک دیا۔ عمران نے یہ بھی شدید کھا تھا کہ شاید اس کے پیچے کوئی آرہا ہو اور اس کی تھوک کے چھینٹے اس پر بھی پڑ سکتے ہیں۔ وہ اپنی تی دھن میں جا رہا تھا۔ اتنے میں ایک او ڈی ڈی عمر آدمی سائیکل سوار اس کے ساتھ ساتھ سائیکل چلانے لگا۔ ”سو..... او ڈی ڈی عمر نے عمران کو کپاڑا تو اس نے چوک کر اور ڈی ڈی عمر کی طرف دیکھا۔ ”جی فرمائیے۔۔۔“ طاہر نے پوچھا۔

”کیا آپ کو کسی نے تمیز نہیں سکھائی۔۔۔ او ڈی ڈی عمر آدمی کا لپچہ تھا۔۔۔ جی۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔؟؟ میں نے آپ سے کیا بد تیزی کی ہے۔۔۔“ عمران نے جیت گھرے لئے میں پوچھا۔ ”کیا یہ بد تیزی نہیں ہے کہ آپ نے بغیر پیچھے دیکھے سڑک پر تھوک دیا ہے اور آپ کی تھوک کے چھینٹے میرے چہرے پر پڑے ہیں۔ آپ تھل و صورت اور وضع قطع سے اچھے گھرانے کے لگتے ہیں۔۔۔ او ڈی ڈی عمر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ”معاف کیجئے جاتا میں آئندہ اختیار کروں گا۔“ عمران نے شرمدگی سے کہا۔“ سب ایسا ہی کہتے ہیں کوئی سڑک پر تھوک پیچنک دیتا ہے، کوئی پان کی پیک پیچنک دیتا ہے لیکن کوئی پیچھے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا۔۔۔ پیچے نہیں لوگ کب سدر ہریں گے۔۔۔ او ڈی ڈی عمر گولو ہو گیا۔ ”بد تیز کہیں کا۔۔۔“ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس نے سائیکل کے پیڈل تمیز چلانے اور اس نے لڑکے سے پوچھا ”تمہیں جتاب۔۔۔ میں نے پیچے لڑکے کی طرف بڑھنے لگا ابھی وہ اس لڑکے کے قریب نہیں دیکھا تھا مگر اب وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ بھی بھی ایسا نہیں کروں گا جس سے کسی کو کوئی تکلف ہو۔۔۔ لڑکے پیک پیچنک دی اور اس بارہ بھی پان کے چھینٹے اس کے پیڈل پر چوک پیچنک دیتے ہیں۔ کیا تمہیں تمیز نہیں ہے۔۔۔ لڑکے کے قریب چھنچتے ہیں شرمدگی آئیں۔۔۔“ اس طرح کرنے سے چھینٹے پیچھے آئے والے لوگوں پر پڑتے تھے۔

جلدی عمران کے گھر کی طرف جاتے والی گلی آگئی تو اس نے سائیکل کا رخ گلی کی طرف موڑا اور گلی میں داخل ہو گیا۔ عمران نے سڑک کا طالب علم تھا۔ اس کی بھی دوسروے لوگوں کی طرح یہ عادت تھی کہ وہ پیچھے دیکھنے بغیر سڑک پر تھوک دیتا تھا اور آج پہلا موقع تھا کہ کسی نے اسے بد تیز کہا تھا اور اس کی حرکت کو بد تیزی سے تجسس کیا تھا پکھو دن تک عمران اس واقعہ کو سکر پھول گیا۔



# حصہ

امک اس نے پیچے دیکھے بغیر دا میں طرف سڑک پر چھینٹے ہے اور اس کے پان کے پان کی پیک سڑک پر چھنکی ہے اور اس کے چھینٹے میرے چہرے پر پڑے ہیں۔“ عمران بولا آدمی نے سڑک پر چھنکی ہے اور چہرلڑ کے کی طرف دیکھا۔ ”میا کیا پان کی گولو ہو گیا۔ ”بد تیز کہیں کا۔۔۔“ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر وہ تمیز چلانے دیکھتا ہی رہ گیا۔ او ڈی ڈی عمر آدمی تھیک ہی تو کہہ رہا تھا عمران نے بھی بہت سے لوگوں کو دیکھا تھا جو سڑک پر سوار ہوتے یا سائیکل پر، بغیر پیچھے دیکھے سڑک پر تھوک پیچنک دیتے ہیں۔ کیا تمہیں تمیز نہیں ہے۔۔۔ لڑکے کے قریب چھنچتے ہیں شرمدگی آئیں۔۔۔“ اس طرح کرنے سے چھینٹے پیچھے آئے والے لوگوں پر پڑتے تھے۔

”اپنا عددہ بیش یاد رکھنا۔۔۔ آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔“ یہ البتہ ہی ہے کہ لوگ کی تکلیف کا احساس نہیں کرتے اور اس کا جو بھی چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ اگر کسی کو فیصلت کریں تو وہ برا مان لیتا ہے۔۔۔ آدمی نے پھر ”خیر، پیا اس تک اس لڑکے کو معاف کرو اس نے وعدہ کر لیا ہے۔“ یہ البتہ ہی ہے کہ لوگ کی تکلیف کے خلاف سے کہا۔۔۔ لڑکے نے جیت بھرے انداز میں عمران کی طرف دیکھا۔۔۔ ان دونوں نے سائیکل ایک طرف روک لئے۔ ”کیا ہو گیا ہے جہاں۔۔۔“ لڑکے نے پوچھا۔ ”تم نے سڑک پر پان کی پیک پیچنکی ہے تو تم از م پیچھے تو دیکھ لو۔ سارے چھینٹے میرے معاف کرے۔۔۔ میں نے بھی کسی کا خال نہیں کیا تھا چہرے اور ہاتھ پر پڑے ہیں۔“ عمران نے اپنے شے پر آج میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ بھی بھی سڑک پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ اسی وقت ایک اور سائیکل ان کے پیچھے دیکھے بغیر نہیں تھوکوں گا جس سے میری تھوک کے قریب آکر کی تو عمران نے چہرہ گھما کر دیکھا تو اس کے قریبہ رہی او ڈی ڈی عمر آدمی کھڑے تھے جنہوں نے عمران کو چھینٹے کی پر پڑیں۔۔۔“ عمران نے پوچھا لجئے میں کہا۔ سڑک پر ٹریک لیک بہت زیادہ تھا اس کے آگے ایک جگہ رہے ہوا۔۔۔ انہوں نے نرم لہجے میں پوچھا۔ ”اکل چہرہ چک رہا تھا۔

12 جون - محنت کش پھلوں کا عالمی دن۔

ہونے والا ایک ایسا کائناتی وہاکر جسے "بگ بیگ" میں گراں تدریج خدمات پر اعلیٰ ترین سول ایوارڈ کا نام دیا گیا ہے اس سے کائنات کی ابتداء ہوئی۔ تب "بچپن میڈل آف فریم" دیا تھا۔ سے اب تک کائنات میں ہونے والی تہذیبوں کا مطالعہ اسی شعبہ میں کیا جاتا ہے۔

**Lucasian Professor of Mathematics** (لوکاس ریاضیات) کی حیثیت "علم الکائنات" سے متعلق پروفیسر شفیعن ہاگن کا زیادہ تر کام بیک ہواز یعنی ثقہ اسود پر ہے۔ "ثقہ" کے معنی میں چید یا سوراخ اور "اسود" کا مطلب ہے سیاہ یا کالا۔ حقیقت میں یہ کائنات میں پارے جائے والے کوئی سوراخ یا چید ہمیں بلکہ خلا (ایسیں) میں مادے کی کثافت کا ایک ایسا مقام ہے کہ جس سے کسی شے کو فرار ممکن نہیں۔ شفیعن کی اس کا سولویٹکل میں ذرا یتکریر سرخ کے طور پر کام کر رہے دریافت کو اس کے نام سے یہ شفوب کر دیا گیا ہے۔ اُف خدا! کس قدر مشکل باشیں میں۔ میں نا؟ میں اور یہاں اپنی حقیقت سے ہزار ہا سائند انوں کے علم کی پیاس بھار بھے ہیں۔

سوال ہے ہے کہ ایک

ایسا جو چیز جو جلد

بھی نہیں سکتا کس

طرح چھٹن کا کام

کرتا اور اپنی بات

دوسروں تک پہنچے

پہنچتا ہے؟ اس کام

کے لئے وہ ایک خاص

کپیٹر استعمال کرتے

ہیں جسے آئی نی ایم پی

نے ان کے لئے

بلوکر خاص

تیار کیا ہے۔

شفیعن چونکہ اپنے بازوں کی

پلاسٹک اور سہی "کی بورڈ"

پر کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔ اس

منکے کے حل کے لئے وہ اپنی

ویل چیز کے بازو میں نصب ایک ریموت کنٹرول

سے کپیٹر کو خصوصی انداز میں چلاتے ہیں۔ کپیٹر اس تحریر

کو خود کو سکرین پر لاتا ہے۔



### جو انی میں وہ حرکت کرنے اور بولنے کی صلاحیت سے محروم ہو کیا تھا

### سامنے گئی دنیا میں تہذیکہ چاہدینے والا شخص ایک خاص کپیٹر کے ذریعے گفتگو کرتا ہے

سمٹ کے محققین کے لئے یہاں سو دمند اور معلومات کا خزانہ ہے۔ یہاں شفیعن ہاگن کی "فٹکلو کپیٹر" کی مشیٰ دنیا کے ذریعے لا لوں تک پہنچ پہنچے ہے اس کپیٹر میں یہ خوبی ہے کہ اس میں ایسا حصہ موجود ہے جو شفیعن کی پکوں کی مدد سے بھی کام کر سکتا ہے۔ یہ سب کچھ دنیا میں اپنی مثال آپ ہے۔

شفیعن کی میں الاؤ ای سائنسی اداروں اور تحقیقوں کے زکن ہیں۔ وہ رائل سوسائٹی آف آرٹس کے اعزازی کوچبوري نہیں بننے دیا ہوں نے اپنی بہت ہم، حوصلے اور "پیٹنی میٹش اکیڈمی آف سائنسز" کے تاجیات زکن اور کارکردگی سے محنت مندانہ انوں کے لئے عالم کا ایسا چاراغ ہیں۔ اپنی دنیا بھر سے بے شمار اعزازات مل کچے رہن کیا ہے جس سے قدر لڑاک بہت کچھ کیکھتے ہیں۔ ارب ستر کروڑ [10(9)(0.25=13.7)] سال قبل زمین میں یہ لوگوں کے قدم سے عجبہ



ان مخصوص پھولوں کے ہاتھوں میں قلم اور کتاب کیوں نہیں؟



## کمپیوٹر کا جن.....

”علی بیٹا اب بند بھی کرو کمپیوٹر کو۔ کچھ بڑھ لاؤ صع

ثیست تے تمہارا۔“ علی کی ای تھیں جو بہت دیر سے کمپیوٹر پر لیم کھیتا دیکھ رہی تھیں۔ علی ساتوں جماعت

میں پڑھتا تھا۔ جھٹی جماعت میں اول آئے پڑھی کے ای بو

نے اسے کمپیوٹر کے کر دیا تھا جسے پا کر دو، بہت خوش تھا ساتھی علی بھی دہاں موجود تھا۔ ”آخ ریا وجد ہے کہ علی کے

کمپیوٹر کے ساتھ اوس کو پا کر اس کو لگا تھا کہ جیسے ساری دنیا اس

چ راغ کا جن ہوتا ہے لیکن وہ اس جن کو قابو کر لیتا

کی تھیں جنہے فکایت کی جس پر علی کی ای کچھ جواب نہ

کیوں نہیں ہو۔

علی شروع سے ہی تھی اور ذین پچھا۔ ہر کلاس میں

اول آتا تھا۔ کچھ عرصے سے وہا پنے دوستوں سے کمپیوٹر

بات بتائی گئی اور روپرٹ کارڈ بھی دکھایا گیا۔ علی کو بلایا تو

کی باتیں سن رہا تھا اور اس کو ایسا لگتا تھا کہ وہ اس فتن

سے محروم ہے تو اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ وہ تو

کمپیوٹر کے ”ک“ سے بھی واقف نہیں اور پھر جب اس

کی اول پوزیشن آئے پا بلوئے اسے کمپیوٹر تھوڑا دیا تو اس

کی خوشی کوئی انداز نہیں رہی۔ اب وہ بھی اپنے دوستوں

کے ساتھ کمپیوٹر کی باتیں کرنے لگا۔ چر جاں کے دوستوں

نے اسے گیئر کے بارے میں بتایا۔ اب علی کا رات دن

گیئر کھلنے میں گزرنے لگا۔ چر جاں کے ای بولی کی

خوشی میں خوش تھے لیکن جب انہوں نے علی کو بالکل ہی

کمپیوٹر میں گم دیکھا تو ان کو پریشانی ہوئی اور یہ پریشانی

جب بڑھی جب علی کے سکول سے اس کی ای کو بلایا گیا۔

اس کی ای پریشل آفس میں بیٹھی تھیں۔ ان کے

آواز میں سوال کیا۔ تو بیوئے جواب دیا کہ ”جیسے تم

ساتھی علی بھی دہاں موجود تھا۔“ آخ ریا وجد ہے کہ علی کے

کمپیوٹر کے ساتھ اس کے کر دیا تھا جسے ساری دنیا اس

کی تھیں جنہے فکایت کی جس پر علی کی ای کچھ جواب نہ

دیں سکتیں۔ شام کو جب علی کے اباؤئے تو انہیں ساری

جن ہے جس کو اگر تم قابو کرو تو بہت فائدہ اٹھاتے ہو۔“

”وہ کیسے؟“ علی نے ہیچی سے پوچھا۔

”سب سے پہلے تم اپنا نام بیٹل بناؤ جس میں

پڑھنے کے ساتھ باہر کھیلنا کو وقت بھی رکھو کیونکہ کھیل کو دو

کی وجہ کیا ہے کیونکہ بہت دوسرے سے میں سب دیکھ رہا

تھرست جنم اور ذہن کے لئے ضروری ہے اور ساتھ م

کچھ وقت کمپیوٹر کو دو۔ ہر کام اپنے وقت پر ہوگا تو تمام

معمولات درست ہوتے جائیں گے اور یہ کمپیوٹر کا جن

لئے کر دیا کہ تمہارا رزلٹ شاندار آیا تھا اور یہ کم

کے ساتھ کمپیوٹر کی باتیں کرنے لگا۔ چر جاں کے دوستوں

اپنے دوستوں میں خود کم تر نہ کھوکھا کیا تو سب کے

پاس کمپیوٹر ہے اور تم اس سے محروم ہو۔ لیکن تم نے اس کا

غلط استعمال کیا تھا اس کے کوئی ای بولی کی

خوشی میں خوش تھے لیکن جب انہوں نے علی کو بالکل ہی

کمپیوٹر میں گم دیکھا تو ان کو پریشانی ہوئی اور یہ پریشانی

جس بڑھی جب علی کے ساتھ کمپیوٹر کو بھی استعمال کرتا اور اول

پوزیشن بھی لیتا۔

”لیکن ایوب اس کی کیا کروں؟“ علی نے بھی بھی



12

جنون

محنت کش پھول کا عالمی دن۔



## کامیابیوں کا ہنر سیکھئے

دھریں۔ اس جوارا دکر لیں وہ کڈا لیں۔  
چھوٹے چھوٹے نارگٹ مقرر کریں:

شروع میں ہی اسے مکمل رہیں گے تو اس کا  
مطلب ہے آپ اپنے بارے میں اچھی رائے رکھتے  
ہیں۔ اسکی سوچ آپ کی مدد کرے گی اور مشکل

حالات سے  
منٹھنے اور  
مسئل سے  
متعلق اچھے حل  
کی طرف لے  
جانے میں معادن  
ہوگی۔

عام طور پر آب

کو اس سوق کو حاصل

کرنے کے لیے اپنی

ذائقی کامیابیوں پر ظظر

رکھنی ہوگی جو لوگ اس

وقت اپنی کی زندگی کے

آغاز میں ہو سکتا ہے

ان کے پاس اس طرح کے  
زیادہ چربیات نہ ہوں۔ اس

سے آپ کوئی عرض نہ رکھیں کہ

انتخاب و ترجیح: عافیہ رحمت

جب آپ کو اپنی قابلیت رسم ہو گا، خود پر اعتماد  
ہو گا اور آپ اپنے آپ سے مطمئن رہیں گے تو اس کا  
مطلب ہے آپ اپنے بارے میں اچھی رائے رکھتے  
ہیں۔ اسکی سوچ آپ کی مدد کرے گی اور مشکل

حالت سے  
منٹھنے اور  
مسئل سے  
متعلق اچھے حل  
کی طرف لے  
جانے میں معادن  
ہوگی۔

عام طور پر آب

کو اس سوق کو حاصل

کرنے کے لیے اپنی

ذائقی کامیابیوں پر ظظر

رکھنی ہوگی جو لوگ اس

وقت اپنی کی زندگی کے

آغاز میں ہو سکتا ہے

ان کے پاس اس طرح کے  
زیادہ چربیات نہ ہوں۔ اس

سے آپ کوئی عرض نہ رکھیں کہ

ایک طویل فہرست ہوئی چاہیے بلکہ آپ کے دوستوں کی

لقدرا اور رشتے داروں میں مقبول ہیں اس بات کو فناہر  
کرتی ہے اور آپ کو اپنے متعلق اچھی سوچ رکھتے پر

اکسائی ہے۔ صرف اگر آپ کے اندر اس چیز کو حاصل  
کرنے کی ترقی کی طرف پہنچ پہنچے تو آپ ضرور اس خوبی کو

حاصل کر کے ترقی کی طرف پہنچ پہنچیں گے۔

یہ بات تینی طور پر کمی جا سکتی ہے کہ شہزادگر اپنا

کر اور خود سے محبت کر کے آپ اپنی زندگی میں  
کامیابیوں کے موافق دیگر کر سکتے ہیں۔

ذیل میں ہم آپ کو خود کو مشبوط کرنے اور اپنے  
مستقبل آجیاں سے بچانے کے پتھروں دے دے رہے  
ہیں۔

☆..... اپنی کامیابیوں کی فہرست بنائیے: اپنی

کامیابیوں کی فہرست بنائیے: اپنی ملاماتوں کو محبوبی

چانے اور ان پر سمجھو سکرنے سے آپ کی خود اعتمادی  
میں اضافہ ہوتا ہے۔ ماضی میں جاگیں۔ بہت دور تک

وہیں اور اپنی گزشتہ زندگی کی کوئی ہی 10 کامیابیوں کی  
فہرست بنائیے۔ سوچنے کے آپ بہت سے کام جو پہلے

ناممکن سمجھتے تھے اب بہت آسانی سے سماجی اور پھر  
کھانا سے اس کو سیکھنے کی کرسیں لیں۔ کسی تم کی سستی یا  
تسلیم کا ہمارا نہ ہوں۔ نہ ورسوں کی باتوں پر کان

ہنا کیں۔ اگر آپ کوئی کامیابی حاصل کر لیتے ہیں تو اپنے  
اگلے دو سالوں میں سیکھ لیں گے۔ کوئی نارگٹ



شبیت طرز فکر اپنا کر کامیابیوں کے موقع دو کنا کئے جاسکتے ہیں۔

## چھوٹی چھوٹی کامیابیوں پر خوش ہونا سکھئے

### غلظیوں سے سکھنے کی عادت اپنا سیں

### کوشش چھوڑ دینے کا مطلب ناکامی ہے

(Goal) طبقہ کر کے آپ اپنے کافل کس مقام پر  
جو حاصل کیا ہے صرف اسی پر نظر رکھیں گے اور خود فتنی  
قصورات کو سوچنا چھوڑ دیں گے۔ منی سوچ آپ کی  
خود اعتمادی کی قاتل بھی ہے۔ اسے دماغ میں ایک گمل  
کر دیجئے۔ اپنی کمزوریوں کی شاخت کے بعد ان کو کم  
خاکہ بنائیے کہ آپ کو اس وقت کیا چھوڑوں ہو گے جب آپ  
اپنے اپنے بڑا نارگٹ (Major Goal) حاصل  
کر لیں گے۔

☆..... آپ سے بہتری کی توقع رکھتے ہوں۔  
انسان سے غلطیاں ہوئی ہیں اور غلطیوں سے انسان  
دیا تو جایا آپ کام مرد رہو گئی ہے۔  
☆..... اپنی معلومات برداشتیے: معلومات کی کی  
کامیابیوں کی فہرست بنائیے: اپنی ملاماتوں کو محبوبی  
چانے اور ان پر سمجھو سکرنے سے آپ کی خود اعتمادی  
میں اضافہ ہوتا ہے۔ ماضی میں جاگیں۔ بہت دور تک  
وہیں اور اپنی گزشتہ زندگی کی کوئی ہی 10 کامیابیوں کی  
فہرست بنائیے۔ سوچنے کے آپ بہت سے کام جو پہلے

ناممکن سمجھتے تھے اب بہت آسانی سے سماجی اور پھر  
کھانا سے اس کو سیکھنے کی کرسیں لیں۔ کسی تم کی سستی یا  
تسلیم کا ہمارا نہ ہوں۔ نہ ورسوں کی باتوں پر کان

ہنا کیں۔ اگر آپ کوئی کامیابی حاصل کر لیتے ہیں تو اپنے  
اگلے دو سالوں میں سیکھ لیں گے۔ کوئی نارگٹ

آپ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہاں جب آپ کوشش کرنا کو دعوت دیں یا پھر دعا کے چند الفاظ تہذیب دل سے اپنے قلم اٹھائیں۔ فاموسی اور سکون کے ساتھ ان خدشات کو تحریر کریں۔ اگر واقعی وہ کسی صحیدہ خطر کی شاندی کر لیں۔ ہر وقت آپ کی نظر کام کے ثابت پہلو پر ہوئی کر لیں۔ یعنی تھوڑی بہت بھی کامیابیوں کی توبید بن لیجئے کہ آپ اس خطر سے کئے شیئے گے اور پھر اس پہلو پر کام کریں۔ آپ کامیاب نہیں ہوئے ہیں اور دوبارہ اس کام کو تجھے مگر ہوئی ہے وہ کل کی بڑی کامیابیوں کی توبید بن لکھی ہے، اس پر کھیس کر کیا حاصل کر لیا؟ اس پر چین کا حساب کریں کہ کیا کیا ضائع ہو گیا تھا اسی تیارہ فکر نہ کرنے بلکہ آئندہ کے لیے ہر یقاط ہو جا میں۔ یہ طریقہ آہستہ آہستہ پر کو اندر وہی طور پر مضبوط اور مقصود کے لیے خالص کرتا جائے گا۔ یعنی تھوڑی بہت بھروسے خوف کھانا چھوڑ دیں بلکہ تھوڑی کوچک کرنے کا حوصلہ اور بہت پیدا کریں۔

☆..... تاکہ اسی کے لیے تیار ہیں: اپنے آپ کو اس مطابق داشت ہو جائیں۔ یہ بات اس وقت ناقابل برداشت ہو جائیں کہ جب آپ اپنی صلاحیتوں کو تجاہ کرنے لگتے ہیں۔ تاکہ کی کارے میں سوچ سوچ کر جو جائیں تو یا طبقہ کارپناہیں گے اپنی غلطیوں کو خندہ پیشانی سے تسلیم کر لیں گے تو کسی بھی کام میں اپنے آپ کو اندھی اندھی گلنا شروع ہو جاتا ہے تو پھر آج سے ہی طریقے سے کرنے میں رہنمائی ہو رہی ہے کی۔ اگر آپ آج ناکام ہو گے تو اس پر زیادہ درجہ تجدید نہ ہوں، یعنی تاکہ اپنے اندر شرمندی اور احسان ندامت کے چذبات کو ختم کر لیں۔ اس طرح آپ کو اس کام کو کرنے میں راضی کر لیں۔ آپ کی کامیابیوں کے موافع بناتے میں مدد دے گے۔ آپ کی کامیابیوں کی بروزگاری میں دلتا ہے۔ اگر کسی دلتا ہے ہیں کہ آپ بھی بھی ناکام نہیں ہوتے جب تک ”یقین اور خود اعتمادی“ ہی۔

# حافظہ صحت

علماء، حفاظ طلباء، طالبات، اساتذہ، تاجر، دکاؤ، داکٹرز اور پروفیسر حضرات کیلئے ایک مفید ناٹک ہے

قانون علاج بالا گذاہ کے عین مطابق  
ایک مکمل دماغی اور جسمانی تیار کردہ  
خالص اجزاء سے تیار کردہ

لکھنؤ پریپلز سے محفوظ

بچوں، بڑوں  
بڑوں کیلئے  
یکساں  
مفید

**حافظہ صحت**

اُس کے کیا ایسے ایک ماہ کے مسلسل استعمال کے بعد جسم کی پرورش میں خاص کروادا کرتے ہیں اور اس کے اثرات ایک سال تک محسوس ہوتے ہیں

**اکس** آپ کسی بیماری کے باعث کمزوری محسوس کرتے ہیں تو حافظہ صحت کا استعمال آپ کی اندر فی خارجیوں کو درکار کے آپ کو سخت مذہب ادا کرتے ہیں۔

- حافظہ صحت حافظہ اور نظر کو تیر کرتا ہے
- آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے دور کرتا ہے
- پچھے گال اور بے رونق پھرے کو کوشش کرتا ہے
- اسکے لیے 450/- 200 مل لام
- چوتھا بار وار فون بناتا ہے
- مسلسل استعمال سے جو خارجی کے درکاریتے ہیں جاذب نظر اور خوبصورت بنتا ہے۔ وہ بھی بھی سایہ ایسا لگتے ہیں۔
- 850/- 400 مل لام

فری ہوم ڈیلیوری کیلئے ملک بھر سے ابھی فون کیجئے  
او رقم کی ادائیگی پارسل ملنے پر کیجئے

سیف دواخانہ لیات مارکٹ چوک کھاہانوالہ ملتان  
سینئریوں ایسی دواخانہ کوچک گھنٹہ گھنٹہ شارڈار خان کیلکنک جنی گوشہ دو طبقہ  
خالد دواخانہ صرف پزار ایسے آباد نیشنی پیپری دواخانہ پھری پزار گور حا  
نیا دواخانہ اسماں مارکیٹ شیدر ویجھنگ ☆ ماشاء اللہ حرج لشوجہانیاں

Cell: 0334-7629969, 0308-7520370, 0307-4099165

051-5505519

حافظہ ہرمل فارما

پاوسٹ کس 907 گلگشت ملتان



ان مخصوص پھولوں کے ہاتھوں میں قلم اور کتاب کیوں نہیں؟

## بجٹ میں تعلیم کے لئے زیادہ رقم رکھی جائے۔ طلباء کا مطالبہ

تعلیم اور آنکھہ بجٹ کے حوالے سے ہمدرد نہیں ایکلی کا انقدر

معیاری اور نایاب تعلیم ہی ملنے کے لئے پھولوں کے ساتھ مال کا حل اور ہونے کا کام کریں کوئی بھی ایسی ایکلی بات کرنے نے پہلے خود کو ایک عالم کی ہمسری کا واحد راست ہے۔ بدلتی سے تاریخی قوتی اور جگہ میں شفیق کو وہ ایسٹ باب عکس نہیں دی جسکی حقوق کا SMS تھا۔ ہبھی تھے میں انگریزی میں توکری کرتے ہیں روپیں سMS کرتے ہیں توغت کا حق پور کر کرستے ہیں۔ مسلمان کیا تھا ہونے انسانی کو حصہ کے جنوں سے نہیں۔ ایکلی محترم سعدی راشد کے جنوں سے درخواست کرنے کی آنکھہ میں کوئی خاموشی ہوئی تو جو مونی دیا کہ حکومتی ذمہ داران سے درخواست کرنے کی آنکھہ میں کوئی خاموشی ہوئی تو جو مونی میک مانگتے ہیں اور اپنی جو ہر دوسروں کے حوالے کر کے کھلول پڑھاتے ہیں۔ اس سوچ پر فوجیوں نے حکومت سے طلبہ کیا کہ دی جائے۔ اس پر ایکلی ایجادنا تھا ”تعلیم اور آنکھہ قوتی بجٹ۔“ اُنے وہ بجٹ میں طالب علموں کی ایکلوں کا خیال رکھتے تو پھولوں کی توقات ”توہین مقرر میں عثمانیہ سیدہ زہرا کی عالی آسان اور سکل ہو تو بجٹ میں پھولوں کی توقات“ کو ملتا کہ پڑھاتی ہوئی۔ اس امر شہزادہ عارف کا نکات رضا اور عبداللہ خان شامل تھے جو بھی سکر کے فرش پر میک صابرے نہیں۔ مقررین نے طلبہ کرتے نے بطور مہمان خدمتی خرچت کی۔



## لاہور گائرسکول پیرا گونٹی میں میں الکیاتی شاعرے کے موقع پر شعری محفل جشن پاٹھمن پڑھدے ہیں۔

لاہور گائرسکول پیرا گونٹی میں میں الکیاتی شاعرے کے موقع پر شعری محفل جشن پاٹھمن پڑھدے ہیں۔ شاعر منیع علی بیک طالب اور نعمان دیسے ہے ہبھی بیک سان یا منیع سان یا منیع سارہ جس کے فرش پر جھوٹی خرچت کی۔

کہا۔ شجاع کھڑا کر رکھا۔ عربے کا آنکھ کیا گی۔ تھلک سکولوں کے طلباً

مشاعرہ منعقد کیا گی۔ اس مشاعرے میں لاہور کے نامہ مختلط تھا کو

اداووں ایک ٹکن کا ٹھان کاٹج آف ہم آنکھ س لاہور لاہور

گائرسکول پورہ نادیوں ایکسا ہو گونڈن ہاؤس کارڈن ہاؤسن

ساسکولوں نہیں لایا اور ایکس رہنگر سکول پکرگ کے طلباء

طالبات نے شرکت کی۔ لاہور گائرسکول پیرا گونٹ کی اور داد

سیٹی۔ معروف صراحہ اور احتمام کر کے ایک بیتی روانہ کی داغ بیل

ذوقی ہے جو انکشہ بیدم کے طلاباً اور اپنی شرقی ملکی اور اپنی

روایت سے جوڑتی ہے۔ سکول کا ہال اس طرح سیاحاً گیا تھا کہ کی

لکھوٹی۔ شاعر کے پردازہ ہوئی تھی۔ طلباء نے سکول کے پر جمل

چتاب سان یا سین اور دیگر اساتذہ کرم اور مہماں خوش آمدید

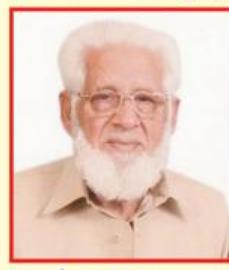


صحافی دنیا میں پھول کا سپاہی شہزادے پیغمبر

نولے دلت ہرگز کے پھول کیے

## پھول اخبار

### عکاس حرمین شریفین عظمت شیخ کے لئے تحریک پاکستان گولڈ میڈل ایوارڈ



عکاس حرمین شریفین عظمت شیخ

حرمین شریفین کی خوبصورت تصویریں ہاتھے والے ”پھول“ کے دری یہ مہرہ بان اور جو یک پاکستان میں حصہ لئے والے گلہ مختلط تھا کو ان کی خدمات کے اعتراف میں تحریک پاکستان نرٹس اور گزر نرٹس کی طرف سے گولڈ میڈل دیا گیا ہے۔ تحریک پاکستان نرٹس اور تحریک پاکستان درگزر نرٹس کے انتراؤ سے منعقد ہوئے والی تقریب میں وزیر اعلیٰ بخاری محمد شہزاد شریف نے ان کو گولڈ میڈل دیا۔ ”پھول“ ان سیستہ گولڈ میڈل حاصل کرنے والے تمام کارکنان تحریک پاکستان کو بہارک باہدیش کرتا ہے۔

### ہونہار طالبلا سب طارق کا اعزاز



گورنمنٹ نواز شریف۔ اول گزارہ بانی سکول نکھن روڈ لاہور میں دو میانعت کی طلبہ لاہوری طارق نے اسال ۹۳% فضیلہ مختسب حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل کی۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ محظی محنت کر کے آنکھہ میخان میں 1000 فضیلہ مختسب حاصل کرے گی۔ وہ اپنے سکول اور ملک کا نام روشن اور ذاتی روندی اور اپنے صدارتی کلیات کی خدمت کر رہا ہے۔



ان مصوم پھولوں کے ہاتھوں میں قلم اور کتاب کیوں نہیں؟

12 جون۔ محنت کش پھول کا عالمی دن۔



پورہی ظفراللہ خاں کی طرف سے طہی کردہ گرفتہ بخوبی کوکلت  
کالاں تھیں اور یہاں کی الہبری کے لفاظوں کے موقع پر  
بینے سارے محمد رمضان خاں، پورہی ظفراللہ خاں اور دیگر علامگارہ ہے جسے



دورہ داسکاؤٹس کا نفلز میں یعنیشنٹ بجز (ر) ائمہ شاہد، علی یا میں، بر ارشاد علی صدقی، رضا بخش، حبوب، ابوذر، مصوہ، نسیم، احمد، طارق، قریشی،  
عبداللہ، سلمان، سعید، علی، عاصم، جعفر، فخر سلطان و درجہ بند کراہ

## پاکستان بوابے سکاؤٹس ایسوی ایشن کے زیر اہتمام کا نفلز



برطانیہ سے آئے ہوئے جماعت شرکی طالب علم زین عباد حمچار  
جنپاٹاں لیکر گلاہور کے صدر سنبھال اقبال کو طہی کرنے سے پہلے ان کے گھر  
میان آصف جی، عباد حمچار اوف ٹیروز اور عباد حمچار علی انجام لائیں گے جس کے بعد

سمیم کو 2020ء تک 10 لاکھ بوابے سکاؤٹس اور گرل سکاؤٹس  
فریجیک پروگرام کا نفلز منعقد ہوئیں۔ ایتنا ہی اقتدار کی مدد سے یعنی  
نہیں پہنچنے والا جناب گلگھستان پاکستان ریلوے پاکستان اور  
بھیب، ابوذر، مصوہ، نسیم، احمد، طارق، قریشی، رضا ارشاد، مصطفیٰ، مصودہ  
شفارشات میں تو یہ یوچہ پر گرام پالیسی اور تو یہ تربیتی پالیسی و  
ٹشویل کی اور اعتماد خیال کی۔



بال احر کے عالمی دن کے سلسلہ میں بال احر جناب کے زیر اہتمام منعقدہ سمینار سے واکی یونیورسٹی فریڈم دین احمد خاطب کر رہے ہیں  
لیکچر پر بہرہ بیجیک، سمنی، اکٹر، شریف اور سید فردی، بریکے (ر) اور جمیں نیٹھیں ہیں



نام: نصرت ایاز مرزا۔ ولد مرزا ایاز احمد  
کلاس پریپ (فرستہ انعام)

### اہم اعلان

”پھول“ کے دو فلکار اور قارئیں جو ”پھول“ کی ساگرہ تقریب  
میں شرکت کرنا چاہتے ہیں، وہ جلد از جلد اپنے کھاہوں پر اتفاق  
بھیج کر کواف نامہ مٹھواں۔ پھر کہتا خوب ہوئی۔



فاطمہ جناح میئی یکل کالج کا سالانہ کانفرنس  
ڈگریاں اور میڈل دیے گئے

وہ علمائے کرام مثلاً عظام آئندہ کرام سیاہی کا رکن  
و انشور حسینی اور بیہ مفتی اور کامل اقویں اور طاب  
علم جنہوں نے پاکستان کی تاریخ میں میں بھی کسی بھی  
وقت تحفظ و ناموس ختم نبوت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حوالے سے کی  
بھی تم کی تحریری، تقریری، علی کی اور علی خدمات سراجام  
دی ہو۔ ایسے عزز خواتین و مذہرات کی خدمات کو  
”ختم نبوت (صلی اللہ علیہ وسلم)“ اسیکلوبیڈیا، نامی ایک فہری  
کتاب میں محفوظ کے تاریخ اور پیکار کا حصہ بنایا جا  
رہا ہے۔ مندرجہ بالا خصوصیات کے حوالے میں خاتمین  
حضرات اسے کوئی اور موضع کے حوالے سے مکمل  
خدمات (جو کہ ریکارڈ سے تقدیم شدہ ہوں) کی  
تفصیل فی الف درود و آنکہ دریں ہا کیاں کی خدمات کو اس  
کتاب میں شامل کر کے تاریخ کا حصہ بنایا جائے۔  
صاحبزادہ تحقیق القرآن مفتی محمد وحید قادری ناظم اعلیٰ  
رضویہ ریسٹ سٹرنچ سرکل مارکیٹ۔  
C بلاک مائل ناؤن لاہور

## اپیل



پھول بڑا مقبول معیار، مقصودیت اور مقبولیت کے 21 شاندار سال



نام.....مزہر اقبالی۔ تاریخ پیدائش.....23-6-1995 (سالگرہ)  
مبارک ہو۔۔۔ مشاغل.....پھول میں تدبیری لائے کے لئے  
کہانی لکھنے کا سچے رہنا (میں معلم گرانے والی تدبیری قول  
نہیں)۔ ارادے.....ڈاکٹر بننا۔ تدبیری.....پڑھنے کا شوق دلایا  
۔۔۔ پڑھنے کے لئے خلصہ میاں اولیٰ۔۔۔ کندیاں خلصہ میاں اولیٰ

نام.....مریم شاہ۔ تاریخ پیدائش.....15-6-1995 (سالگرہ)  
مبارک ہو۔۔۔ مشاغل.....پھول کی کمیابیاں پر (میمن میں  
چھڈلیا کریں فا کہہ ہو گا)۔ ارادے.....ڈاکٹر بننا۔ تدبیری  
۔۔۔ بیٹیں تو بہت لکھن یا دیکھنیں (یعنی حافظ کرو ہو گیا)۔۔۔ پڑھنے  
فتنے والی خصیلہ بارہوں آباد

نام.....عمری عروج۔ تاریخ پیدائش.....20-6-1998 (سالگرہ)  
مبارک ہو۔۔۔ مشاغل.....واری کھانا ارادے.....لکھنے  
بننا۔ جس سے ملک کو فائدہ ہو (ایسی پیچ ہاتھ جس سے ملک کو فائدہ  
ہو)۔۔۔ تدبیری۔۔۔ لکھنے میں پڑھنے کا ایسا۔۔۔ پڑھنے کا  
وائر و دین پڑھنے کا۔۔۔ پڑھنے کا

نام.....قمریمہ۔ تاریخ پیدائش.....1-2-1998 (سالگرہ)  
مطاعد کر۔۔۔ ارادے.....بائیان کا صدقہ بننا (بدعوتوں کے  
مقدے میں وغیرہ کا تحریر ہے کیوں؟)۔۔۔ تدبیری  
۔۔۔ انتشار۔۔۔ پاری آئنے پر آپ کا تحریر ضرور شائع ہو گا۔۔۔ پڑھنے  
کریں (آپ بھی انتشار کریں)۔۔۔ پڑھنے کا شکوہ

نام.....عفیان احمد سرکانی۔ تاریخ پیدائش.....1-1-1970  
مشاغل.....ایجاد اور سکول کے بچوں کو پڑھانا (مکل کے بچوں کو بھی پڑھا کر کیسی)۔۔۔ ارادے.....عمردا در رنج  
کر لیا (مبارک ہو)۔۔۔ تدبیری۔۔۔ مطالعہ کا شوق پیدا ہوا پڑھنے  
کیلئے لکھنے کی وجہ میں اضافہ کیا۔۔۔ پڑھنے کا شوق ہوا۔۔۔  
لکھنے کا

نام.....عاصم جیس۔ تاریخ پیدائش.....10-11-1996 (سالگرہ)  
مشاغل.....اسلامی کتابوں کا مطالعہ کرنا (دیکھا چکی کسی  
چھڈلیا کریں)۔۔۔ ارادے.....خطبہ بننا۔ تدبیری  
۔۔۔ مطالعہ حاصل ہوئی  
۔۔۔ پڑھنے کا شکوہ

نام.....سیدہ امیر الحسن۔ تاریخ پیدائش.....8-9-2001 (سالگرہ)  
مشاغل.....کتابیں پڑھنا۔۔۔ ارادے.....ڈاکٹر بننا (کمپریٹر میں  
کر کر پڑھنے کو شارہ)۔۔۔ تدبیری۔۔۔ مطالعہ حاصل ہوئی  
۔۔۔ پڑھنے کا شکوہ

نام.....سیدہ امیر الحسن۔ تاریخ پیدائش.....30-6-1994 (سالگرہ)  
مشاغل.....دوستی کرننا (خودو ہر کسی سے لڑتی رہتی ہیں)۔۔۔ ارادے  
و دریمان ملک کرنا (خودو ہر کسی سے لڑتی رہتی ہیں)۔۔۔ ارادے  
۔۔۔ اچھی لکھاری اور ڈاکٹر بننا۔۔۔ تدبیری۔۔۔ احتجاج کیا۔۔۔ پڑھنے  
کے لئے جزاں

نام.....سعیدیہ بیکر۔ تاریخ پیدائش.....14-6-1993 (سالگرہ)  
مشاغل.....دیکھ کر ہم کیا میں پڑھنا (دوستی کی  
انٹھے لوگوں سے ہی کرنا)۔۔۔ ارادے.....لکھنے جانی کرنا (لکھنے چھوڑ  
۔۔۔ زندگی کے لئے کون کہہ رہا ہے؟)۔۔۔ تدبیری۔۔۔ اچھی سوچ پیدا کی  
۔۔۔ پڑھنے کا شکوہ

نام.....سویا شیر۔ تاریخ پیدائش.....10-10-1999 (سالگرہ)  
مشاغل.....مطالعہ کرنا۔۔۔ ارادے.....ڈاکٹر بننا (ایسے  
کڑوں کا ہم کیا کر سے گے؟)۔۔۔ تدبیری۔۔۔ مطالعہ کا عادی بنایا  
۔۔۔ پڑھنے کے لئے کون کہہ رہا ہے؟)۔۔۔ تدبیری۔۔۔ اچھی سوچ پیدا کی  
۔۔۔ حافظ عبد العزیز



**پھول** 12 جون۔ محبت کش پچوں کا عالمی دن۔



نام ..... محمد اوسٹھوری سارنخ بیوی آش ..... 3-3-1992  
مشاغل ..... لوگوں کو چھانا۔ پریشان کو بھی (پوری قوم کو چھانا۔ ارادے۔ ایک نیک انجینئرنگ۔ ایسا اللہ۔ تبدیلی معلومات میں اضافی کیا

نام ..... عابد حسین۔ تاریخ بیوی آش ..... 9-9-1992  
مشاغل ..... سرکنس پناہ اور سائکل چالانا (موڑے لئے بھی ہے؟)۔ ارادے۔ پاسان اور عالم اسلام کی جانب اور رچ پڑانا (اوچے کیروپا پاتا اس انے؟۔ تبدیلی۔ پڑھنے کا بندہ۔ پیدا رکیا۔ پڑھنے کا ملی۔ مذہب و دھرم

نام ..... احمد سعیل۔ تاریخ بیوی آش ..... 11-5-1997  
مشاغل ..... کتابیں پڑھنا۔ ارادے۔ جاپ کرنا کسی ادارے کا مالک بننے کا ارادہ کریں۔ تبدیلی۔ پڑھنے کی صلاحیت بہتر ہوئی ہے (گرسو پڑھنے کیلئے)۔ پڑھنے کا بندہ۔ پیدا رکیا۔

نام ..... چودھری مرضیں۔ تاریخ بیوی آش ..... 5-1-2004  
مشاغل ..... مطالعہ کرنا۔ پیدا رکیا۔ اور دیلوں کی چھٹا (پھر پھکا۔۔۔)۔ ارادے۔ پاٹک بیوی۔ جدی۔ کوئی خاص نہیں۔ پڑھنے کا بندہ۔ اپنے اپنے شرفی

نام ..... احمد یاد۔ تاریخ بیوی آش ..... 12-6-1994  
مشاغل ..... (سائکر مبارک ہو۔)۔ مشاغل۔ مطالعہ کرنا۔ تھے ہوتے تو چوری شہر کیا جائیں۔ پیدا رکیا۔ ارادے۔ اداکار بننا (ہمارے ساتھ اداکاری نہیں پڑے کی۔ آپ کو بیکار کرو دیا گیا ہے)۔ تبدیلی۔ محبت و ملن بنایا۔ پڑھنے کا بندہ۔

نام ..... حافظ محمد شمزاد۔ تاریخ بیوی آش ..... 30-7-1992  
مشاغل ..... مطالعہ کرنا۔ ارادے۔ دن کی خدمت اور سلک کی خدمت کرنا (کاش۔ آپ۔ ایسا یہ کریں گے)۔ ارادے۔ پاڈنڈ بنایا۔ پڑھنے کا بندہ۔

نام ..... عاصمہ۔ تاریخ بیوی آش ..... 7-7-2004  
مشاغل ..... کاروں دیکھنا (آئینہ نوٹ کیا تو کیا کریں گے)۔ ارادے۔ پاکت بنت۔ تبدیلی۔ کہاں اس پڑھنے کی پڑھنے کا بندہ۔

نام ..... اسامہ افقر۔ تاریخ بیوی آش ..... 14-11-2001  
مشاغل ..... کرکٹ کھلانا۔ ارادے۔ مجہر بننا۔ سلک کی خدمت کرنا۔ تبدیلی۔ پیزی و سیت (85) کو۔ پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ پڑھنے کا بندہ۔

نام ..... میل صیم۔ تاریخ بیوی آش ..... 3-1-1998  
مشاغل ..... ایک گلہ کے پہانے۔ دیلخان ڈسے دیا کر کر کن ہم میں شویلیت (بھر بولے ہے)۔ تبدیلی۔ ملکان روڑ دوڑ پڑھنے کا بندہ۔

نام ..... حافظ محمد شمزاد۔ تاریخ بیوی آش ..... 28-8-2006  
مشاغل ..... کمپیوٹر (جیک رہا؟)۔ ارادے۔ داکت بنتا ہے (آپ ہمیں جائیں گے)۔ تبدیلی۔ ایضاً کھوف۔ محن۔ پڑھنے کا بندہ۔

نام ..... سعید اللہ۔ تاریخ بیوی آش ..... 13-9-1993  
مشاغل ..... پڑھنا۔ لکھنا۔ ارادے۔ ارادے۔ ارادوں کی ہاتھ پر چھمک دھوکے سے (وکیڈھوں سے پڑھنے کی)۔ تبدیلی۔ ایضاً کھوف۔ محن۔ پڑھنے کا بندہ۔

نام ..... محمد راشدان بلوچ۔ تاریخ بیوی آش ..... 1-1-1989  
مشاغل ..... شاکوٹ۔

نام ..... محمد اسٹم۔ تاریخ بیوی آش ..... 5-6-1993  
مشاغل ..... سارکر (سارکر ہو)۔ ارادے۔ ایک اچھا عالی سادگن کی خدمت کرنا۔ ایسا (اوہسا) نیک گلہ۔

نام ..... قرباس۔ تاریخ بیوی آش ..... 3-1-1998  
مشاغل ..... کچھ کچھ کچھ۔ ارادے۔ توکری کرنا (ارادے تو افری کر لیا کریں)۔ تبدیلی۔ داق خوبی ہے (گر پچھک کچھ)۔

نام ..... عاصم۔ تاریخ بیوی آش ..... 2-1-2008  
مشاغل ..... شاکوٹ۔

نام ..... محمد عمران۔ تاریخ بیوی آش ..... 1-1-2011  
مشاغل ..... پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ پڑھنے کا بندہ۔

نام ..... فاتح یہیم۔ تاریخ بیوی آش ..... 2011ء

صدام .....  
محمد نعماں .....  
حاء صطفی .....  
شمریار .....  
قرباس .....  
محمد عمران .....  
عام .....  
فاتح یہیم .....  
پھول





☆.....می کا مغلہ زبردست تھا۔ حمد، فتح، کریم اور اداری زبردست تھے۔ حربیوں میں زندہ کہانی بھائی ہی، مگر۔ یہم احشاب، پیغمب خوب، دیا جلاسے رکھنا، مژدوں کا عالمی دن اور پیر کیبڑ بہت پسندہ تھی۔

(حمد ریحان حضرت سرکانی صدر حسین سرکانی، سلیمان مجید، سراج الدین، وقار الدین، علام حسین سرکانی، اکبر جاوید سرکانی، احمد رضا سرکانی، حضور رضا سرکانی، حضور شمس سرکانی، محمد جان رضا حسان رضا، سیفی رضا کاکو، ماسون اچڑی اور نلسون نائیں سرکانی، آئینا نائیں سرکانی۔ (وائل صوپر) حق کہد پور ڈیوہ غازیخان)

☆..... تمام لسلے ایک سے بڑا کرایک تھے۔ پورے کامپونے سے سالانہ زبردست مشیخ بہر بن تھا۔ (مہر احمد) لپرچ و دری ایک سے شروع ہوتے ہیں۔ وادی کا پورے خالد بن کنام کے نام "ز" سے شروع ہوتے ہیں۔ وادی کا نام راجہ بن ایک بھی کامران اور دلگیر عیسیٰ تھیں۔ پورے کامپونے سے پلے ہم بھی جان کامران اور دلگیر ایک بھی تھے۔ (تو پلے کی کریے) بھائی کامران اور دلگیر بھائی تھے۔ پورے کامپونے سے شروع ہوتے ہیں۔ وادی کامپونے کے نام تھا۔ (مہر احمد) ایسے اور دلگیر عیسیٰ تھیں۔ کامران ایک بھی کامران اور دلگیر عیسیٰ تھیں۔ پورے کامپونے سے پلے ہم بھی جان کامران اور دلگیر ایک بھی تھے۔ (تو پلے کی کریے) بھائی جان کامران اور دلگیر بھائی تھے۔ (مہر احمد) کشون کے نامی دن پر جنت ایک ایکشاف سے واٹھے کے ہم پاکستانی آئن تک اندھی سے میں اور جنگی تھیں سے حاڑ ہو گر کان کے مژدوں کی جماعت میں یوم جنی ہجاتے ہیں اور انہاں کو در بھاڑے ہیں۔ دمگ مھانیں کی جماعت میں یوم جنی ہجاتے ہیں۔ اور انہاں کو در بھاڑے ہیں۔ وادی کو مسلسل بھکارے رکھتے کی خوشیں واٹھہ ہو رہی ہے۔ (رمیض۔ رایگی) پول ساتھیوں کی خوشبوچیاں میں جیل پیش نظر ایک بھائی کامران سا پہلوں کی طرف شمارنگا۔ سروچ ورق خوبصورت کشون کے نامی دن پر جنت ایک ایکشاف سے واٹھے کے ہم پاکستانی آئن تک اندھی تھیں ایک بھائی تھے۔ پورے کامپونے سے شروع ہوتے ہیں۔ دمگ مھانیں کی جماعت میں یوم جنی ہجاتے ہیں۔ اور انہاں کو در بھاڑے ہیں۔ وادی کو مسلسل بھکارے رکھتے کی خوشیں واٹھہ ہو رہی ہے۔ (رمیض۔ رایگی) ایک حصے میں اینہیں بند کرنے کی طلبی مت بھیجے گا۔ (دھکی دیکھے زرا) (مہر زندہ اسلام۔ لکپور)

☆..... می کا خوبصورت شمارہ طا۔ حمد و فتح اور کریم کے بعد اداری پڑھا۔ یہاں لگ رہتا کہ مسکن ایشان والاصحی سے۔ وہی ذائق۔ ایک تھام کا پانچہ اور پیسے مخصوصت کی ایضاً کا کارہ اس کی تھانے کی پانچہ کیا جاتا ہے۔ اس سینے ہی تاپ آٹی بھی اس سے جو کہاں تھی وہی طاہر ہری (مہر شدید) بے حد بھی گی (بیکھر منہ کی بھی بھروسی کی کنیں)۔ تمہیں پاکستانی قوم داعی شرمنہ ہیں۔ ہبہ زبردست اولاد کی ہبہ تو اسلام کر کی خوفناک بھکارے رکھتے ہیں۔ یہ سوچیں کہ پورے پاکستان آن کھڑے پڑے ہیں اکن کو کوئی نہیں بلکہ یہ سوچیں کے قطبے قطبے سے دیباڑتے اور سوکھا یہ مکی روز خافت الشعائی کو پسند آجاتے اور ہماری مختفیت کا سبب ہیں جاتے۔ (بالک) تمام پھول ساتھی اپنے گل کریں (محسن امان اصفر۔ تبلہ چک مارک) .....می کی تھانے کا تھار دزدست تھا۔ زندہ کیانی اور اداری پڑھ جانشین ہوتے ہیں۔ ہاں جی کے تو کمال کو کھانا اور دماغ کیا جائیں۔ دکھا ان ایشان اور پھول سے امداد بھی نیک چھیں۔ (ابن نیک) (مہر زندہ اسلام۔ لکپور) پس سے پلے ہم بھی اپنے چھپر کر کھانے کے قطبے سے دیباڑتے اور سوکھا یہ مکی روز خافت الشعائی کو پسند آجاتے اور ہماری مختفیت کا سبب ہیں جاتے۔ (بالک) تمام پھول ساتھی اپنے گل کریں (محسن امان اصفر۔ تبلہ چک مارک) .....می کی تھانے کا تھار دزدست تھا۔ زندہ کیانی اور اداری پڑھ جانشین ہوتے ہیں۔ ہاں جی کے تو کمال کو کھانا اور دماغ کیا جائیں۔ دکھا ان ایشان اور پھول سے امداد بھی نیک چھیں۔ (ابن نیک) (مہر زندہ اسلام۔ لکپور) اسے بھائی صاحب ای جو آپ کے چھکلے میں نہ یہ بچوں کی بھوک سے بالا رہیں۔ آپ تو صرف تم پیٹھے ہو گئی کوئی بھٹا پر مجور کر سکتے ہیں۔ وہی بھی اکابر اپنے یہ سلسلہ تم کریا تو جاتے۔ رساں کو پوچھتا ہی پھر بڑوں گے (جب یہ ٹھکانے ہوتے ہوئے چھپ کی پڑتے ہیں)۔ اسیوں کیانیں میں سے کوہاں ایکنے واقع ہے۔ (مہر زندہ اسلام۔ لکپور) اسی یا ستی کی مکاہی کی ہے۔ (مہر زندہ حظیط۔ ڈیوہ غازیخان)

☆..... می کا پہول خوبصورت تھا۔ اور زبردست کیانوں کے ساتھ بھیش کی طرح اچھا تھا میں آپ نے یہ چھکے ختم کرنے کی بات کی ہے تو ایراں میرانی اسی اپنے لارے کے گلکھیں ان ٹھکانوں کی بولتے تو "پھول" پر بہار آتی ہے۔ ان ٹھکانوں کے بغیر "پھول" اور حورا اور حورا سامسون ہوتا ہے۔ (مہر عزیز اکبر، محمد اکرم، نجم اکرم حاصل پور) .....اس ماں مجھے "مہر شرمنہ ہیں" ایسی گلی اور "پھول" سے ایک اندوڑی پڑھ کر پھول کی خواہشون کا پتہ چلا۔ "سائنس کی دنیا" میں

کے سچی سلطنتی احتجاج تھے۔ (انقرہ چون شاہ)

☆..... آپ کہتے ہیں کہ بخشنے کے ایسے جانب لکھا کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے میں نے یہ خداکشاہی ایک طرف تصوری ہی جگہ چور کی پاپھر بخشنے کے بھی طرف پہنچنے لجھتا ہے اس طرح تو بہت سچے شانع ہوں گے اور انکا یہی بڑی لگائے گی۔ میری اس مذکول کو آسان کریں۔ آپ کا پہلے اصول میری کنجھے سے پاہر ہے۔

(ای یہے تو آپ کی کمیاں شانع نہیں ہوتیں کہ جو ہماری کنجھے سے باہر ہوئی ہیں) (جوچہر لاہور)

☆..... پھول کی ساری نعمتیں صوصاً مجید قطاہی صاحب اور اور شہب مرزا صاحب جبار کا باب کے حق ہیں۔ ہم کی اخلاقی محنت اور اگلے سے ہر ماہ دکھ بھرے پاکستان کو ایک ملک دے پہنچایا جاتا ہے میں کا

گھنٹہ جسے ایک رسانے سے تسلی کر کے بھائی گھوٹائیں جس کی وجہ سے نام بچوں ہے۔ جوچہر مفت و خوبی بدلات ہر طرف خوشیاں سمجھ دھنے ہے۔ پھول بھائی اور بڑوں کے لئے یہ صدقہ ایک سالانہ

بلکہ ایک اچھا سادگی ہے جس کی ہر چور اسے اخلاقی شکوہی پیام

لیے ہوئی ہے۔ پھول اپنی عطاں اکاپ ہے۔ جس کی تحقیقی طریفہ کی وجہ سے اس میں شانع ہونے والی تمام اخلاقیں دلچسپ اور

سین آسوز ہوئی ہیں۔ خصوصاً ادارے اور کشاورز اتو لاجا بہوبت

ہیں۔ میری بیٹی بجکہ کلاس دن کی طالب ہے کی علمی و دریافت کے لئے میں نے پھول کا احتساب کیا ہے کیونکہ نہدشہ اسی بھی سے مطالعہ کا بہت شوق ہے اور جب وہ سارے میں بچانا چاہیے۔ مکھی ہے تو اس کی خوشی قابل دید ہوئی ہے اور بچہ والدین کی خوشی، پھول کی خوشی سے پڑھ کر بھالا اور کچھ ایسا ہوئی ہے کہ دن بھر چارباہے۔ علاوه اسی پاٹ کے علمی و دریافتی ترقیات میں پھول کی نہدوں کی رہنمائی اور تربیت میں پھول کی تعلیمی و تربیت کے زندگانی، بان بی، بخیر خواب دو جلا لے رکھنا، بہت دیکھی، بہت ہر عمر کے لئے شرکت کرتے ہیں۔ کوئی لکھاری کی حیثیت سے تو کوئی آدمی اپنے ارادے سے فواز رہا ہے۔ کوئی سکراٹیسیں سکرپر رہا ہے تو کوئی پھول اکٹری میں اپنے اپنے کام کا کام جس کے لئے بھائی اپنے پاٹ کے توقیعی ہوئی کہنی خوشی کے ساتھ بہت خوشی ہوئی۔ آپ پھول کا سلسلہ پیر ختم کر دیں۔

☆..... اللہ تعالیٰ نے ہماری ایک بھائی کی شدنی کو خوبی پر دیکھا ہے اور کشاورز اتو لاجا بہوبت

بہت بہت خوبی۔ آپ نے اپنے ادارے میں پھول کو سخت کرنے کے لئے جو رہائی مانگی ہے۔ میرا وہ اس کی خانقت میں ہے۔

مراح کے اس خصوصیت سے بھلے کو جاری رہتا چاہے۔ علاوه اسی

ایک بچوں کی پہلی خدمت ہے کہ دل اسلام کو بزرگ کر دیتا کے

چاربیں کی معلومات میں اضافہ ہو سکے۔ (قی۔ ضرور)

اس پھول کی ہر بیچی محنت سے بھری ہے۔

ہر قبول ہے چاہر بات کھڑی ہے  
ہوں خوشیاں مطلا رہب کی خانست تو کرم ہو  
ہر پبلی سُدِ ممان کے پیر میں لب پر کھڑی ہے  
(بہت خوبی) (خلالِ احمد۔ بھل)

☆..... میں جو پہلے میں مارے پہنچ جائے سے میں کہنے

“پھول” میں تجھیں تو توازہ اور سلے سے پڑھ کر پیار اور اچھا ملاد

پڑھنے پڑھنے تو دماغ میک میک اٹھ۔ جو غشت نیک نیک میں  
مذکول موضع پڑھنے کو ملا۔ (کل پندوگو) ادارے، پبلی پکھلے اخداز میں لکھا رکھی جو کافر میں لے جائیں کہا کیا باؤ!

اپ میں آپ کے پڑھنے تا خود میں اپنے جیسا جایے سے زدہ ہریار کا۔

آپ کا دل کیے دھماکہ نے کیا رکھا اپ نے اچھا کھا اسے؟ میں تو میر کا شادہ یاد ہے پہلی بدمغہ ساخت۔ آپ کے

زیورست تھے، قوت، جوابات اکیس تھے آپ کی تصریح کہیں تو

محنت کی قدر کرتے ہیں بھی پچھے کہ ایک زبردست مذکول کی

نہتے ہوئے بھیں لئے دل تکتے ہیں۔ بے رنگ بھی اچھا

چور ڈنے قیروہ کا سلسلہ بند نہ کیا جائے آپ کی تصریح کہیں تو

معلوم ہوتا ہے کہ آپ نہایت تینجاہے اور اک کوئی کوئی

وہوکر ہے آپ اپنی محنت کا خال رکھ کر اور اس کو کوئی تاریخی

لیں۔ اس شانے سے اسے دادا خاصہ ہے اپنے پانی میں پانی بھر آیا۔ پھول سے اخنوخ

باہ بی، بمہشمند ہیں (محظ طاہر عزیز) بہت پندلے ایک میں محظ طارقی

کر رہا، نے طروہ راجہ تک آدمانے کی اس وفہ کو کشی کی کامیاب

چاہیے اور ان ایتھے اقدامات کا خیر ہقدم کرتے ہوئے ان پر فوری

پھول بڑا مقبول معیار، مقصود ہوتا اور مقبولیت کے 21 شاندار سال پھول

عشا اسکول سے گھر آئی اور اسے اپی اور اپی کو سلام کیے بغیر اسے کمرے میں چلی گئی۔ اس کے پیچے جاب بھی کھر میں دلچل ہوئی۔

ای تے جاپ سے پوچھا "آج عشا کو کیا ہوا ہے؟" وہ غصہ میں دھکائی دے رہی ہے۔ کیا اسکول میں کسی سے بھگڑا تو نہیں ہوا۔

"جی ای۔ عشا کا اسکول میں اپنی دوست کے ساتھ بھگڑا ہوا ہے۔ اس لیے وہ غصہ میں ہے۔"

ای اور اپی دو قوں عشا کے کمرے میں گئے تو وہ اپنے بستر پر منہ سر باش میں چھاٹے لئے ہو گئی۔

ای تے پوچھا۔ "کیا بات ہے ٹھوٹیں بتاؤ۔"

"میں نے نہیں آئنا، بھی بہت غصہ ہے۔ مریم نے مجھے دھکا دیا تھا اور میرے راتام بھی بیگرا تھا۔ میں نے اس سے بات بھی نہیں کر دیں اور نہیں اسے اپنی سارکلہ پر بدلانا ہے۔"

عشانے اپنی ای کو تیالا۔

ای نے کہا۔ "تو بھی بات ہے۔ مریم کو اپنے نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اس نے اپنا آیوں کی۔ وہ تمہاری بیکی ہے۔"

عشانے کے بولے سے پہلے ہی جاب نے کہا کہ پہلے عشا نے اس کے ساتھ تکلیف سے انکار کیا تھا اور اس کا منہ بھی چڑا تھا۔

"کیوں عشا نے اپنا کیا تھا؟ ای تے پوچھا۔"

"میں نے تو اسے کہا تھا کہ بھی تمہارے ساتھ نہیں کھیل سکتی۔ وہری لڑکا تو اس کے ناک کا بھی نہیں اڑانی ہیں اور اسے کافی بھی ہیں۔"

"بہت بُری بات ہے۔ اس طرح کی باتیں کرنا بہت غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ سب خشت نہیں ہے۔ تاہی جاں نے کہا۔"

جواب نے پوچھا۔ "ایک دوسرے کا نام بکھانے سے کیا اللہ تعالیٰ نے شک کیا ہے؟"

"جی۔ بیٹا اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے۔ آؤ تم دو قوں میرے پاس بیٹھو۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ

نے کہنے پا تھا۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جواب نے پوچھا۔ "ایک دوسرے کا نام بکھانے سے

کیا اللہ تعالیٰ نے شک کیا ہے؟"

دو قوں میرے پاس بیٹھ گئے اور اس کے پہلے تیالے کے "اللہ تعالیٰ نے دو قوں کو مردے ناموں سے بلانے یا اپنے کا نام بگاڑنے سے منع کیا ہے۔ اگر کسی کی بُری بات کا تمہیں پہلے ہو جائے تو اسے ذمیل کرنے کے لئے دو قوں کو نہیں پہلے ہو جائے۔"

تیالے کے "اللہ تعالیٰ نے دو قوں کو مردے ناموں سے بلانے یا اپنے کا نام بگاڑنے سے منع کیا ہے۔ اگر کسی کے خلاف پکھڑیا کریں تو وہ

نہیں کرتا۔ اس میں کہہ کر کہ میں کہہ کر پسند نہیں کرتا کہ تم ایک دوسرے کا نام اڑائیں، ایک دوسرے کو لیل اور سوار کریں۔ اسی طرح اگر کسی نے کیتی

بات نہ کی تو وہ نہیں کہتا جائے کیا اس نے کی ہے۔ اور کسی کے متعلق خواہ تو وہ نہیں سوچتا جائے کیا وہ میرے خلاف ہے یا مجھے بارے میں کوئی بُری بات سوچ رہا ہے۔ جب تک کہتی ہوں پہنچنے میں جائے اس وقت تک کوئی رائے



کسی کو بُری بات نہیں ہے کہ وہ خودی سزادے۔ قانون کا اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا ہے۔

عشا اور جاپ کے لایو نہیں تارہ ہے تھا اور وہ دو قوں فور سے سُن رہی تھیں۔ انہوں نے بتالا۔ "دوسروں سے تھی سے بات نہیں کرنی چاہیے اگر کوئی بات کسی سے منوں بھی ہو تو گھری والا ایک مم ہو جائے تو اچھا ہے۔"

"یہ تو بُری بات ہے اس طرح نہیں کہتا چاہیے۔ کسی کے پاس اگر کوئی اچھی چیز ہو تو اگر کسی میں بچھوپیاں ہوں تو سے جو اسے دینا چاہیے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اپنے رب کے راستے کی طرف عتلِ عتل میں ہو جائے اسے حمد کہتے ہیں۔ حمد کرنے کے بعد جو مختصر رُحْمَةَ اللّٰهِ تَعَالٰی۝ کے جا ہے اور خدا جاہنے کی کوشش کرنے کے بعد جو مُغْفِلَةَ اللّٰهِ تَعَالٰی۝ کے جا ہے اسی طریقے سے بُری بات دینی چاہیے اور لوگوں سے نہیں کہتے ہے۔

عشا کے متعلق کوئی انکی بات نہیں کہتی چاہیے تھے تم اس کے ساتھ مدد کرنا چاہیے۔ اس سلسلہ میں اہم بات یہ ہے کہ جب آپ سوچ ہو جائے کہ یہ بات غلط ہے تو اس پر اڑائے نہیں رہتا جا ہے کہاں کی مدد کرنا چاہیے۔

عشا نے پوچھا۔ "کیا بات ہے ٹھوٹیں بتاؤ۔"

"میں نے نہیں آئنا، بھی بہت غصہ ہے۔ مریم نے مجھے دھکا دیا تھا اور میرے راتام بھی بیگرا تھا۔ میں نے اس سے بات بھی نہیں کر دیں اور نہیں اسے اپنی سارکلہ پر بدلانا ہے۔"

عشا نے اپنی ای کو تیالا۔

ای نے کہا۔ "تو بھی بات ہے۔ مریم کو اپنے نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اس نے اپنا آیوں کی۔ وہ تمہاری بیکی ہے۔"

عشا کے بولے سے پہلے ہی جاب نے کہا کہ پہلے عشا نے اس کے ساتھ تکلیف سے انکار کیا تھا اور اس کا منہ بھی چڑا تھا۔

"کیوں عشا نے اپنا کیا تھا؟ ای تے پوچھا۔"

"میں نے تو اسے کہا تھا کہ بھی تمہارے ساتھ نہیں کھیل سکتی۔ وہری لڑکا تو اس کے ناک کا بھی نہیں اڑانی ہیں اور اسے کافی بھی ہیں۔"

"بہت بُری بات ہے۔ اس طرح کی باتیں کرنا بہت غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ سب خشت نہیں ہے۔ تاہی جاں نے کہا۔"

جواب نے پوچھا۔ "ایک دوسرے کا نام بکھانے سے کیا اللہ تعالیٰ نے شک کیا ہے؟"

"جی۔ بیٹا اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے۔ آؤ تم دو قوں میرے پاس بیٹھو۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے کہنے پا تھا۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے دو قوں کو مردے ناموں سے بلانے یا اپنے کا نام بگاڑنے سے منع کیا ہے۔ اگر کسی کی بُری بات کا تمہیں پہلے ہو جائے تو اسے ذمیل کرنے کے لئے دو قوں کو نہیں پہلے ہو جائے۔"

تیالے کے "اللہ تعالیٰ نے دو قوں کو مردے ناموں سے بلانے یا اپنے کا نام بگاڑنے سے منع کیا ہے۔ اگر کسی کے خلاف پکھڑیا کریں تو وہ

نہیں کرتا۔ اس میں کہہ کر کہ میں کہہ کر پسند نہیں کرتا کہ تم ایک دوسرے کا نام اڑائیں، ایک دوسرے کو لیل اور سوار کریں۔ اسی طرح اگر کسی نے کیتی

بات نہ کی تو وہ نہیں کہتا جائے کیا اس نے کی ہے۔ اور کسی کے متعلق خواہ تو وہ نہیں سوچتا جائے کیا وہ میرے خلاف ہے یا مجھے بارے میں کوئی بُری بات سوچ رہا ہے۔ جب تک کہتی ہوں پہنچنے میں جائے اس وقت تک کوئی رائے

## کن باتوں سے اللہ نے منع کیا ہے۔





عبدہ بیس

## خزانہ

# علم کی فضیلت

ذیثان ایک ڈین بچھائیکن وہ اچنی پڑھائی پر توجہ نہیں دیتا تھا۔ ہر وقت حکیل کو میں مگر رہتا اس کا پسندیدہ مشغله تھا۔ ایک دن حکیل کو دو ران کیاری سے اس کو مرارتہ کا نہ ملا۔ جب اس نے وہ کاغذ دیکھا تو وہ ایک نقش تھا۔ یہ کی تدبیج خزانے کا نقش لگا تھا جو باعث کوئی دن تھا۔ ذیثان کی خوشی کی انبیاء نہ رہی کی طبل عبارت ہے۔ اس میں صروف رہنا، تحقیق اور بحث و مباحثہ کرنا ہجاد ہے۔ علم سکھا تو صدقہ ہے۔ علم تہائی کا ساتھی، فراغی اور تحدیتی میں رہنا، علم خوار دوست اور بہتر نہم ہیں۔ علم جنت کا راستہ بتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ علم کی ذریعے قوموں کو سر بلندی عطا فرماتا ہے۔ لوگ علماء کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ دنیا کی مٹی پر ان کیلئے دعاۓ مغفرت کرنی ہے۔ کیونکہ عالم دلوں کی زندگی ہے اور انہوں کے لئے بیانی ہے۔ علم بسم کی توانائی اور قوت ہے۔ علم کے ذریعے انسان فرشتوں کے اعلیٰ درجات تک جا پہنچا ہے۔ علم میں غور و خوب کرنا کوئی خزانہ نہیں۔

ذیثان پر پڑھ کر بہت شرمende ہوا اور یہ مدد کیا کہ اور دوسرے علم۔ آپ نے دلوں کی تفریق کی اور پھر علم کی جگہ میں شریک ہو گئے اور فرمایا "یہ ہیں جگس سے ہے اور عمل اس کے تاثان ہے۔ خوش مسٹ ہیں وہ لوگ جو تم جنت کی پھلواریوں میں سے گزرو تو ان سے ہی پھر جز قائدہ اٹھایا کرو۔" صحابہ نے پوچھا: "کہ جنت کی سعادت سے محروم رہتے ہیں۔"

پھلواریاں کیا ہیں؟" فرمایا "علم کی مجلسیں۔"

مندرجہ ذیل چند روایات سے علم کی اہمیت یوں واضح ہوتی ہے۔

علم عظمت اور سر بلندی کا ذریعہ ہے۔

زیور علم سے آراستہ لوگ اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک عالم اور جاہل برادریوں میں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ:

"کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے ہو سکتے ہیں؟ جو لوگ تو رامیان سے منور ہو کر علم سے کام لیتے ہیں ان کے بارے میں فرمایا:

(ترجمہ) "یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور

جنہیں علم دیا گیا اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے گا۔"

ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ وہاں دو مجلسیں ہو رہی تھیں۔ ایک حلقدار تھا اور دوسرے علم۔ آپ نے دلوں کی تفریق کی اور پھر علم کی جگہ میں شریک ہو گئے اور فرمایا "یہ ہیں جگس سے ہے اور عمل اس کے تاثان ہے۔ خوش مسٹ ہیں وہ لوگ جو تم جنت کی پھلواریوں میں سے گزرو تو ان سے ہی پھر جز قائدہ اٹھایا کرو۔" صحابہ نے پوچھا: "کہ جنت کی

شاء اور حنا دونوں بہت اچھی دوست تھیں۔ دونوں ایک ساتھ مسکن میں جاتی تھیں۔ شا کا تعقل غریب گھرانے سے تھا جبکہ حنا کے والد ایک ادارے میں آفسر تھے۔ ان کے بیہان دولت کی ریلیں بیل تھیں اس لئے حنا کو تعلیم حاصل کرنے سے کوئی دچکی نہ تھی جبکہ شاء تعلیم حاصل کر کے گورنمنٹ کی نوکری حاصل کرنا چاہتی تھی۔ تاکہ اپنے خوبیوں کی میخل کر سکے۔ تویں جماعت میں آگر حنانے تعلیم کو خیر یاد کہہ دیا۔ جب شاء نے اس سے جو پوچھی تو اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

”تعلیم میں کیا رکھا ہے۔ میرے والد کے پاس پیسہ ہے مجھے پڑھ کر کیا کرنا ہے۔“ شاء تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ میٹر کے بعد اس نے گھر کے اے کر لیا۔ اے کے بعد اس نے گھر کے قریب ایک تھی اسکوں میں نوکری کر لی۔ اسے دہاں نوکری کرتے ہوئے چند ماہ ہی گزرے تھے کہ اس نے اخبار میں گورنمنٹ مسکونی کی تبلیغات کے لئے اسامی دیکھی۔ وہ مطلوبہ ایئر لائس پر معلومات کے لئے پہنچی تو دہاں حانا کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔ اس کے پوچھنے پر چنانے جواب دیا ”میں بیہان نوکری کے لئے درخواست دینے آئی ہوں۔“ شاء اس کی بات سن کر حیران رہ گئی اور بولی ”تم نے تو آٹھویں کے بعد آٹھویں پڑھا۔“

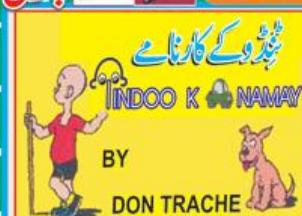
حنانے جواب دیا ”نہیں میں نے اندر کر لیا یہ دیکھو میر اسرائیلیت“ شام سر شیقیث دیکھ کر بولی ”مگر یہ تو جعلی ہے۔“ ”مگر یہ ہی حق ہے کہ میں اندر پاس ہوں“ حنا نے اسے بتایا

”تم نے یہ سر شیقیث کہاں سے اور کیسے حاصل

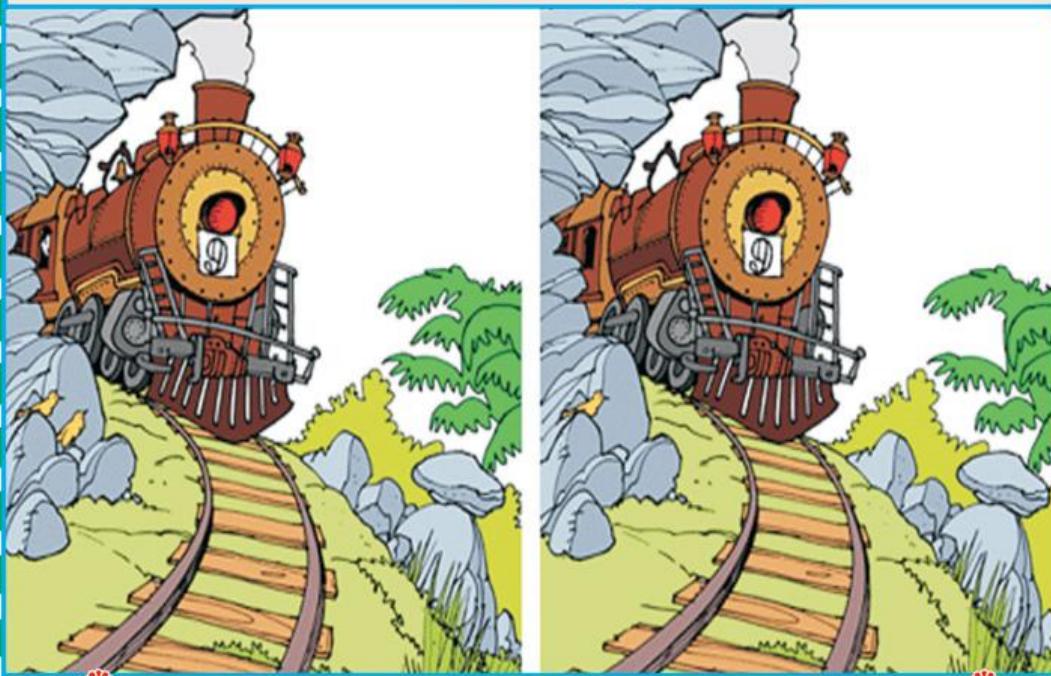
# صور وار کون؟

شاء کو اس کی باتیں حققت لگیں  
کیوں کہ جہاں رشت اور سفارش  
عام ہو دہاں قابلیت کی کیا اہمیت  
اور حیثیت۔ نہ جانے یہ کیا  
انصاف ہے اور کب تک یہ سلسلہ  
جاری رہے گا۔ آخر کب تک  
میرے چیزے لاکھوں نوجوان اسی  
طرح ٹھوکریں کھاتے رہیں  
گے۔ اس نا انصافی کا ذمہ دار  
اور قصور وار کون ہے؟  
شاء آپ سے سوال اکبری اور  
آنوساں کی آنکھوں سے  
روان تھے۔





دونوں تصویروں میں پانچ فرق ہیں۔ ذرا ڈھونڈ کر تو بتائیے



ان مخصوص پھولوں کے ہاتھوں میں قلم اور کتاب کیوں نہیں؟ 12 جون - محنت کش پھول کا عالمی دن۔

# مرکار لو مرٹی

پوچھا۔ ”کون سے جانور؟“  
لو مرٹی بولی۔ ”اور تو کسی کا نام ابھی نہیں لیتے گرہاتی وہ  
تھے تو میخ خرگوش کے بچے کو مرغی کے چڑے کی ہلکی  
تو آپ کی جگہ خود لینا چاہتا ہے۔ ابھی میں اس کے  
پاس سے آ رہی ہوں وہ تو آپ کے قتل کے منصوبے  
کی چونچ لگ گئی۔ لو مرٹی نے جھٹ خرگوش کے بچے  
پاس سے آ رہی ہوں وہ تو آپ کے قتل کے منصوبے  
بنا رہا ہے۔ یہ کہہ کر لو مرٹی اٹھ کھڑی ہوئی اور  
بوی۔ ”میں چلتی ہوں۔ گھر میں کچھ سامان لے جانا  
ہے۔“

ایک دن سراہی کے لئے کاس کی چین تائی دی۔ شیر نے  
پھر لو مرٹی کا یہ معمول بن گیا کہ وہ روز کسی کا  
باجھ کر جو دیکھا تو ہاتھی لو مرٹی کو سوٹ پر اٹھا کر اس  
کو بچھانے لگی۔ جنگل کے بادشاہ سے یہ بات  
چھپی شدہ کی۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ اگر اب بھی لو مرٹی  
کوئی غلطی کرے تو اسے کڑی سزا دی جائے۔

میخ پتھر تھا اس لئے میں بھی اس کے بچھے چلا آیا کہ

لو مرٹی ایک دن بھتی کے پاس گئی اور بیوی کوچھ خبر ہے

یہ آپ کو کیا جھوٹ بولنے والی ہے میں بھی تو

سنؤں۔ یہاں آ کر آپ کو بھڑکا رہی تھی۔“

کہ تمہاری جگہ جنگل کے بادشاہ کا چھوٹا بیٹا بیٹا

لو مرٹی اب دوسرے جانوروں کے ساتھ اچھا برداشت

چاہتا ہے اور بادشاہ نے اس کی بات مان لی ہے۔

مکار اور احسان فرماؤں قرار دے کر جنگل سے نکال

کرنے لگی۔ وہ نہ کسی کا دل دکھانی اور نہ ہی بچھڑا

کرواتی۔ لیکن لو مرٹی اپنی حرکتوں سے باز آنے والی

ن تھی۔ ایک عرصہ تک تو وہ تھیک رہی لیکن پھر اپنی

عادت سے مجبور ہو کر اس نے نہ کام شروع کر

آپ کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ شیر نے

جنگل کی عدالت نے اپنا فیصلہ سنادیا تھا کہ لو مرٹی کو  
جنگل سے نکال دیا جائے۔ اس پر لو مرٹی جج ہاتھی  
کے پاؤں پڑ کر روئے لگی کہ اگر اسے ایک بار بچھڑا دیا  
جائے تو وہ آئندہ بھی بھی نہ کسی کی چھلکی کھائے گی،  
ذکری کا بچھڑا کرائے گی اور جنگل میں بھی فساد نہ  
پھیلائے گی۔

جب نرم دل ہاتھی اور دوسرا سے جانوروں نے لو مرٹی  
کو اس طرح روئے اور معافی مانگتے ہوئے دیکھا تو  
سب کو لو مرٹی پر ترس آگیا اور لو مرٹی کو جنگل سے  
نکالے جاتے کی سزا معاف کر دی گئی۔ لو مرٹی نے  
بھی جانوروں کا شکریہ ادا کیا اور گھر جلی گئی۔

لو مرٹی اب دوسرے جانوروں کے ساتھ اچھا برداشت  
کرنے لگی۔ وہ نہ کسی کا دل دکھانی اور نہ ہی بچھڑا  
کرواتی۔ لیکن لو مرٹی اپنی حرکتوں سے باز آنے والی

ن تھی۔ ایک عرصہ تک تو وہ تھیک رہی لیکن پھر اپنی

عادت سے مجبور ہو کر اس نے نہ کام شروع کر

آپ کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ شیر نے



## بجل سے چلنے والے انوکھے اسکوائر

ماہولیاتی آلوگی سے بچنے کا ایک سستا ذریعہ ٹی پی..... ایک یا تھوڑے اور مضبوط جنم اسکوئر..... جس کا لائیٹر ۱۰۰۰ وات کا ہے اور قیمت ۱۸۴۰/- یورو ہے۔ جب آپ ماہولیاتی احتمار سے بکلی سے چلنے والی گاڑی کو بیداری سے بچنے والی گاڑی سے زیادہ مناسب خیال کرتے ہوں تو آپ اس کی قیمت کے بارے میں زیادہ بیان سوچتے۔

ویسے بھی ٹی پی اسکوئر کے سفر پر لاگت اتنی کم آتی ہے جیسے ایک میل کے سفر پر ایک پیسہ خرچ کیا جائے۔ ٹی پی (TP) کی اصطلاح آئنٹ پاؤل (Aunt Paula)

500 وات لائیٹر ۱۰۰۰ واتی والی Ferdinand 11) بھی متعارف کروائی گئی ہے جس کی قیمت 1330/- یورو ہے۔ دونوں اسکوئرز بخیری چارج کے 20 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ایک گھنٹہ سے بھی زیادہ سفر کر سکتے ہیں۔

50 ہی کی طرح یا اسکوئر زیادی آپ میں سے کوئی چلا سکتا ہے۔ اگر آپ کے پاس 2001ء سے پہلے کا ڈرائیور گل لائنس یا ڈرائیور گل کی بنیادی تربیت موجود ہے تو اسکوئر زیادی اسکوئر چارج انسٹرنیشنز کی احتمار سے بہت سی ہے۔ آپ کو اس کے ساتھ ایک ہیئت بھی فریہم کیا جائے گا لیکن وہ اس اسکوئر کی واحد چیز ہو سکتی ہے جو آپ کو زیادہ ممتاز رکرے۔

## مقناطیسی صلاحیت کا حامل بچہ

آج یون اسٹوئنل کو ولیں وے تو اسے علاقے کے چھ سالہ بچوں بھیسا ہے۔ لیکن اس کی مقناطیسی صلاحیت میں کچھ ایسی باتیں ہیں جو اسے دوسرے بچوں سے ممتاز تھک جاتا ہوں۔ آج یون کی غیر معمولی صلاحیتیں بیش ختم ہیں۔ مثلاً اس کے اندر ایک غیر معمولی صلاحیت دادا کے مددے کی تکلیف اور ہمسایے کی ناگ کا درد کروشیا کے علاقے کو پرینگا، میں رہائش پر یا اس کے ٹریکٹر خادی میں رُخی ہو گئی تھی۔ اس کے دادا آج یون کے مطابق جب اس کے پوتے نے اپنے باتھ اس کے اور وہ تکلف دور کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ آج یون اپنی بیٹی اتار کے بہت ہی دھانی اشنا خلائق، معدے پر رکھ کر تو یہ بہت گرم ہو گئے اور اس کے ساتھ موبائل اور فرائنگ پین کو اپنے جسم سے چکا سکتا ہے۔ اس کی دادا اماں ڈرائیکا کا کہنا ہے ”جب ہمیں

وہ 25 کلوگرام تک دھانی اشیاء اپنے جسم سے چکا سکتا ہے

وہ درود والی جگہ پر ہاتھر کئے تو در ختم ہو جاتا ہے

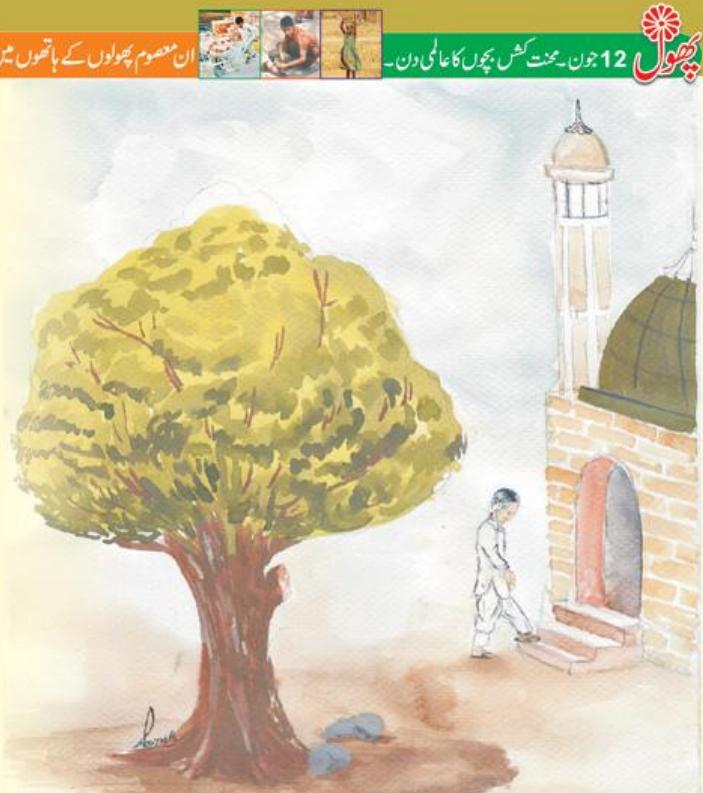


کوئی رُخ ہوتا ہے تو ہم آج یون سے کہتے ہیں کہ اس جگہ پر اپنا ہاتھر کھو دے تو درود والی جگہ ہو جاتا ہے۔” یہی نہیں بلکہ آج یون اپنی عمر کے بچوں سے زیادہ طاقتور ہے کیونکہ وہ سیئٹ کا بروائٹل اٹھا سکتا ہے۔ آج یون کی غیر معمولی صلاحیتیں میں ”یہیں میں“ ٹلموں کے کردار ”ماننچو“ کی یادداں میں ہیں جس کے پاس غیر معمولی طاقت ہے۔

خوف سے نجہد ہوتا خون اور رکتی ہوئی سائنس۔ فوراً  
تھی چہرے پر چادر تان لی اور ساکت لیٹ گئے۔ پچھے  
دیر بعد ڈرتے ڈرتے چادر ہٹا کر دیکھا تو بہار سے  
پہلے والا مظہر یعنی غائب تھا جیسے وہاں تکہ تھا ہی  
نہیں ہو پھر آگے تو آپ جانتے ہیں کہ انہوں نے کیا  
کیا ہو گا۔ تھی ہاں جلد از جلد سورج طلوع ہونے کی  
دعایہ۔ یہ واقعہ یا لکھوت ہی سے مشکل ایک گاؤں  
ہندی کا ہے۔

اسی گاؤں سے منسوب ایک اور واقعہ ہمارے  
بڑے ماموں ہی تکمیل میں سنایا کرتے ہیں جسے سن  
کر ہمیں تو بڑے تھی آتی ہے آپ کو تکمیل شایدی آئیں  
ذرا سوچنے کر جئے گا۔ ایسا کہیں آپ کے ساتھ ہو  
جائے تو.....؟ ہمارے ماموں کا کہنا ہے کہ ایک بارہہ  
گاؤں جانے کے ارادے سے گھر سے نکل تو شام ہو  
چکی تھی گاؤں پہنچنے کا تھی رات ہو گئی۔ میں اپنی سوچوں  
میں مگن چلا جا رہا تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا  
اثر..... پاہا..... جی ہاں ایک بڑا سا اثراً جس کی دو  
پتلی پتی ناٹیں تھیں اور وہ ایک پتیے والی سائیکل چلاتا  
چارہ تھا۔ ماموں ہی کا کہنا ہے کہ یہ مظہر دیکھ کر وہ  
مارے دوخت کے بے ہوش ..... ہو گئے۔ جیسیں ایک  
واقعہ اور سنئے جس کے روایتی ہمارے ہی ماموں  
جی ہیں اور اس واقعہ کی تصدیق گھر کے بڑے بڑھے  
بھی کرتے ہیں۔ اس واقعہ کا تعلق شہری علاقے سے  
ہے۔ ہمارے نجیاب کے محلے میں ایک بہت پرانا  
درخت ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ صد بیوں  
سے وہاں ایک جن کا لیبرا ہے۔ اس درخت کے بالکل  
ساتھ ہی مسجد کا دروازہ ہے۔ جب ہمارے یہ ماموں  
جی بالکل پھوٹے سے پچھتے تو ایک دن اسی مسجد میں

تماز کے بعد دعا مانگتے گئے، اے اللہ! دینیں بیٹھنے بھی  
جن ہیں ان سے کومار دے، انہوں نے خاہر ہے کہ  
بڑے دل سے یہ دعا مانگی ہو گئی، خروہ تو دعا مانگ کر گھر  
چھوٹے چھوٹے بچے کیل رہے ہیں۔ اب غور کیجئے  
تو کوئی مسلمان ان کی موجودگی کا انکار نہیں کر سکتا پھر  
طور خاموشی سے بیٹھی ہوں اور عمل ہورات کے قسم بچے  
بھی لوگ ان کے انسانی زندگی میں عمل و خل کے  
حوالے سے دراصل رکھتے ہیں تو ذکر ہو رہا تھا دیہاتی  
عالقوں کا جہاں اکثر لوگ مختلف تجربات بیان کرتے  
دیکھ کر انہوں نے سوچا کہ ساتھ والی فضلوں کی رکھاوی  
کیلئے یہ خواتین یہاں بیٹھی ہیں لیکن پھر جلد ہی ان کو  
کرتے ہیں کہ انہیں فضلوں کی خلافت کیلئے اکثر راتیں  
میں آوز آتی ”عبد العزیز! اپنے پوتے کو سمجھا لو۔ وہ  
سمیتیوں ہی میں گزارنی پڑتی ہیں۔ ایسی ہی ایک رات



## پھول انہوںیاں

### عائشہ فیاض

کوان کی آنکھ رات کے کسی پر ہی کسی غیر معمولی احساس  
دیہاتی عالقوں میں پچنک آبادی کم ہوتی ہے تو ان  
عالقوں سے اکثر پراسرار مخلوق کی موجودگی کے شواہد  
ملتے رہتے ہیں۔ جن کو مانئے یاد مانئے کے اعتبار سے  
بیشتر سے لوگ دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ یوں  
تو کوئی مسلمان ان کی موجودگی کا انکار نہیں کر سکتا پھر  
بھی لوگ ان کے انسانی زندگی میں عمل و خل کے  
حوالے سے دراصل رکھتے ہیں تو ذکر ہو رہا تھا دیہاتی  
عالقوں کا جہاں اکثر لوگ مختلف تجربات بیان کرتے  
رہتے ہیں جیسے کہ ایک واقعہ ہمارے ایک رشتہ دار نے ایسا  
اصل حقیقت کا احساس ہو گیا اور وہ سارا ما جرا ہمچکے  
کھیتوں ہی میں گزارنی پڑتی ہیں۔ ایسی ہی ایک رات



چھول توڑنے اور کھلٹے میں مصروف تھے کہ کیا دیکھتے کے باقی پچھے بھی یوں ہی بھاگتے بھاگتے فضا میں ہیں کہ انہی کی طرح کے کچھ پچھے کسی طرف سے بھاگتے ہوئے۔ آئے پچھے دیکھنے میں ان سے بھی زیادہ معنوی پین کا احساس ہوا اور پھر بجودہ وہاں سے دم دبا شواری اور پھر تینے تھے وہ پچھے بھی دوسرا کے پیچھے کر بھاگے تو اپنے اپنے گھروں تک بھی کیا ہوتا ہے۔ تو ہم آپ کو یہ واقعہ کسی اور انداز میں سارے ہوئے ہوتے۔ اچھا خاکہ کوہ سکول سے ہی نہ بھاگتے۔ واقعات تو اور بھی بہت سے ہیں لیکن خیر وہ کسی اور وقت کیلئے اٹھا چھر کیا ہوا؟ سکول سے بھاگے ہوئے پچھے دیکھی سے ایک اور گاؤں ہے۔ نام ہے اس کا ڈالو والی وہاں پر رکھتے ہیں۔ فی الحال اسی پر اکتفا کیجئے۔

ایک خرمن ہم بھی کہیں گے کہ لوگ چاہے اس متعلق ہنسنے والے پھول کے ایک سمجھے پر تیزی سے چڑھنے کتنی ہی مترقب آراء رکھتے ہوں جو بات تجھے ہوتی ہے لگا اور دوسرا اس کے پیچھے جیسے اسے پکڑنا چاہتا ہو لیکن پہلے والا بھی کہاں اس کے ہاتھ آنے والا تھا جیسے ہی کھمباخ تم ہو اور اس کیلئے مزید آگے جانے کی گنجائش نہ رہی تو وہ کسی پاشے کی طرح شوں کی آؤں کے ساتھ آسان کی طرف اڑ گیا۔ پھر اس کے پیچھے آنے والے سب خود بہت سمجھدار ہیں۔ آگے آپ نے بھی کرتباً دھکا اور فھامیں گم ہو گیا۔ ان کے گردہ گھاس اور گنگ برلنے پھول تھے پھول کا کہنا ہے کہ وہ

☆☆☆☆☆

گر نہیں ہیں مرے اشعار میں معنی نہ سکی  
☆☆☆☆☆

پکھے لوگ ربط خاص سے آگے کھل گئے  
ماجھت اپنے بار سے آگے کھل گئے  
چھڑکی جو کیڑے مار دوا ہم نے باغ میں  
پھل ذاتے میں گھاس سے آگے کھل گئے  
☆☆☆☆☆

بولیں اک شاعر کی بیوی کام کیوں کرتے نہیں  
مفلسی کی دھوپ میں پچھے چھوارہ ہو گئے  
چھ کر بولے میاں اب اس سے زیادہ کیا کروں  
ہم بھی تربوز تھے آلو بخارا ہو گئے  
☆☆☆

روز کے جھٹوں سے دماد نے ننگ آکے کہا  
ٹھوکریں ماریئے دھکاریئے دیجیے گالی  
اپنا گھر چھوڑ کے ہم آپ کے گھر آئے ہیں  
ہم سے اب دوسری بھرت نہیں ہونے والی  
☆☆☆☆☆☆☆

ڈو گلے کی طرف ہاتھ بڑھاتے نہیں دیکھا  
اور مرغ پلاوہ کو اڑاتے نہیں دیکھا

جس شوق سے کل لمع کی دے ڈالی ہے دعوت  
لگتا ہے کہ تم نے اسے کھاتے نہیں دیکھا  
☆☆☆

شاعری کا پیر ہن لکھوں سے ٹھن لیتا ہوں میں  
یوں نشاط انگیز لمحوں کو بھی چن لیتا ہوں میں

جب بھی اچھی شاعری سننے کو جی چاہئے میرا  
لکھ کے اک تازہ غزل خود پڑھ کے سن لیتا ہوں میں

☆☆☆☆☆☆☆

تمہارے ہم میں سو شل درک کا پہلو نکلا ہے  
کہ میرے انہیں یوں جتنا کی سیوا کرنے لگتے ہیں  
میں جھجھ پر کھڑے ہو کر تمہارے غم میں روتا ہوں  
محلے والے برلن لا کے پانی بھرنے لگتے ہیں  
بھیگ جاؤ گے جب بھی بارش میں

☆☆☆

غالب وقت بھی دیتا ہے مجھے دادِ حن  
گیس بھلی کے بل کو روٹے ہو  
آپ کی نظر وہ میں مری غزل اچھی نہ سکی  
دل جلانے کا بل بھی آئے گا

سب پر چھا جاتا ہوں پڑھ کے میں ترم میں غزل

## ”مزاحیہ اشعار“

انتخاب: شاہ عائشہ۔ پرورد

آج بھی ہو جاؤ گے تم لیت آفس کے لئے  
ہے عذاب مستقل شادی شدہ کی زندگی  
مجھاڑ لینا افڑی کا رب عرب بھی دفتر میں تم  
اہلیہ کے کوٹ پر تو پہلے کر لو اسٹری  
☆☆☆

سانس لیتے ہو آسکین سے  
اب تو چینے کا بل بھی آئے گا  
چکے چکے سے آنسو پینے ہو  
آنسو پینے کا بل بھی آئے گا  
بھر نہانے کا بل بھی آئے گا  
گیس بھلی کے بل کو روٹے ہو  
آپ کی نظر وہ میں مری غزل اچھی نہ سکی  
دل جلانے کا بل بھی آئے گا  
☆☆☆

لڑکیاں افواہ ہوتیں، ایکیٹھے تھے یوں بے درجہ مار رہے تھے..... ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ اپنی کا کرگی پر منڈھپا کے اپنی بھی روک رہا تھا..... اب آنوتھے کہ رکھتے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ امہرے پڑھتے تھے۔ وہنالئی آسکھوں کو پار پار بھیتی سے رُگزتا وہ آگے بچھے دیکھے بغیر گشت دوزا جا رہا تھا..... اچانک اسے کسی نے اپنی مٹبوط انہیں میں جکڑ لیا۔ وہ مچلا..... ”چھوڑ مجھے فوجدار بن بیٹھے..... احمد کٹیں کے کی کے دیکھ لیا ہو گا تو.....“

”کیا ہے یہ ..... شگل پاؤں سڑک پر بھاگتے پھر رہے ہو۔ سلطان صاحب سمجھ کے کلک پر آئے ہی تھے کہ سدان دوپوں باخوں سے منڈھپاۓ سب کی سن رہا تھا۔ اچانک اس کی ای بسم کر کرے سے برآمدے میں آئیں، بڑکڑا کر پاس والی کرسی پر پیٹھ کرو نگیں.....“ کسی نے نہ بھی دیکھا ہو..... لیکن وہ تو دیکھ رہا تھا جو ہر وقت سب کو دیکھتا ہے۔ وہ علم و خبر و لصیر ہے، اسے تو ہاں تو یہ اس کا کلینک ہی تو ہے۔“ وہ اطمینان سے بولے۔ ”چوتم کاڑی میں مٹبوٹیں ڈاکٹر کو لے کے آتا ہوں۔ گھبرا دامت!“ سمان گاڑی میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے آگے گڑھانے لگا۔ ”یا اللہ میری ای کو سخت دیدے۔ میں بھی اب امامت نہیں کروں گا.....“ میرے اللہ درج کر دے۔ کرم کر دے۔ ای۔ میری ای.....“ گا۔ یہ میری جان..... میرا لعل.....“ اور وہ اچانک ہی کری سے لڑک کر زین پر آرہیں سمان حواس باخث ہو کر جیخ اٹھا۔“ ای میں نے صرف دو چیزوں کے لئے حتم دیا تھا۔ جنم کا ایدھن بن جائے گا۔ یہ میری جان..... میرا لعل.....“ اور وہ اچانک ہی کری سے یا مولا میری ای کو تھیک کر دے۔“ وہیں کہ ایسی کہے یا مولا میری ای کو تھیک کر دے۔“ چہرے ایک دم پڑا۔ چھپتے ہو گئے۔ اور..... تم.....“ وہ بھائی سے پیٹ کر دے جاؤ۔“ اس کے لئے آنسو بھا رہے ہو۔ قبیلے ہاتھیں اس کے لئے آنسو بھا رہے گی۔“ تم پکڑے جاؤ۔“ اس کے لئے آنسو بھا رہے گی۔“ تم پکڑے جاؤ۔“ خالا اماں کے مذاق احمد ہو گئی۔“ وہ روہے ہوئے بولی جا رہتا ہے۔ پتھ بھی ہے کہ ماں دل کی مریضی ہے۔“ گری تھی..... بھائی کی گرفتاری کے خوفناک اندر یہ ایسے ہوا لئے دے رہے تھے۔ نجس پھوپھی نے سلام پھیرا تو کہیں روشنہ کردیں ایمی پولیس آئی ہو گئی!“

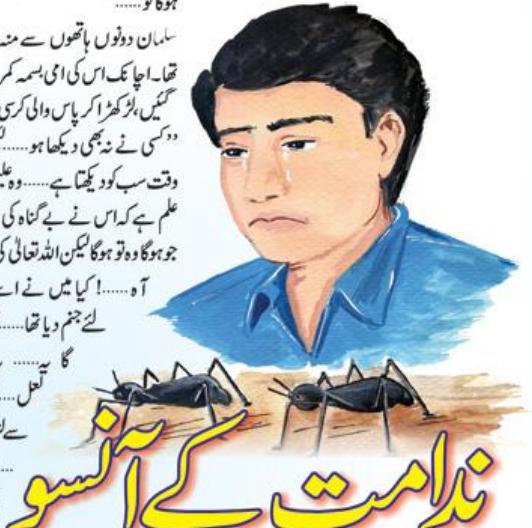
”ای ای!“ وہ اہمیں اٹھا تھی کوشش کی اٹھا تھی۔“ اب کیا ہو گا بھائی..... کسی نے دیکھا تو نہیں؟ کسی نے کار کا نمبر پھوپھی اور رعناء نے بھی دوکی تو انہیں کسی نہ کسی طرح نوٹ کر لیا ہو گا تو پولیس آجائے گی۔“ ابھی! ہائے اللہ خاندان کی عزت کیا رہ جائے گی۔“ تم پکڑے جاؤ۔“ دیے۔ سمس کا حجم سکپیا رہا تھا۔“ چہرے ایک دم پڑا۔ چھپتے ہو گئے۔ اور.....“ وہ بھائی سے پیٹ کر دے جاؤ۔“ خالا اماں کے مذاق احمد ہو گئی۔“ وہ روہے ہوئے بولی جا رہتا ہے۔ پتھ بھی ہے کہ ماں دل کی مریضی ہے۔“ گری تھی..... بھائی کی گرفتاری کے خوفناک اندر یہ ایسے ہوا لئے دے رہے تھے۔ نجس پھوپھی نے سلام پھیرا تو رعناء کی طرف پلی۔ پھوپھی جان! بھائی کو جلدی سے کہیں روشنہ کردیں ایمی پولیس آئی ہو گئی!“

”چپ ہو جاؤ۔ پولیس اتنی جلدی کیسے آ جائے گی۔ ایسی ہی فرض شناس ہوتی تو بھرے بازار میں گھنٹہ اجھتارہ۔“ لیکن وہ اپنے ہوش میں کب تھا اس کے دل و دماغ میں تو پچھتا دے کے پھوڑ دیکھ لگی۔“ مجھے معاف کر دے۔ میں نے جان بوجھ کے تیری

### ڈاکٹر نزہت اکرم

وہ کالا، بہت ہی کالا تھا بد بیست، اور اپنے ہی جیسے کی لاش اٹھائے بھاگا چلا جا رہا تھا وہ لاش نیچے گرا جاتی تو وہ بڑی مشکل سے اسے پھر اٹھا کر بھاگنے لتا۔ پھر میں نے دونوں کو ٹکل ڈالا!

”جسے ..... جسے ..... تم نے مار ڈالا.....؟ کیوں؟ کیا پچھلے



## ندامت کے اسو

## یہودی وزیر اعظم اور سنت نبی ﷺ

اختصار

1973ء میں مربوں اور اسرائیل کے درمیان بگج کے سامنے گہرے ہو چکے تھے۔ ایک دن امریکی اسلامی کمیٹی کا سفر برائے اسرائیل آیا۔ دو قوں کے درمیان ملاقات ہوئی اور چائے پینے کے دوران اسلحہ کی خریداری کی شرائط طے پا گئیں۔

وزیر اعظم گولڈا میتر نے اگلے دن معابدے کی تقدیمات کا بینہ کے سامنے رکھیں جس نے سودا مسٹر کر دیا۔ کامیابی کا موقف تھا کہ ان کا ملک بحران کا ہمارے گے۔ گولڈا میتر نے اپنی کامیابی کے فیصلے سے اتفاق کیا لیکن بحث سختے ہوئے باور کرایا۔ ”ہم بگج ہیت گئے تو تاریخ فاتح قرار دے گی۔ جب تاریخ کسی قوم کو فاتح قرار دے ڈالے تو ہم جانی ہے کہ بگج کے دروان فاتح قوم نے اتنی فاقہ کی، اس کے جوتوں میں کتنے سوراخ تھے یا گواروں کے یام پھٹے ہوئے تھے۔ فاتح صرف فاتح ہوتا ہے۔“

گولڈا میتر کے دلائل کے سامنے کامیابی نے تھیا ڈال دیے اور امریکہ کے ساتھ ہتھیاروں کی خریداری کا معابدہ طے پا گیا۔ پھر ای اسلحہ سے اسرائیل نے عربوں کو ہٹکت دی۔

بگج کے کافی عرصے بعد وہ ملکوں پوشت کے نمائندے نے گولڈا میتر کا امنڑا کیا۔ سوال تھا ”امریکی اسلامی خریداری کے لئے آپ کے ذہن میں جو دل تھی، وہ فراز ہم میں آئی پاپلے سے ملے شدہ حکمت گئی تھی؟“ گولڈا میتر نے چونکا دیے والا جواب دیا ”میں نے یادِ اسلام اپنے دشمنوں یعنی مسلمانوں کے نبی محمد ﷺ سے لیا ہے۔ میں نے زمانِ طالبِ علمی میں محظی تھے کہ سوائیں حیات پڑھی تھی، جب وہ فوت ہوئے تو ان کے گھر چائے کیلئے تخلی خیری نے کی رقم نہیں تھی۔ ان کی ایک (سیدہ عائشہ) نے آپ ﷺ کی زرد بکتر، ہن رکھ تخلی خیری۔ اس وقت بھی محمد ﷺ کے گھرے کی دیواروں پر روتواریں ایک رہی تھیں۔“

یہ واقعہ پڑھاتوں میں سوچا، دنیا میں کتنے لوگ ہوں گے جو مسلمانوں کی پہلی ریاست کی کمزور اقصادی حالت جانتے ہوں گے! لیکن مسلمان آدمی دیکا کے فاتح ہیں، یہ بات پوری دنیا جانتی ہے، لہذا میں نے فیصلہ کیا کہ اگر مجھے اور میری قوم کو برسوں بھکارہتا پڑے، مسلمانوں کی طرح پختہ مکاؤں کی بجائے جنہوں میں زندگی گزارنی پرے تو بھی ای اسلحہ خریدیں گے اور مسلمانوں کی طرح فاتح کا اعزاز پا کیں گے، ان مسلمانوں کی طرح جنہوں نے آدمی دنیا کی لیکن آج یا پہنچتا تاریخ کو بھلا کچکے ہیں۔“

ترجمہ  
اے ہمارے رب! اگر ہم بخوبی جائیں یا بچک جائیں تو (ان گناہوں پر) ہماری گرفت نہ فرم۔ اور اے ہمارے رب، ہم پر دیسا بوجھتہ ڈال جیسا تو نے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے ہو گز رہے ہیں۔ اور اے ہمارے رب، ایسا بوجھتہ سے نہ اٹھو جس کے اخانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے اور ہماری خطاؤں سے درگز فرم اور ہم کو بخشن دے اور ہم پر تم فرم۔ تو ہی ہمارا کار ساز ہے۔ ہم کا فروں کے مقابلوں میں ہماری مدد فرم۔“



نافرمانی کی..... خصوصیت سے اس دن اپریل فول میا۔  
..... ہاں تج اقرمان ہے کہ مشکوں کی، کافروں کی روشن  
..... نہ اپنا۔ گھر میں نے ان کے طور طبقے اپنائے.....  
..... جی کہ ”اپریل فول“ بھی ..... جو غمروں نے ہم  
مسلمانوں کو دیتے کے لئے اپنایا تھا۔  
کتنے احمد، کتنے بے اصول، کتنے سرش ہیں ہم .....  
دین کے احکامات سے روگوانی کرتے ہیں، غمروں  
کے پلن کو ہی اپناتے ہیں۔ بے فائدہ بھی نماق میں اپنا  
وقت شانع کرتے ہیں۔“

اب وہ دنی کست کا مطالعہ اسٹاک سے کرتا تھا۔ نمازو تو  
پہلے بھی قضاۓ کی تھی پر یہ ایک ہفتہ اس کے لئے کتنا بڑا  
امتحان..... کتنا بڑا انقلاب لے لے رہا تھا۔ سب اس کو اس  
طرح سجدہ اور تکرر کے عالم میں غرق دکھ کر جیرانا و  
پر بیشان تھے۔ ای ر بصحت ہو کر گھر آگئی تھیں ..... وہ  
آن سے رود کر معافی مانگ پکا تھا۔ سب مطلب سے ہو  
گئے تھے جی کہ وہ جنس پھوپھی بھی جو اسے تقبیار ازدھاری  
جھاڑا پلاتی تھیں۔ اس کی گھری سمجھیگی پر فکر مدد ہو گئی  
تھیں۔ ایک دن اسے پکڑ بیٹھیں ..... اسی اپنے جنکھے انداز  
میں تھکانہ لجھے میں ..... ”ہاں تو کیا مطلب ہے تمہارا یہ  
سمجھیگی کا لبادہ کیوں اور یہ پھر رہے ہو؟۔ کیوں  
پر بیشان کر کھا ہے گھر ہر کو ..... آخر چاہئے کیا ہو؟۔“

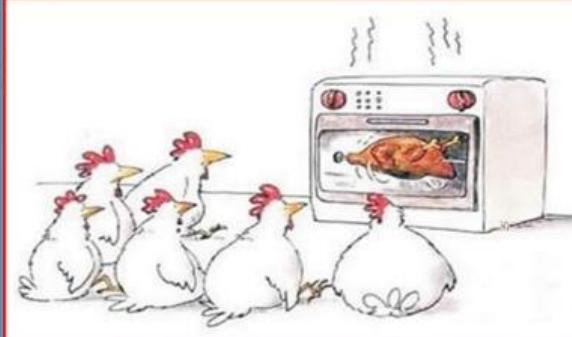
اس تابوتِ حملے سے وہ خود پر بیشان ہو گیا .....  
”جی میں نے ایک چاہتا ہے۔ سچھ بھی نہیں چاہتا ..... میں تو  
..... وہ خصوصیت سے پھوپھی کو دیکھنے کا تو وہ بھی پک  
دھی ہو کر اسے سمجھانے پہنچ گئیں .....  
”دیکھو میا ہو وقت بھی نماق دل لگی بھی اچھی نہیں ہوئی اور  
ذاتی ہی عمر میں اتنی سمجھیگی لاد لینی بھالی لگتی ہے۔ مجیک ہے  
تم دین کا علم پڑھو ..... لیکن ایسا بھی نہ کرو کہ پہنچا یوں ہی  
بھول جائی۔ اسلام تو دریمانی را پھمل کر نا سکھاتا ہے!“

”جی پھوپھی جان ..... لیکن میں حالی کرنا چاہتا ہوں  
..... وہ ذرا سما سکریا .....“ میں ”ایت“ نکال رہا ہوں  
نا۔ وقت بہت شانع کر دیا ہے اس لئے ..... وہ کھجور  
خاموش رہا پھر فراشبست سے بولا۔ میری ای کوکر تھی  
کہ میں جنم کا ایڈٹن نہ بن جاؤں۔ اب میں اس آج  
سے فیج بنا چاہتا ہوں ..... میری ای گھم سے کتنا پیار  
کرتی ہیں۔ یہ خیال کہ میں جنم میں جلوں گا انہیں مارے  
ڈال رہا تھا۔  
پھر وہ ماں کے شانے پر سر کر کر آنسو بھانے لگا۔

☆☆☆☆



**ان مخصوص پھولوں کے ہاتھوں میں قلم اور کتاب کیوں نہیں؟**



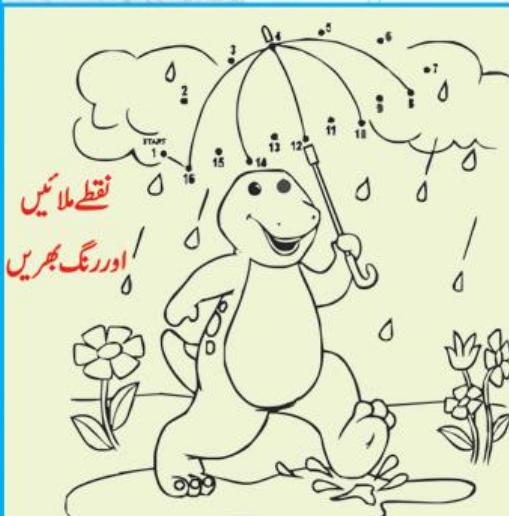
**زبردست جملہ آپ کا  
اور شاندار انعام گھنی آپ کا**

اس تصویر کے حوالے سے زبردست جملہ "پھول" میں شائع کردہ کوپن پر  
اپنے نام و پتہ کے ساتھ لکھ کر 10 تاریخ تک بھجوائیں اور انعام آپ میں

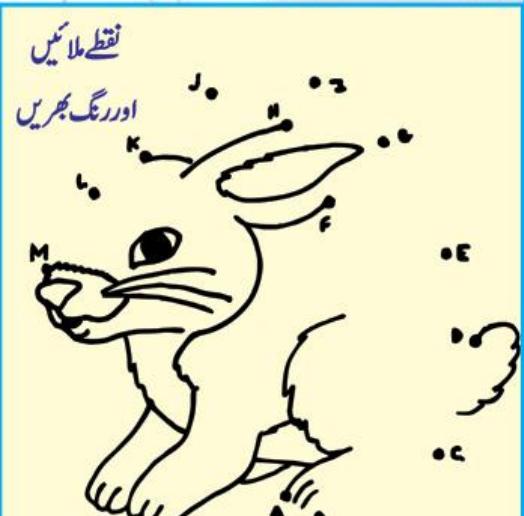
**دونوں تصویریوں میں پانچ فرق ہیں۔ ذرا ذہونڈ کر تو بتائیے**



**نقٹے ملائیں  
اور رنگ بھریں**



**نقٹے ملائیں  
اور رنگ بھریں**



پھول بڑا مقبول، معیار، مقصدیت اور مقبولیت کے 21 شاندار سال

70
پھول
جنون 2011ء
پھول

**UBL First Minor Savings Account**  
**Pehli Bachat, Pehla Account**



Grand Prize PSP



Weekly Prizes iPod & Mobile

# UBL SUPERSAVER CHALLENGE

اپنی معلومات کو ٹھیک کریں اور جیتیں زبردست انعامات

Log on to [www.ublfirst.com](http://www.ublfirst.com)



111-825-888 Visit your nearest branch

# Nature Power

اسمارٹ نچے ہمیشہ اپنی صحت کا خیال رکھتے ہیں۔

اسی لئے وہ ہمیشہ جام شیر میں ہی پسند کرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ ڈرنس قدرت کی بہترین جڑی بوٹیوں کے 100% خالص عرقیات سے بنائے۔

Lite Refreshing  
Lite Refreshing

